

41

41



سجدهٔ خاتون محمد اکبر زید علی حیدر رحمہ اللہ فیروز آباد  
۹

۱۳۱

# مقالات سعدی

یعنی

گلستانِ کج ان فقرائے اشعارِ محبوبہ

جو بطور ضرب المثل زبانِ زدِ عام اور واجبِ العمل ہیں

مرتبہ

نہمنت را اور را جیش را

دو گار خزانہ عامہ

مطبوعہ

عثمان شاہی سٹیٹ پریس شاخِ محبوب شاہی کوئٹہ

۱۳۲۲ھ

(۱۹۰۴ء)

19150022

---

5-8

~~19150022~~



ہُوَ الْکَلِمَۃُ

# مقالات سیدی

مینے

کَلِستارِ کج اِنْ فِقْرَ الْاِشْعَاکِ مَحْبُوۃٌ

جو بطور ضرب المثل زبانِ زدِ عام اور واجب العمل میں

مرتبہ

ہنمنت راو راجیش راو

مددگار خزانہ عامہ

مطبوعہ

عثمان شاہی سٹیٹ پریس شاخ محبوب شاہی گونڈ پٹنہ

۱۳۳۳ھ

نمبر (۸۱)



# فہرست مضامین

نمبر	مضامین	از صفحہ	تا صفحہ
۱	تقویر حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ و ابوبکر سعد بن زنگی (بادشاہ شیرانی)	۰	۰
۲	ویناچہ	۱	۲
۳	وجہ صحر کتاب گلستان برہشت باب	۵	۶
۴	روایات حکایات	۹	۲۲
۵	سراج عسری شیخ سعدی علیہ الرحمہ	۱	۲۱
۶	فہرست اقوال بہ ترتیب حروف تہجی	۱	۴۰
۷	اقوال بمع ترجمہ یا ما حاصل	۱	۱۸۱









(۳) انسائیکلو پیڈیا بڑانایکا۔

(۴) انگریزی ترجمہ گلستان مترجمہ حسین اس صاحب۔

جب یہ کتاب مرتب ہو چکی اور اس کو مولوی محمد عبدالجبار خاں صاحب صدر مدرس مدرسہ اعزہ نے ملاحظہ فرمایا تو مولوی صاحب مدوح کی یہ رائے ہوئی کہ شیخ نے گلستان کو آٹھ ابواب پر ہی کیوں حصر کیا اور ہر ایک باب کے حکایتوں میں ایک دوسرے کے ساتھ کیا ربط و تعلق ہے اس کا ذکر بھی دیا چاہئے کتاب کے بعد کروایا جائے کیونکہ عموماً یہاں کے لوگ ان خوبیوں سے واقف نہیں ہیں اور اس کے متعلق ایک مضمون بھی عنایت فرمایا جو مولوی محمد حسین صاحب انصاری کے طبع کرائی ہوئی کتاب گلستان طبع اول میں چھپا تھا۔ لہذا صاحب موصوف کے اس عنایتی اور قابل قدر فارسی مضمون کا خلاصہ شکریہ کے ساتھ اس کے بعد درج کر دیا جاتا ہے۔

میں جناب مولوی سید کاظم حسین صاحب شیعہ کنشوری کا تہ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے ترجمہ و ماحصل اقوال و سوانح عمری کی اصلاح و نظر ثانی کرنے میں اپنا گرنا یہ وقت صرف فرمایا اور قیمتی مدد دی۔

اس کتاب میں کسی قسم کی غلطی یا کوئی سقم پایا جائے تو معزز ناظرین سے

امید ہے کہ معاف فرمائیں گے۔ غرہ رجب ۱۳۳۳ ہجری

بہمنٹ رائے

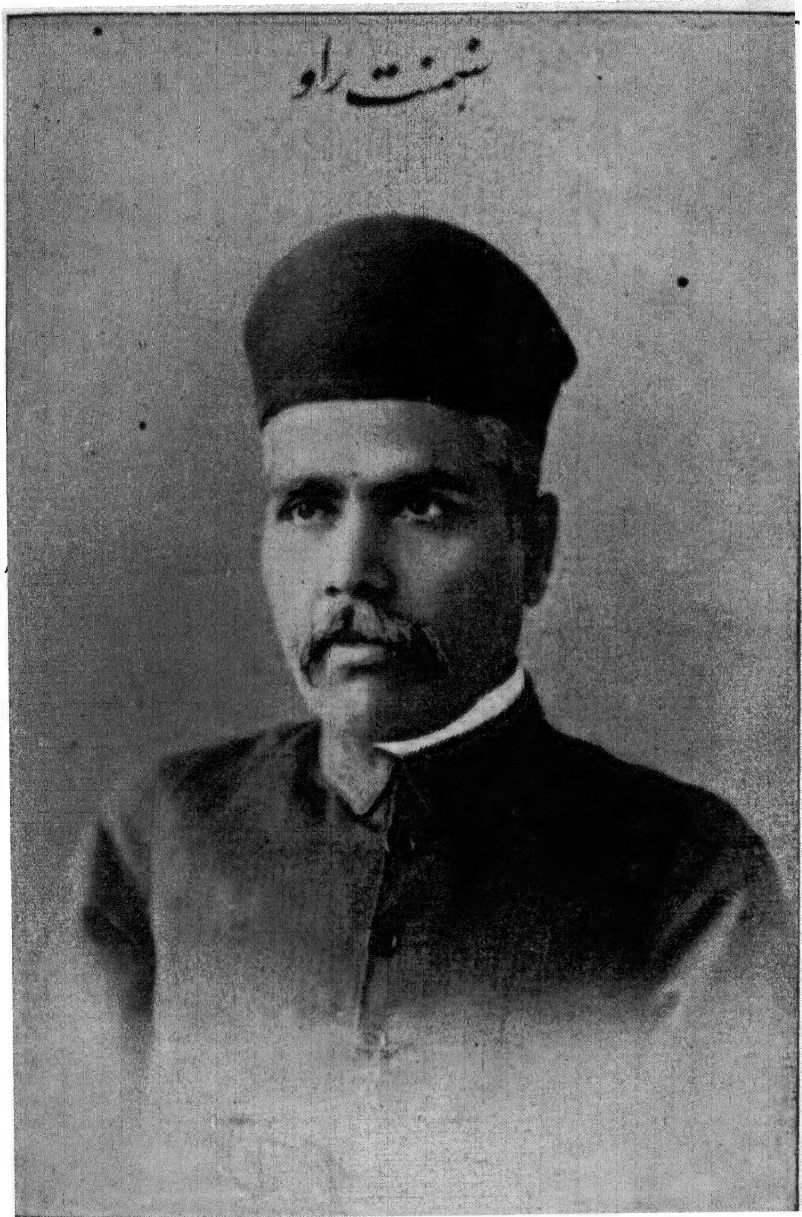
(جیہ رائے اور کیں)







شہنشاہ





## خلاصہ مضمون

### وجہ حصر کتابِ گلستاں برہشت باب

(۱) گلستاں کی کتاب علمِ اخلاق میں لکھی گئی ہے۔ اور اخلاق سے مراد ہے فضائلِ حمیدہ کا حاصل کرنا اور زایلِ ناپسندیدہ سے باز رہنا۔ جن کا حسن و قبح شرعاً و طبعاً ہو۔ لہذا شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے اس کتاب کو تین حصوں میں (یعنی - دیباچہ - آٹھ باب - خاتمہ) پر تقسیم کیا۔ تین حصوں پر حصر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں جو مضامین لکھے گئے ہیں وہ یا تو مقدمات ہیں یا مضافات بالذات یا ذکر کتاب و طلب دعا۔

(الف) مقدمات کا ذکر مضامین مقصود بالذات سے مقدم ہوتا ہے اس لئے مصنف نے ان کا ذکر دیباچہ میں کیا۔

(ب) مضامین مقصود بالذات کا بیان لطائف کتاب اور طلب دعا سے پیشتر ہوا <sup>کتاب</sup> اس لئے ان کو دیباچہ کے بعد لکھا۔

(ج) لطائف کتاب اور طلب دعا کا ذکر آخر پر لکھا جاتا ہے اس لئے ان کو مضامین مقصود بالذات کے بعد خاتمہ میں درج کیا۔

(یہ تو مضامین کتاب کی عام تقسیم ہوئی اب یہ بتلایا جاتا ہے کہ مضامین حصہ دوم یعنی مقصود بالذات کو آٹھ ابواب پر حصر کرنے کی وجہ کیا ہے)

(۲) اخلاق دو حالت خالی نہ ہونگے یعنی وہ یا تو شخص واحد سے متعلق ہونگے یا جماعت متعدد سے

جب تک شخص واحد اپنے کو اخلاقِ حسد سے درست نہ کرے وہ جماعت کو ہدایت نہیں کر سکتا اس لئے شیخ محمدی علیہ الرحمہ نے مقتضائے مناسبت نصابِ متعلق بہ جماعت متعددہ کو شروع کے ساتھ ابواب کے بعد (جن میں اخلاق متعلق بہ شخص واحد سے بحث کی گئی ہے) باب ہفتم میں بیان کیا جو ابواب صحبت و مواعظ و حکمت پر شامل ہے۔

(۳) اخلاق متعلق بہ شخص واحد میں جو مواعظ و نصاب بیان کئے گئے ہیں وہ دو قسم پر منقسم ہیں۔ ایک متعلق بہ ذات خود۔ دوسرے متعلق بہ ذات دیگر۔ جو اخلاق کہ دوسروں کے واسطے ہیں ان کو اول کے چھ باب کے بعد باب ہفتم میں بیان کیا۔ اس لئے کہ تا وقتیکہ خود کو کوئی شخص اخلاق سے درست نہ ہو وہ دوسروں کو کیا تعلیم دے سکیگا۔

(۴) اخلاق متعلق بہ شخص واحد جو ذات کے لئے وہ یا تو مقید بہ سن ہونگے یا بلا قید سن۔

(۵) جو اخلاق کہ مقید بہ سن ہیں اس کو دو زمانوں پر منقسم کیا۔ ایک بہ سن شباب دوسرے بہ سن پیری و ضعیفی۔ اس لئے کہ سن طفلی زمانہ لہو و لعب ہوتا ہے اور جہاً قابلِ تخلیق نہیں ہوتا۔ اور اخلاق متعلق بہ سن شباب کو باب پنجم میں بیان کیا اور اخلاق متعلق بہ سن پیری و ضعیفی کو باب ششم میں۔ اس وجہ سے کہ سن شباب مقدم ہوتا ہے سن پیری و ضعیفی پر۔ اور یہ دونوں باب (یعنی باب پنجم و ششم) اس لحاظ سے ابواب متعلق بہ اخلاق بلا قید سن کے بعد رکھے گئے ہیں کہ مطلق عام مقدم ہوتا ہے مقید خاص پر۔

(۶) جو اخلاق کہ متعلق بلا قید سن (یعنی وہ مواعظ و نصاب جو مطلقاً شخص واحد سے متعلق ہیں یعنی کسی خاص عمر کے شخص کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں) وہ عام ہیں سلاطین و مساکین دونوں کے لئے یا دونوں میں کسی خاص ایک طبقہ سلاطین یا مساکین کے لئے۔

بہترین اخلاق وہ ہیں جو خواہش و ارادات نفسانی سے ہوں یا خاص عضو بستیانی سے اور

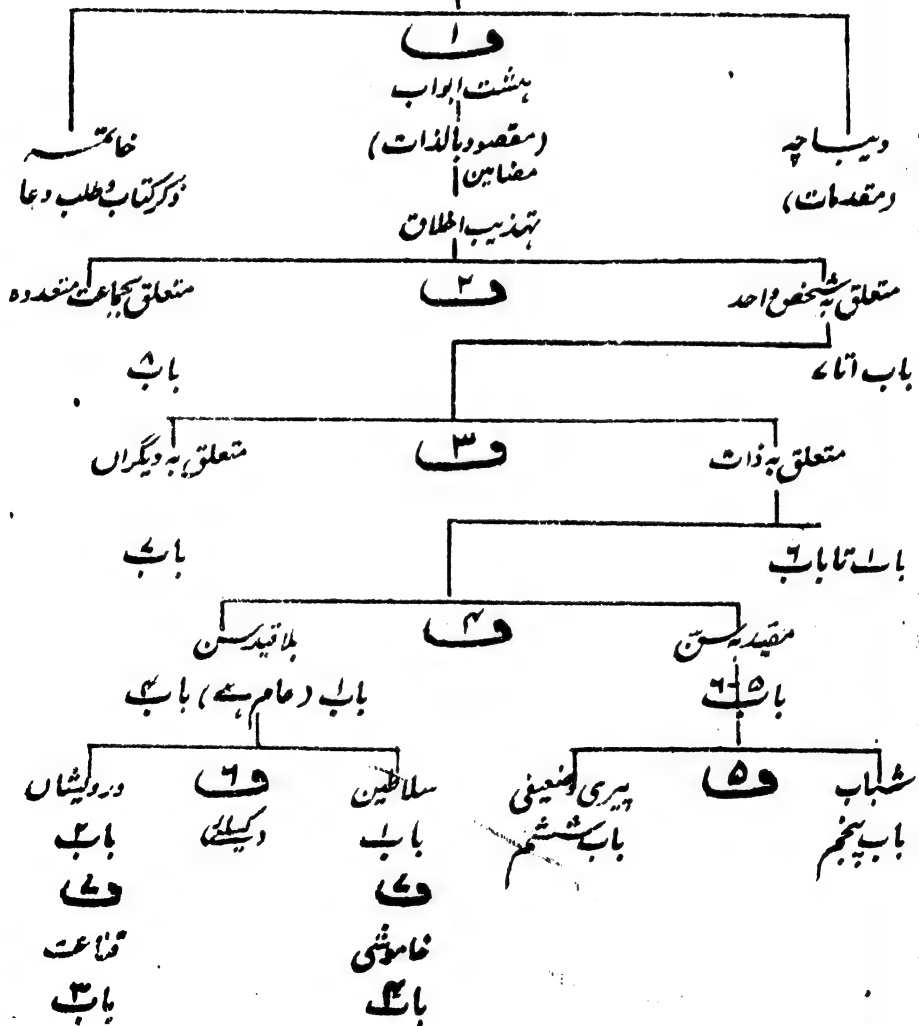
ان دونوں کی (یعنی نفسانی و لسانی کی) تہذیب اہم ہے اس لئے اخلاق نفسانی کو باب سوم میں اور اخلاق لسانی کو باب چہارم میں بیان کیا۔ کیونکہ تہذیب نفس مقدم ہے تہذیب زبان پر۔ قطع نظر اس کے چونکہ قناعت و خاموشی ہر ایک فرع ہے تخلق بہ اخلاق درویشاں درویشوں کے لئے اور تخلق بہ اختیار سیرت بادشاہاں۔ بادشاہوں کے لئے لہذا باب سوم در قناعت اور باب چہارم در خاموشی۔ ان دونوں ابواب کو ترتیباً باب اول و دوم کے بعد رکھا ہے۔

( ۷ ) جو اخلاق کہ مقید بہ سن نہیں ہیں اور خاص سلاطین یا مساکین کے لئے ہیں ان کو بالترتیب باب اول و دوم میں ذکر کیا اور ان میں بھی چونکہ سلاطین کی صلاح و درستی در حقیقت تمام عالم کی صلاح و بہتری ہے اس لئے باب اول کو باب دوم پر مقدم کرنا مناسب سمجھا اور سب سے پہلے باب اول کو رکھا جو متعلق ہے بادشاہوں کی سیرت سے۔

نوٹ

اس شجرہ میں یہ بتلایا گیا ہے کہ گلستاں کے مضامین کے تقسیم و ترتیب کس طرح کی گئی ہے۔ ناظرین اس تقسیم مضامین پر خوب غور کریں اور فقرات محولہ کے ساتھ مطابقت کر لیں تاکہ مضمون کے مطابق جلد اور بہ آسانی معلوم ہو جائیں۔

## گلستاں





## روابط حکایات

# باب اول

### در سیرت بادشاہان

(سیرت سے یہاں بادشاہوں کے فضائل عیادہ حالات اور طریقے مراد ہے)

**حکایت اول**۔ بادشاہے راشنیدم کہ بکشتن اسیرے اشارت کرد۔ الخ  
ماحصل اس حکایت کا یہ ہے کہ بادشاہوں کے اخلاق میں سب سے اہم اور اصل اخلاق

یہ ہے کہ وہ رعایا کے یہودہ باتوں پر نظر نہ ڈالیں اور ان کے وہی تباہی باتوں سے چشم پوشی کیا کریں۔ چونکہ کلمات نازیبا سے چشم پوشی کرنا اسوقت تک ممکن نہیں جب تک کہ موت کا خیال ہر لحظہ اور ہر آن نہ رہے اس لئے حکایت (۲) سلطان محمود کو اس کا فیہمہ بنایا تاکہ وہ اس بات کو سمجھ لیں کہ خاص بادشاہوں کے لئے سب سے عمدہ عبادت یہ ہے کہ وہ موت کو اپنے دل سے نہ بھولیں۔ اس باب میں اس حکایت کو لانے کی وجہ یہی ہے۔

**حکایت (۲)** یکے از ملوک خراسان سلطان محمود سسکتگیں را بنجواب دید۔ الخ  
اس کے ربط کا ذکر حکایت اول میں آگیا ہے۔

**حکایت (۳)** ملک زادہ راشنیدم کہ کوتاہ بود و حقیر۔ الخ

اس حکایت میں عجیب و غریب نصائح مضمیر میں مگر اس کا تعلق عنوان باب کے ساتھ اس طرح ہے کہ بادشاہوں کے جملہ خصلتوں میں سے ایک خصلت یہ ہونی چاہئے کہ

وہ کسی کو محض اس وجہ سے بنگاہ نفرت نہ دیکھیں کہ میں کا جسم چھوٹا سا ہے یا وہ ضعیف ہے۔

اس لئے کہ معلوم نہیں کہ کس شخص میں کیا جوہر ہے۔ اسی مناسبت سے حکایت (۴) طائفہ وزیران

عرب کو اس کے بعد بیان کیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ دشمنوں کو تجارت

کے نظریے نہ دیکھیں جیسا کہ وزیر سے بادشاہ نے فرمایا اور وزیر نے اس پر عمل نہ کرنے سے نقصان اٹھایا۔

### حکایت (۴) طائفہ وزوان عرب بر سر کوہے نشستہ بود۔ الخ

اس حکایت کا تعلق اس سے پہلے کی حکایت کے ساتھ کیا ہے اور یہ حکایت کیوں اس باب

میں لائی گئی ہے وہ حکایت سابقہ کی کیفیت سے ظاہر ہو چکی۔

### حکایت (۵) سرنگانہ راویدم بر سر اغلشش عقل و کیا ست۔ الخ

اس حکایت کو اس باب میں لانے سے اس بات کے طرف اشارہ کرنا منظور ہے کہ بادشاہوں

کو دہ چاہئے کہ اگر کوئی شخص کسی کے نسبت کسی کام میں خیانت کرنے کی شکایت کرے تو معاً

غضب میں آجائیں اور اس کو ذلیل و مغرور کر دیں بلکہ پوری پوری تحقیقات کر کے اس کی اصلیت

کو دریافت کیا کریں جیسا کہ اس حکایت میں بادشاہ نے بعد دریافت حقیقت و ثبوت لغویت

پوچھا کہ اس کے ساتھ تیری عداوت رکھنے کی وجہ کیا ہے۔ الخ۔ حکایت سابق کے ساتھ

اس حکایت کا تعلق ہونے کی وجہ مشترک ہے۔ دونوں اپنے ہمجنس بگیناہ کے مارنے میں سعی

رہے مگر پہلے فتح پائے اور بعد میں ذلیل و بے عزت ہوئے۔

### حکایت (۶) یکے از ملوک عجم حکایت کنند کہ دست و پاوان عیت را ز کر و لود الخ

اس حکایت کو اس باب میں لانے کی وجہ یہ ہے کہ سب سے بدتر خصلت ظلم ہے جس سے دنیا میں

تو سلطنت ہاتھ سے نکل جاتی ہے اور آخرت میں اپنے گناہوں کی سزا بھگتنی پڑتی ہے۔ اس حکایت

تعلق حکایت سابقہ کے ساتھ اس طرح ہے کہ دشمن ایسے شخص پر غالب نہیں آسکتا جس کا دامن

غیرب اور ظلم سے صاف ہوا اور جس شخص کا ہاتھ ظلم کے خش و خاشاک سے آلودہ ہو اس کی حمایت کرنے پر کوئی شخص آمادہ نہیں ہوتا۔

### حکایت (۷) بادشاہ باغلام نے عجمی و کشتی نشستہ و غلام و دیگر دیار اندیڑ بود۔

اس حکایت کی ایراد اس طرح پر ہے کہ بادشاہوں کا مزاج بہت نازک ہوا کرتا ہے اور ہر شخص ان کے مصاحبت کے لائق نہیں ہوتا اس لئے غلام نے دیکھا جو کچھ کہ دیکھا۔ اس کا تعلق حکایت سابق کے ساتھ اس طریق پر ہے کہ اومی کو چاہئے کہ زمانہ حالت سلامتی میں راحت و عافیت کی قدر کرے اور اس حالت میں نعمت حقیقی کے بخشے دلے کا شکر بجالائے۔ دیکھو۔ اگر بادشاہ عجم اپنے ملک و مال کی قدر جانتا ظلم نہ کرتا اور شکر خدا بجالاتا تو کیوں اس کا ملک و سرور کے ہاتھ جاتا۔ اسی طرح اگر غلام کشتی کی قدر جانتا اور بیہودہ شور و غل نہ مچاتا تو دریا میں ڈوبنے کی تکلیف کیوں اٹھاتا اور کیوں موجوں کے پٹیاں کھاتا۔

### حکایت (۸) یکے از ملوک عجم رنجور بود در چا پیری و امید نگدگانی قطع کردہ۔

اس حکایت کی ایراد اس بات پر ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ ملک و مال اور قلعہ جات کے فتح پر غور نہ کریں اور نازک مزاجی سے کام نہ لیں کیونکہ حاکم مرگ سامنے اور داعی اجل پیچھے ہے پس اس بیان سے اس حکایت کا تعلق حکایت سابق کے ساتھ بھی ظاہر ہے۔

### حکایت (۹) ہر فرزند الفت کہ از وزیراں پدر چہ خطا دیدی کہ بند فرمودی۔

ماحصل اس حکایت کا یہ ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ احتیاط اور عاقبت اندیشی کو اپنا شیوہ بنائیں اور حکما کے قول پر کاربند رہیں۔ ظاہر اس کا تعلق حکایت سابقہ کے ساتھ یہ ہے کہ سلطنت کے اہلکاران سابق پر اعتماد نہ کرے۔ پس جو خوشخبری سنائی گئی تھی کہ جسد ہسپاہ اور رعیت اومر کی مطیع اور فرماں بردار ہو گئی ہے ان کی اطاعت قابل اعتماد نہیں ہے۔

جیسا کہ ہر مرنے اپنے باپ کے وزیروں کی اطاعت پر اعتقاد نہیں کیا۔

### حکایت (۱۰) ببالین تہ بیتی پیمبر علیہ السلام متکلف بوم ورجامع مشق۔ الخ

یہ اور اس کے بعد کے ہر دو حکایت (۱۱ و ۱۲) کو اس باب میں لانے کی وجہ یہ ہے کہ دعا کا مقبول ہونا منحصر بہ مظالم کے رفع کرنے پر پس جب تک کہ سلاطین مظالم کے رفع کرنے پر تہمت نہ باندھیں مقبولیت دعا کے متوقع نہوں کیونکہ دعائے خیر ظالموں کے حق میں موت ہوتی ہے۔ چاندل حکایتوں کا اشتراک اخیریت کے اس مضمون سے ظاہر ہے کہ (تو کز محنت دیگر اب نیغی)

### حکایت (۱۳) یکے از ملوک شنیدم کہ شبے در عشرت روز گردہ بود۔ الخ

اس حکایت کو اس باب میں لانے سے اشارہ اس بات کے طرف ہے کہ بادشاہوں کو چاہیے کہ فقروں کے مانگنے پر بدول نہوں اور انکو سختی کے ساتھ نہ نکال دیں۔ کیونکہ بادشاہ مثل چشمہ شیریں کے ہے جہاں چوینیاں اور چڑیاں وغیرہ جمع ہوا کرتے ہیں۔

حکایت سابق کے ساتھ اس حکایت کا ربط اس طرح ہے کہ وہ ظلم کے بیان میں ہے اور فقروں کا نکلنا دینا بھی ایک قسم کا ظلم ہے۔

### حکایت (۱۴) یکے از بادشاہاں پیشین در رعایت مملکت سستی کرد۔ الخ

اس حکایت میں اس امر کے طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ بادشاہوں کو امور مملکت میں رعایت کرنا اور فوج کو روپیہ سے مدد دینا واجب ہے۔ ورنہ بوقت ضرورت غنیمت سے مقابلہ نہ کرے گی اور اس سے شکست فاحش اٹھانی پڑے گی۔ اور سپاہ و رعیت کو اپنے روبرو سے بہ قہر و غضب نہ نکال دیں اور آپ عیش و عشرت میں مشغول نہ رہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس حکایت کا تعلق حکایت سابق کے ساتھ کیا ہے۔

### حکایت (۱۵) یکے از وزرا مرغزل شدہ بجلقہ درویشاں آئ۔ الخ

اس حکایت کو اس باب میں لانے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انتظام امور مملکت میں مشغول رہنے سے ہمیشہ خدا کی یاد کرتے ہوئے گوشہ عافیت میں بیٹھنا بہتر ہے کیونکہ رعایا کی خبر گیری نہ کرنے اور ان کو پیسہ نہ دینے کے سبب سے سلاطین اور وزراء ہمیشہ موردِ طعن و تشنیع رہا کرتے ہیں۔ پس جس شخص نے گوشہ نشینی اختیار کر لی اُس نے حرف گیروں کے زبان و قلم سے نجات پائی۔ اس تقریر سے اس حکایت کا تعلق حکایت سابقہ کے ساتھ کیا ہے ظاہر ہے۔

### حکایت (۱۶) سیاہ گوش را گفتند کہ ترا ملازمت شیر بچہ وجہ اختیار افتاد

اس حکایت کا خلاصہ اس کے اخیر فقرات میں ہے۔ یعنی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بادشاہ (جیسا کہ اس حکایت میں لکھا ہے) خلعت عنایت کرتے ہیں۔ یہ اور اس کے بعد کے حکایت کو اس باب میں لانے سے دوسروں کو اس امور کی نصیحت کرنا مد نظر ہے کہ بادشاہوں کی تلون مزاجی سے ڈرتے رہیں اور ان کی قربت اختیار نہ کریں کیونکہ معلوم نہیں کس وقت سرکٹ جائیگا۔ یہی وجہ ہے کہ وزیر نے (جس کا ذکر حکایت سابق میں ہوا) مغزولی کے بعد بخیال تلون مزاجی بادشاہ عہدہ وزارت کے قبول کرنے سے انکار کیا اور رفیق مصنف (جس کا ذکر بعد میں آئے گا) جب اُمراء و سلاطین کا تقرب اختیار کیا تو ان کی تلون مزاجی سے نقصان اٹھایا۔ حکایت سابق کے ساتھ اس کا تعلق یہی ہے۔

### حکایت (۱۷) یکے از رفیقاں شکایت وزگار نامسا عد بنزد آمد۔

یہ حکایت اس باب میں کیوں لائی گئی اور اس کا تعلق حکایت سابق کے ساتھ کیا ہے اس کی وجہ سابق میں بیان کی گئی۔

### حکایت (۱۸) تینے چند از روندگان در صحبت من بودند۔

اس حکایت کو اس باب میں بیان کرنے کی وجہ (درمیر و وزیر و سلطان) الخ۔ اس قطعہ کے مطلب سے ظاہر ہے اور حکایت سابق کے ساتھ اس کا ربط اس طرح پر ہے کہ دونوں کو بارگاہ امارت میں پہونچانے کے باعث شیخ سعدی تھے۔

### حکایت (۱۹) ملک ادہ گنج فراوانی شست از پدر میراث یافت۔

اس حکایت کو اس باب میں لانے کا مطلب یہ ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ سخاوت اور بخشش کیا کریں نہ کہ جو کچھ ملے اس کو جمع کریں اور کسی کو ندیں اور دوسروں کے لئے چھوڑ جائیں۔ غریبوں کو فیض نہ پہونچانا ایک بُری خصلت ہے جیسا کہ ایک بزرگ کے حال سے معلوم ہوا ہوگا جس نے غریبوں کے ساتھ سخاوت کرنے سے ہاتھ روک لیا تھا۔ اس بیان سے اس کا تعلق حکایت سابق کے ساتھ ظاہر ہوا۔

### حکایت (۲۰) آدوہ اند کہ نوشیروان عادل اور شکار گاہے صید کیا کرتے

اس میں اشارہ ہے اس امر کے طرف کہ بادشاہوں کو معمولی تھوڑے سے ظلم سے بھی احتراز کرنا چاہئے اس لئے کہ مال بیت المال مستحقین کا حق ہوتا ہے اس کو جمع کر کے آپ خزانہ کا سانپ نہ بنے جیسا کہ ملک زادہ نے کیا بلکہ مستحقین کو دیا کریں کیونکہ مستحقین کو ندینا بھی ایک قسم کا ظلم ہے۔ اس سے اس حکایت کا ربط بھی حکایت سابق کے ساتھ ظاہر ہوا۔

### حکایت (۲۱) عالمے راشنیدم کہ خانہ رعیت خراب کر دے۔

خلاصہ اس حکایت کا یہ ہے کہ جو شخص کہ بادشاہوں کی خوشنودی و خیر خواہی کیلئے خلائق کی بدل آزاری کو جائز رکھتا ہے وہ اُس کا شرہ بہت بُرا دیکھتا ہے۔ کیونکہ ظلم کا

بہت ہی بد مو کرتا ہے اسی لئے نوشیرواں نے اُسے منع کیا اگرچہ ظلم بخوڑا ہی کیوں نہ ہو۔ اس بیان سے اس حکایت کا ربط حکایت سابق سے ظاہر ہوا۔

**حکایت (۲۲) مردم آزاری** حکایت کنند کہ سینگے بر سر صالح زد۔ الخ خلاصہ اس حکایت کا یہ ہے کہ اہلکاروں کو چاہئے کہ بادشاہوں کے دئے ہوئے خدمات اور حکومت پر مغرور ہو کر مردم آزاری اختیار نہ کریں اس لئے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ زمانہ ایکساں نہیں رہتا۔ جب وہ بادشاہوں کے عتاب میں معتبوب اور خدمات سے مغرور ہو جاتے ہیں تو ظلم رسیدہ لوگ اپنا بدلہ لیتے ہیں اور بہت ہی رسوا کرتے ہیں۔ دونوں حکایتیں کا ربط ظلم اور ظالم کے ذکر سے ہے۔

**حکایت (۲۳) یکے را از ملوک مرضے ہائل بود۔ الخ**

ع<sup>ث</sup> حاصل اس حکایت کا یہ ہے کہ اپنی سلامتی کے لئے دوسروں پر ظلم نہ کرنا چاہئے اور یہی امیرِ سلامت کا ہے کیونکہ ظلم کرنے سے کبھی کسی قسم کا فائدہ نہیں ہوتا ہے۔ چنانچہ حکایات سابقہ سے ظلم کرنے کا حال ظاہر ہے۔

**حکایت (۲۴) یکے از بندگان عمر و لیث گر بخیتہ بود۔ الخ**

خلاصہ اس کا یہ ہے کہ دوسروں پر ظلم کرنے کو جائز رکھنا آخر پرندامت اٹھانا ہے اسی لئے بادشاہ مرعیض نے دوسرے پر ظلم کرنا جائز نہیں رکھا۔ اس بیان سے دو حکایتوں میں باہم ربط ظاہر ہوا۔

**حکایت (۲۵) ملک زوزن را خواجہ بود کریم النفس۔ الخ**

اس حکایت کو اس باب میں لانے کی وجہ اس بات سے ظاہر ہے کہ وعدہ کا ایفاء اور حقوق

سابق کی محافظت کرتا خاص کر بادشاہوں کے حضور میں ایک شوہر پگندیدہ اور خصلت حمیدہ کیونکہ بادشاہوں کے مہربانی میں اکثر لوگوں کی بہتری ہوتی ہے اور ان کے غضب میں عالم کی تباہی۔ اس حکایت کا تعلق حکایت سابق کے ساتھ رضا و تسلیم میں ہے جن کا ذکر دونوں حکایتوں میں ہوا ہے۔

### حکایت (۲۶) یکے را از ملوک عرب شنیدم کہ با متعلقان میگفت۔ الخ

اس حکایت کو اس باب میں لانے سے مطلب یہ ہے کہ ہوشیار آدمی کو چاہئے کہ لوگوں کے باہمی معاملات سے خصوصاً ایسے امور سے جو بادشاہوں سے (کہ نفل اللہ کھلاتے ہیں) متعلق ہیں ان کو خدا کے طرف منسوب کرے اور ان کا رخاؤں کو مجاز محض سمجھے۔ اتنے ہی پر خضر نہ کہے بلکہ جس طرح کہ سلاطین بہت سے خدمات کے بجالانے سے خوش ہو کر اپنے ملازموں کو سرفراز کرتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندوں کو ان کی اطاعتوں سے راضی اور خوش ہو کر بڑے بڑے رتبوں پر پہنچاتا ہے۔ اس حکایت کا تعلق حکایت سابقہ کے ساتھ ظاہر ہے کہ بادشاہ نے اُس قیدی کے حُسن عقیدت سے خوش ہو کر اس کو قید سے رہا کر دیا۔

### حکایت (۲۷) ظالمے را حکایت کنند کہ ہنرم درویشان خریدے۔ الخ

ظاہر ہے کہ یہ ظالم کوئی امیر تھانہ بادشاہ۔ اس لئے کہ کڑیاں خریدتا اور ان کو والدروں کے ہاتھ فروخت کرتا۔ اور یہ امر بادشاہوں کے شان سے بعید معلوم ہوتا ہے۔ پس اس حکایت کو اس باب میں (جو بادشاہوں کے خصلت سے متعلق ہے) لانے کی وجہ وہ لطیفہ ہے جو اس حکایت کے آخر میں ہے یعنی (بر تاج کیخسرو نوشتہ بود) اور اس صورت میں حکایت اور لطیفہ کا ماحصل یہ ہوگا کہ بادشاہوں کو مال و ملک دنیا پر غور نہ کرنا چاہئے



کیونکہ موت ہر ایک کے لئے درپیش ہے اور نہ ظلم کرنا چاہئے۔ اور اہل خدمات کے ساتھ احسان و حسن سلوک سے انعام نہیں کرنا چاہئے اس لئے کہ یہی باتیں باعث بقائے سلطنت ہیں ورنہ دنیا کے مال و دولت کا کچھ اعتبار نہیں۔ پس اس مضمون سے اس حکایت کا تعلق حکایت سابقہ سے ظاہر ہوا۔

### حکایت (۲۸) یکے درصفت کشتی گرفتار آمد ہو۔ الخ

اس حکایت کو اس باب میں لانے سے اس بات کی تخبہ کرنا مقصود ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ شیخی بگھارنے والوں اور بیہودہ بکنے والوں کو سزا دیں تاکہ وہ لوگ دروغ گوئی و بیہودہ سرائی کرنا چھوڑ دیں۔ چونکہ پسند و نصیحت کرنا صاحب دلوں کا کام ہے لہذا جو تاریک دل اور ظالم شخص کہ صاحب دلوں کے نصیحت کو نہیں سنتا آخر وہ بستر نرگس سے خاکستر گرم پڑ بیٹھتا ہے۔ اسی طرح جو شخص کہ بادشاہوں کے تادیب پر کاربند نہیں ہوتا وہ رسوا ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اسی وجہ سے یہ حکایت۔ حکایت ظالم کے بعد لائی گئی۔

### حکایت (۲۹) درویشے مجرب و بگوشہ صحرائے نشستہ ہو۔ الخ

اس حکایت میں اس بات کا اشارہ کیا گیا ہے کہ بادشاہ فقیروں کا نگہبان ہوا کرتا ہے اس کو نہ چاہئے کہ ان لوگوں سے اپنی تواضع و کرم کا خواہاں ہو بلکہ ہمیشہ ان کی حالت اور تربیت کی اصلاح کرتا رہے اور رعایا کو لازم ہے کہ اپنے بادشاہ کی اطاعت کرے اشخاص ذیل واجب التعظیم ہوتے ہیں۔

۱) بادشاہ (۲) والدین۔ (۳) عالم۔ (۴) استاد۔ (۵) مرشد۔ پس مناسبت  
ہر دو حکایات۔ بزرگان واجب التعظیم کی اطاعت سے ہے۔

### حکایت (۳۰) یکے از وزرا پیش ذوالنون مصری رفت۔ الخ

اس حکایت کے ایراد سے اس بات کی تنبیہ کرنا مقصود ہے کہ بادشاہوں کے کارخانے (اس وجہ کہ وہ ظل اللہ ہوتے ہیں) کارخانہ ہائے الہی کے نمونے ہیں لہذا انکو چاہئے کہ بجائے ان کے۔ کارخانجات کے اللہ جل شانہ کے طرف دل لگائیں جیسا کہ ذوالنون علیہ الرحمہ وزیر کے حالت کو دیکھ کر متنبہ ہوئے۔ اس حکایت کا تعلق حکایت سابق کے ساتھ اس طرح ہے کہ وزیر کے لئے سزا داریہ تھا کہ مدت کو ترک کر کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کے واسطے گوشہ نشینی اختیار کرتا جیسا کہ فقیر گوشہ تنہائی میں بیٹھا ہوا تھا تاکہ سلطان کے ہیئت سے نجات پاتا۔

### حکایت (۳۱) بادشاہ بہ کشتن بگینا ہے اشارت کرد۔ الخ

خلاصہ اس حکایت کا یہ ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ اگر حیوانا بمقتضائے قوت غضبانی کوئی صریح ظلم سرزد ہو جائے تو نصیحت آمیز باتوں کو اچھی طرح سنکر اس ظلم سے وگزر کرے بلکہ بندگان خدا کے ساتھ شفقت سے پیش آئے تاکہ ہر شخص اس کے رحمت کا امیدوار رہے کوئی ایسا کام نہ کرے کہ مخلوق خدا اس کے عقوبت سے ترسا۔  
(۳۹)

ولرزاں رہے جیسا کہ حکایت سابق میں وزیر کی حالت سے ظاہر ہوا۔

### حکایت (۳۲) وزیر انوشیروان درمے از مصالح مملکت اندیشہ ہی کرد۔ الخ

اس حکایت میں اشارہ ہے اس بات پر کہ بادشاہ جب کسی امر میں رائے طلب کرے یا مشورہ چاہے تو جمعہ قدر ممکن ہو بادشاہ کے رائے سے ہی اتفاق کرنا چاہئے تاکہ اگر نتیجہ خلاف نکلے تو عتاب شاہی سے محفوظ رہیں۔ اُس وقت یہ خیال نہ کریں کہ ایسا کرنا راستی یا حق کے خلاف ہوگا۔ (کیونکہ رائے صائب کا اظہار ہونا چاہئے نہ کہ اپنے نجات کے لئے بادشاہ کے

رائے ناصواب کو بھی درست اور بڑی بات کو بھی نیک تسلیم کر لیں اور کہیں کہ یہی عین صواب ہے ( چنانچہ طرز عبارت سے بھی یہی مفہوم ہوتا ہے کہ یا شاہ کی رائے نیک یا کتنی ہی ضعیف کیوں نہ ہو اس کو اوروں کی رائے پر ترجیح دینی چاہئے۔ اس حکایت کو حکایت بے گناہ کے بعد لانے کا مطلب یہ پایا جاتا ہے کہ اگر رائے میں کوئی خطائے فاحش پائی جائے تو اس کو سزائے نکرین کیونکہ وہ بالکل بیگناہ ہے اس کے سمجھ میں جو بات آئی اس کو اس نے ظاہر کر دیا۔

### حکایت (۳۳) شیادے کیسہ و بافتہ با قافلہ حجاز بہ شہر درآمد الخ

اس حکایت میں اس بات کا اشارہ کیا گیا ہے کہ سچائی نجات دلاتی ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے اس لئے ہر جگہ سچائی ہی اختیار کرنی چاہئے۔ خصوصاً بادشاہوں کے پاس۔ اس لئے کہ وہاں نفع و نقصان جلد پہنچتا ہے۔ اسی طرح مشورہ کے دینے میں بھی اُن ہی کی رائے کے تابع رہنا چاہئے۔ کیونکہ اگرچہ یہاں نفع و نقصان تو جلد نہیں پہنچتا مگر اُس کے عتاب میں آ جاتا ہے۔ غالباً اسی وجہ سے ہر دو کا ربط ثابت ہوا ہوگا۔

### حکایت (۳۴) یکے از پسر باروں الرشید پیشینچہ رآمد خشم آلودہ الخ

خلاصہ اس حکایت کا عدل و انصاف ہے جو خاکسار بادشاہوں کے لئے ہدایت ہی ضروری ہے اس کا ربط حکایت سابق کے ساتھ حکایت ہذا کے اس مصرع اخیر کے مطلب سے ظاہر ہے کہ (کہ چوں خشم آیدش باطل نگوید) یعنی جس طرح پر کہ حکایت شیادے کیسویا فتنہ ہیں بادشاہ غصہ کے وقت کلمات سخت و سست زبان پر نہیں لایا بلکہ لطیفہ پر نحو ہو کر انعام و اکرام سے سرفراز فرمایا۔ اسی طرح سر تنہنگ زادہ کو چاہئے تھا کہ کلام

ناشایستہ زبان پر نہ لاتا۔

### حکایت (۳۵) باطلانہ بزرگان بخشی نشستہ بوم۔ الخ

اس حکایت کو اس باب میں لانے کی وجہ معلوم نہیں ہوتی مگر ممکن ہے (یکے از بزرگان سے مراد شاید بادشاہ ہو یا عنوان باب میں لفظ بادشاہان عام ہو بادشاہ اور امیر دونوں سے) لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ اگرچہ سلطان کا ذکر اس حکایت میں نہیں ہے لیکن یہ نصیحت بادشاہوں کے لئے زیادہ تر ضروری ہے اس لئے کہ بادشاہوں کے پاس ملات ملک کثرت سے رجوع ہونے سے اکثر ایسا اتفاق ہو جاتا ہے کہ کسی کو نفع پہنچتا ہے کسی کو ضرر۔ اس لئے انکو چاہئے کہ کسی کو ضرر نہ پہنچائیں کیونکہ شاید کبھی ایسا بھی اتفاق پڑے کہ وہ دشمن کے ہاتھ میں گرفتار ہو جائے اور اس کے ہاتھ سے جان چلی جائے۔ اس حکایت کا ربط اس مصرعہ سے ظاہر ہے کہ (تا توانی درون کس خراش) مطلب ان دونوں حکایتوں کا گویا یہی مصرعہ ہے۔

### حکایت (۳۶) دو برادر کے خدمت سلطان کر دے دو دیگر بھی بازو۔ الخ

خلاصہ اس حکایت کا یہ ہے کہ بادشاہوں کی صحبت و خدمت مثل سانپ کے زہر کے عقی الامکان ان سے علیحدہ رہنا چاہئے اس واسطے کہ ان کی صحبت مثل بھنور کے ہے کہ وہاں سے صحیح و سلامت نکل آنا بدوں تائید اندوسی نہیں ہو سکتا۔ اس حکایت کو حکایت دو برادر مغروق کے بعد لانے کی وجہ یہی ہے۔

### حکایت (۳۷) کسے شروہ پیش فی شیروان عادل برود و گفت۔ الخ

اس میں اس بات کے طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ اپنے موت سے غافل نہ رہیں تاکہ بادشاہت میں رکھراولیا کے رتبہ کو پہنچیں اور ان کی خدمت

کرتے رہیں کیونکہ ان کی خدمت میں رہنا ہی جملہ عبادتوں سے ایک عبادت ہے نہ کہ مثل زہر قاتل ہوں۔ اس حکایت کا ربط و تعلق پہلے کی ہی وجہ ہے۔

**حکایت (۳۸) گروہ حکماء اور بارگاہ کسریٰ مصلحتی و سخن بھی گفتند۔ الخ**  
اس میں اس بات کا اشارہ ہے کہ لغویات میں زبان نہ کہوں اور بلا ضرورت بات نہ کہیں خاص کر بادشاہوں کے پاس۔ دیکھو کہ خوشخبری کے پہنچانے والے نے بلا استفسار نو شیر و ان گزیر سنا کر کیسا جواب نامہر و حکایتوں کے ربط کی یہی وجہ ہے یا اشتغال ہر دو کا نو شیر و ان کے ذکر میں ہو سکتا ہے۔

**حکایت (۳۹) ہارون الرشید را چوں ملک مصر مسلم شد۔ الخ**  
خلاصہ اس حکایت کا یہ ہے کہ جب رزاق مطلق نادانوں اور بے وقوفوں کو رزق دینا چاہتا ہے تو ان کے رزق کے لئے کوئی نہ کوئی سبب پیدا کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ جب خدا کو منظور ہوا کہ خلیفہ حبشی کو سلطنت عطا کرے تو ویسا ہی خیال ہارون الرشید کے دل میں پیدا کیا ورنہ حقیقت میں یہ رائے مبنی بر معصوب نہ تھی کیونکہ حاکم نادان کے وجہ سے رعایا تکلیف و اذیت میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ اس حکایت کا ربط حکایت سابق کے ساتھ شاید اس طرح پر ہو گا کہ ہارون کو چاہئے تھا کہ اس معاملہ میں اپنے وزیروں سے مشورہ کرتا۔

**حکایت (۴۰) ایک راز ملوک کینزک چینی آوروند۔ الخ**  
اس میں اس بات کا اشارہ ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ غصہ کی حالت میں جلدی کو کام میں نہ لائیں کیونکہ جب تیر کمان سے چھوٹ جاتا ہے تو بعد میں پچھانے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا اس حکایت کا تعلق حکایت سابق کے ساتھ اور ہر دو کا اتفاق۔ اس طرح پر ہے کہ بادشاہ کو

بلا مشورت اپنے وزراء کے جلدی کرنے سے کیا نتیجہ ہوا۔

## حکایت (الم) اسکندر رومی را پر سیدند۔ الخ

یہ حکایت جو باب کے خاتمہ پر ہے اس میں اس امر کے طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ بادشاہوں کے خصائل میں سب سے اعلیٰ فضیلت یہ ہے کہ عدل کریں۔ رعایا کو نہ ستائیں کیونکہ اس سے ملک کی آبادی ہوتی ہے اور خیر بخشش بھی کیا کریں جو موجب نجات آخرت ہے۔ اس کا ربط حکایت سابقہ کے ساتھ اس طور پر ہے کہ لوگوں کے دلوں کو آزرہ نہ کرنا بھی سلطنت ہفت اقلیم کے دستیابی کا باعث ہے پس اگر گیتزک چینی کے دل کو آزرہ نہ کیا جاتا تو وہ کیوں ہاتھ سے نکل جاتی اور کیوں اس کے قبضہ میں نہ آتی۔

## نفس

مذکورہ صرف اس ایک باب کے روابط کا حاصل یہاں اردو میں بیان کر دیا گیا ہے۔ جنگوستان کے کل حکایات کے روابط کے مطالعہ کا شوق یہود و مان کو نسخہ گلستان مطبوعہ مطبع محمدی۔ طبع اول یا (۱۲۶۴ھ ہجری) میں ملاحظہ فرمائیں۔ فقط

## مختصر سوانح عمری حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ

شیخ سعدی علیہ الرحمہ کے بزرگوں کا ابتدائی مسکن مکہ معظمہ تھا اس لئے اُن کا خاندان مکی کہلاتا ہے جب فتوحات عرب کا سیلاب دیگر ممالک کے جانب پہنچا اس وقت شیخ کے بزرگ بھی شیراز میں پہنچے اور وہاں ایسے بس گئے کہ اسی کو اپنا وطن موقوفہ قرار دیا اور اسی وجہ سے شیخ شیرازی مشہور ہیں۔

آپ کے بزرگوں کا پیشہ سپاہیانہ تھا اور ان کو جنگی معاملات میں بڑی دلپسندی تھی جب تک کہ اُن کی توجہ ملکی معاملات کی طرف رہی اُن کا متول بہت اچھا رہا اور کل ایران کی تعظیم و عزت کیا کرتا تھا ایران کے پُر فضا مناظر اور وہاں کے خوشگوار آب و ہوا اور فرحت افزا مقامات نے اُن پر ایسا کچھ اثر کیا کہ وہ فرائض اور اُسے خدمات فوجی کے متحمل نہ رہ سکے اور مشایخ بن گئے۔

آپ کے دادا کا نام شرف الدین تھا جو دین کے حامی اور بڑے متقی شخص اور صوفیانہ طریقہ رکھنے والے تھے۔

والد کا نام عبداللہ تھا اور وہ ایک ولی صفت آدمی تھے۔ ان کا طرز معاشرت بالکل تارک الدنیا گروہ سے ملتا تھا۔ ان کو موسیقی میں خوب مہارت تھی۔ خوش گلو اور ماہر فن تھے۔ حال و قال کے مبدعوں میں شریک ہو کر روحانی لذتیں حاصل کیا کرتے اور ہمیشہ عبادت الہی میں مشغول اور جموع کے روز و عظیم بیان کیا کرتے تھے۔ اُن کی وعظ و نوحی کا طریقہ ایسا با اثر تھا کہ سامعین اُن کے نصیحت آمیز کلام کو سن کر سر دھستے نہتے۔ اُن میں تعصب بالکل نہ تھا۔ سعد اُن کا بہت ادب کرتا تھا اور کچھ وظیفہ بھی اپنے

جیب فام سے مقرر کرو یا تھا تا کہ اُن کا کنبہ فارغ البالی سے اپنی زندگی بسر کرے اور وہ خود بھی کبھی کبھی عبد اللہ سے ملا کرتا تھا۔

عبد اللہ کی رسائی دربار فارس تک تھی اور وہاں اُن کی بڑی توقیر ہوا کرتی تھی۔ مظفر الدین خلجی بن زنگی بعض بعض ملکی معاملات میں اُن سے رائے لیا کرتا تھا اور وہ بہت ہی صاحب اور کارگر ہوتی تھی۔ ہر چند بادشاہ چاہتا تھا کہ اُن کو اپنا مشیر سلطنت بنائے اور خلعت وزارت عطا کرے مگر وہ معاملات سلطنت میں پڑنا اچھا نہیں سمجھتے تھے۔

شیخ کی والدہ (یعنی عبد اللہ کے بی بی) کا نام فاطمہ تھا جو ایران کے ایک رئیس کی بیٹی تھی اگرچہ عبد اللہ کو لڑکیاں تھیں مگر اُن کی آرزو ایک ایسے نونہال بچے کے لئے تھی جو اُن کے خاندان کے نام کو دنیا سے ٹٹنے نہ دے اور صفوہستی پر قائم رکھے۔

سعدی علیہ الرحمہ کی ولادت ۷۸۵ھ ہجری شیراز کے ایک قصبہ میں ہوئی جس کو اُس زمانہ میں طوس کہتے تھے۔ یہ قصبہ شیراز سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر واقع تھا۔ اُس وقت شیراز کا فرمان روا تانیک مظفر الدین خلجی بن زنگی تھا۔ سعدی کی ولادت سے عبد اللہ کو جو غیر معمولی خوشی ہوئی وہ کہی نہیں جاسکتی کیونکہ ایک زمانہ دراز کے بعد نخل امید باور ہوا تھا۔ آپ کا نام شرف الدین آپ کے دادا کے نام پر رکھا گیا اس عقیدہ سے کہ دادا کی برکت اس نونہال بچے میں آجائے۔

آپ کی پرورش آپ کی بایاقت والدہ نے اعلیٰ درجہ کے مہذب طریقہ پر کی، اپنے معصوم مگر ذہین و ہونہار بچے کے طفلانہ سوالات کا جواب وہ اس عمدگی سے دیتی تھی کہ بچپن ہی میں کہ ابھی مکتب میں تعلیم پانے کے لئے بستہ بھی بغل میں نہیں سنبھالا تھا بہت سے ضروری باتیں آپ کو اگلیں تھیں۔ یہ جتنی باتیں تھیں وہ عموماً اندھی یا کسی قدر



بزرگوں کے کارنامے تھے۔

آپ کے ابتدائی معلم باآفاق آپ کے والد عبداللہ تھے جو اپنے نعت جگر کے عادات اطوار اور اخلاق اور گفتار کی بہت سخت نگرانی کرتے تھے اور عیدین وغیرہ میں اور حال و حال کے مجلسوں اور شاہینوں کی صحبت میں لیجا یا کرتے تھے۔

جب آپ کا سن چہ یاسات سال کا ہوا عبداللہ نے آپ کو شیخ مصلح الدین سے شرف کرایا جو دینی اور دنیوی علوم میں علما کے سر تاج۔ صوفی منش۔ حافظ۔ شیخ زمان اور مفتی اول۔ عالم باعمل اور فاضل اکمل تھے کیونکہ خود عبداللہ نے بھی پہلی بیعت انہیں کے ہاتھ پر کی تھی شیخ مصلح الدین۔ سعدی کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ اپنے گود میں بٹھایا اور وعادی کہ جیسی صورت ظاہری اچھی ہے صورت باطنی بھی جمیل اور حسین ہو۔ سعدی نے قرآن شریف۔ مصلح الدین سے پڑھا تھا اور حفظ بھی انہیں۔ نے کرایا تھا جس وقت سعدی کی عمر گیارہ سال کی ہوئی اس وقت مصلح الدین کا انتقال ہو گیا اور سعدی کا لقب مصلح الدین انہیں بزرگ کے نام پر رکھا گیا۔ سعدی کے والد عبداللہ بھی اسی زمانہ میں بیمار مرض القلب رحلت کر گئے عبداللہ کے انتقال کے بعد سعدی چندے اپنی والدہ کے سایہ شفقت میں رہے۔ پندرہ سال کی عمر کو پہنچنے تک سعدی کو جن چیزوں میں درست گاہ حاصل ہوئی وہ صرف یہ تھے۔

(الف) شیخ مصلح الدین سے قرآن شریف پڑھ چکے تھے اور اس کو عام مجمع میں اُڑاوانہ طور پر بہت ہی خوش الحانی کے ساتھ اور دردا انگیز لہجہ میں پڑھتے تھے۔

(ب) اپنے والد سے کچھ عربی کی صرف و نحو سیکھ لی تھی اور موسیقی کی بھی تعلیم پائی تھی۔۔۔

( ج ) حدیث اور فقہ اور تفسیر میں مہارت پیدا کر لی تھی اور مذہب کے فروری مسائل سے بھی واقف ہو گئے تھے۔

( ۵ ) گفتگو میں مناسبت و بنمیدگی و حاضر جوابی کا مادہ پیدا ہو گیا تھا۔

مگر کسی علم دینی و دنیوی میں کمال حاصل نہیں ہوا تھا۔ چونکہ قاعدہ ہے کہ بزرگوں اور کاملوں کے دیکھنے یا ان کی شہرت اور ذکر خیر سنتے سے ہونہار لڑکوں کے دل میں خود بخود ان کی ریس اور پیروی کرنے کا خیال پیدا ہوتا ہے اس لئے سعدی کو تحصیل علم کا شوق دامن گیر ہوا اور اپنی زندگی کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کا خیال کرنے لگے۔

سب سے پہلے آپ جس مدرسہ میں داخل ہوئے وہ شیراز کا مدرسہ عضدیہ تھا جس کو عضد الدولہ دیلمی نے قائم کیا تھا اس مدرسہ میں اول اول آپ کا استاد سید علی قاری تھا جو ایک اچھا نحوی اور صرفی اور علم ادب میں بھی طاق تھا مگر اس میں سعدی نے دو عیب پائے۔ ایک تو یہ کہ وہ اپنی بھلائی ہو ہی زبان سے طلباء کو مطالب مضمون صاف نہیں سمجھا جاسکتا تھا۔ دوسرے یہ کہ وہ اپنے آپ کو بڑا عالم اور ایک زمانہ کو جاہل جانتا۔ چند روز تک سعدی نے اس سے عربی پڑھی لیکن غیوب مرقومہ بالا کے باعث اس سے متنفر ہو کر وہاں سے علیحدگی اختیار کی۔

اس مدرسہ میں آپ نے تعلیم تو کسی قسم کی نہیں پائی لیکن شاعرانہ بن گئے اس وجہ سے کہ مدرسہ عضدیہ میں شعر و شاعری کا چرچا بہت تھا اور وہاں کا ہر طالب علم کچھ نہ کچھ شوق شاعری کا فرور رکھتا تھا۔ جو اشعار آپ نے اول اول

اس مدرسہ میں کہے وہ محدث تھے۔ چونکہ شیخ نے سعد زنگی کے عہد میں شعر کہنا شروع کیا تھا اس لئے آپ نے اپنا تخلص سعدی قرار دیا۔

ایک اور بڑی وجہ مدرسہ عقیدہ کو چھوڑنے پر مجبور ہونے کی یہ بھی تھی کہ اس وقت وہاں ابتری اور خرابی بہت پہلی ہوئی تھی۔ اہل شیراز کو دم بھر کے لئے اطمینان نہ تھا۔ مدرسہ عقیدہ کا انتظام ملاؤں کے ہاتھ میں دئے جانے سے ان لوگوں نے فلسفہ یسائیس اور تمام روشن علوم کی تعلیم کو یک نیت موقوف کر دیا تھا اور جو لوگ کہ ان کے سرپرست تھے مثلاً احمدی باستاندلس پروفیسر طبقات وغیرہ ان کو یا تو زہر ویکر مار ڈالا یا قید کر دیا اور خوب دھوم دھام سے کفر کے فتوے شائع کئے غرض اس گروہ نے وہ دو مظالم جو برپا کئے تھے کہ کہا نہیں جاسکتا۔ حکومت کی کمزوری کے باعث شیراز کی رعایا ملاؤں کی زیادتیوں کو برداشت نہ کر کے پہلے آتابک ازبک پہلوان اور بعد میں غیاث الدین سے پناہ چاہی اور ان دونوں نے شیراز کو ایسا تاخت و تاراج کیا کہ اس کی تباہی اور بربادی میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا۔ وہ امیرزادے اور نوجوان شہزادے جن سے سعدی کو محبت تھی تہ تیغ ہو گئے اور ان کے عالیشان عمارتیں ڈھادی گئیں تھیں۔ ہر شخص خسہ حال تھا کوئی کسی کا شریک و رشتہ نہیں بن سکتا تھا سب کے سب یکساں مصیبت میں گرفتار تھے۔ نہ باپ کو بیٹے کی خبر نہ بیٹے کو باپ کی خبر تھی۔ ہر شخص کو اپنی اپنی پڑی تھی۔ ان حالات سے سعدی کا دل وطن کی صحبت سے بھر گیا تھا اور وہ اس کی قابل رحم حالت دیکھ نہیں سکتے تھے۔ غرض ایک طرف تو واقعات مندرجہ بالا نے آپ کو مفہوم بنا دیا تھا دوسرے طرف اسی پُر آشوب زمانہ میں آپ کے والدہ مشفقہ بھی عالم بقا کو سدھاریں۔

ہر چند کہ حالات وقت ایسے برگشتہ تھے کہ آپ کو تعلیم کی طرف مطلق رجوع ہونے نہیں دیتے تاہم تحصیل علم کا شوق آپ کے دل میں موج زن تھا اور آپ کی دلی آرزو تھی کہ کسی طرح دنیا کے مختلف علوم اور زبان کو سیکھیں۔ اس شوق کی تکمیل کے لئے چند روز تک آپ غور کرتے رہے کہ شیراز سے نقل مقام کر کے کہاں جائیں اور کس طرح اپنی روپائیں۔ اگرچہ اس زمانہ میں یشمار مدرسے بلاد اسلام میں جایا کھلے ہوئے تھے جہاں دور دور سے طالب علم اگر تحصیل علم کیا کرتے تھے۔ ہرات، نیشاپور، افغانیاں، بھرہ اور بغداد میں خواجہ نظام الملک طوسی وزیر اب اسد کے بنائے ہوئے مدرسے آباد اور مہمور تھے ان کے سوا شام، عراق اور مصر وغیرہ میں بھی جایا مدرسے جاری تھے۔ لیکن سب سے زیادہ شہرت مدرسہ نظامیہ بغداد نے حاصل کی تھی جس کو خواجہ نظام الملک طوسی نے ۵۹۹ھ میں بنوایا تھا۔ اس وقت یہ مدرسہ اس قدر مشہور تھا کہ جہ علمایاں کے پڑھے ہوئے مشہور ہو جاتے تھے ان کے مستند اور ذی اعتبار ہونے میں کسی کو شبہ نہیں رہتا تھا۔ چونکہ سعدی کا ہومطن شیخ ابواسحاق شیرازی جس کا علم و فضل شہرہ آفاق تھا مدت تک اس مدرسہ کا متولی رہا اور اس سبب اہل شیراز کو اس مدرسہ سے ایک خاص نسبت اور لگاؤ بھی تھا اس لئے سعدی نے بھی مدرسہ نظامیہ بغداد میں تحصیل علم کرنے کا قطعی تصفیہ کر لیا۔

سعدی شیریں کلامی، ہر د لغزیری اور مروت پسندی نے اہل شیراز کے ہر طبقہ کے لوگوں کو کیا امر کیا فقرا کیا صوفی اس قدر گرویدہ کر لیا تھا کہ انہوں نے سعدی کو اپنے اس خیال سے باز رہنے پر بہت کچھ کوشش کی مگر سعدی بڑے قہر استقلال کے ساتھ یہ شعر پڑھتے ہوئے کہ۔

فارسی

ماحصل درازدو

دلم از صحبت شیراز بگرفت - میرادل شیراز کی صحبت سے تنگ آگیا اب  
وقت آنست کہ پریشی خبر از بغدادم - وہ وقت ہے کہ مجھ سے بغداد کا حال پوچھو  
گرچہ حب وطن خویش حدیث است معج - اے سعدی وطن کی محبت اگرچہ معج بات ہے  
نتوان مرد بہ سختی کہ من اینجا رادم - مگر اس ضرورت سے کہ میں یہاں پیدا ہوا ہوں  
سختی میں مرنا نہیں چاہتا ۔

اپنے دوستوں سے رخصت ہو کر ایک قافلہ کے ساتھ بغداد کو روانہ ہوئے۔ آپ کے  
ہمراہ صرف ایک قرآن شریف تھا جس کو مولانا شیخ مصطفیٰ الدین نے یہ وصیت کر کے دیا تھا  
کہ اسکو اپنے پاس سے جدا نہ کرنا اور چند کتابیں جن کو آپ عزیز رکھتے تھے۔ باقی  
کُل اپنا سامان بجز نقدی کے جو شاید آپ کے اخراجات سفر کے لئے بھی کفایتی تھی یا  
نہیں اپنے رشتہ داروں اور رفیقوں اور دوستوں میں تقسیم کر دیا اور منزلیں  
طے کرتے ہوئے چند دنوں کے بغداد کے قریب ایک سرزمین پر جو  
دریاے تیگرس کے مغربی کنارے و دین فرسنگ (۶ یا ۷ میل) کے فاصلہ پر  
واقع ہے اور دو کمرہ روز ایک کشتی پر سوار ہو کر بغداد پہنچے اور وہاں چند روز  
تک علامہ سلطان الدین احمد شیرازی کے یہاں رہے ۔

جس زمانہ میں آپ بغداد پہنچے ہیں اس وقت اس شہر کی رونق ویسی تھی جیسی کہ ہمارے  
کے وقت میں تھی اس وجہ سے کہ حکومت عباسیہ کی ناوکناہی سے اگلی تھی اور اس کا  
چراغ تیار ہوا تھا ہم شیراز کے مقابلہ میں اس کی حالت بہت اچھی تھی کیونکہ عباسیہ  
کا اخیر خلیفہ مستعصم باللہ سریر سلطنت پر متمکن تھا اور اس کی ظاہری شان و غموکت

ہارون اور ماموں کے عہد کو یاد دلاتی تھی اطراف کے عالم اکابر و اشراف اور ہر علم و فن کے ماہر اور اربابِ حرفت و صنعت مدینہ السلام بغداد میں جمع تھے تعلیم و تعلم کا سلسلہ جاری تھا اور تجارت کی بھی خوب گرم بازاری تھی۔ اگرچہ شیراز کے مشہور مشہور لوگوں سے سعدی کی جان پہچان تھی مگر ان کا زیادہ تعلق علامہ سلطان احمد شیرازی سے تھا جو کئی سال سے مدرسہ نظامیہ میں پڑھتے تھے۔

مدرسہ نظامیہ اس زمانہ میں ایک مشہور مدرسہ تھا اور اس کی عمارت بڑی عالیشان اور اس قدر وسیع تھی کہ اس کے ایک ایک ہال میں ہزار ہا طلباء بآسانی بیٹھ کر تعلیم پا سکتے تھے اور ہر آٹھویں یا دسویں روز تقریریں اور مباحثے ہوا کرتے تھے۔ آرائش عمارت و نقش و نگار طلائی قابل دید تھا۔ لاکھوں روپیہ کا سونا دروازوں پر پھیرا گیا تھا۔ فرش و فرش کا سامان کثرت سے تھا ہزاروں جلیل القدر عالم اور حکیم اس مدرسہ میں تعلیم پا کر نکلے تھے جن کے تصنیفات اب تک مسلمانوں میں موجود ہیں۔ اس وقت یہ مدرسہ اسقدر نامور تھا کہ جو علماء یہاں کے پڑھے ہوئے مشہور ہو جاتے تھے پھر ان کے مستند اور ذی اعتبار ہونے میں کسی کو شبہ نہیں رہتا تھا۔ امام ابو حامد غزالی۔ شیخ عراق عبدالقادر بہروری استلالایہ ابو حامد عماد الدین موصلی اور اور بڑے جلیل القدر عالموں نے اس مدرسہ میں تعلیم پائی تھی۔ غرض جس وقت سعدی اس مدرسہ میں داخل ہوئے ہیں اس وقت سات ہزار (۷۰۰۰) طلبہ اس مدرسہ میں تعلیم پاتے تھے وہاں کے مدرس بڑے لائق اور قابل شخص تھے اور ہر قسم کے علوم بڑی تمایلت اور عمدگی سے پڑھاتے تھے۔ مدرسہ کا ہر ایک طالب علم نسیب

اور شایستگی کے سانچہ میں ڈھلا ہوا تھا۔ ہر ایک جماعت کے لئے معلموں کے سوا ایک ایک اتالیق بھی مقرر تھا جو طلبہ کی چال چلن کی نگرانی کیا کرتا تھا۔ وہاں صرف علوم ہی کا سبق نہیں ہوتا تھا بلکہ تعطیل کے وقت تیر اندازی۔ بھالا ہلانا۔ تلوار چلانا۔ گھوڑے کی سواری وغیرہ فنون بھی سکھائے جاتے تھے غیر مالک کے طلبہ کو وظیفہ بھی دیا جاتا تھا۔ الحاصل چند روز تک علامہ سلطان احمد شیرازی کے یہاں رہنے کے بعد سعدی مدرسہ نظامیہ میں شریک ہوئے اور وہاں ایک وظیفہ بھی آپ کے لئے مقرر ہو گیا۔

اول اول سعدی نے یہاں علم تفسیر پڑھا اور امتحان سالانہ میں ان طلبہ سے جو ساہ سال سے تحصیل کر رہے تھے بہت اچھے رہے۔ اس کے بعد تین سال یا اس سے کم عرصہ میں دینیات سے فارغ ہو کر یورپ کے زبانوں کی تحصیل کی طرف رجوع ہوئے کیونکہ سعدی کو شوق تھا کہ ہر ملک کے طرز معاشرت اور تہذیب کا علم حاصل کریں۔ اس شوق کے پیروی میں آپ نے پہلے لاطینی زبان پڑھی جب وہ خوب اُگئی اور اس میں بے تحفہ گفتگو کرنے اور لکھنے پڑھنے لگے تو یونانی زبان کی طرف متوجہ ہوئے جو اس زمانہ میں کسی قدر وقعت کی نگاہ سے دیکھی جاتی تھی۔ اس زبان میں آپ کو اتنی قدرت حاصل ہو گئی تھی کہ ہومر کے نظم پر قیچی نوٹس لکھ دے پھر عبرانی پڑھی اور اس کو بھی پانی کر دیا۔ اس مدرسہ میں عددہ مختلف زبانوں کے فرکس (عیبات) اسٹڈنومی (ہیات) اسٹریجوی (ہجوم) فلسفہ منطق۔ ریاضی۔ علوم مروجہ بھی تحصیل کئے۔

منجملہ اور استادوں کے سعدی کے سب سے زیادہ مشہور اور نامور استاد

علامہ ابو الفرج عبدالرحمن ابن جوزی ملقب بہ جمال الدین تھے جو حدیث اور تفسیر میں اپنے وقت کے امام مانے جاتے تھے اور بیسٹار کتابوں کے مصنف تھے۔

سعدی کا قاعدہ تھا کہ وقت مقررہ تک مدرسہ میں تعلیم پاتے اور باقی ماندہ اوقات کو صوفیوں کے و عبد الگیز محبتوں میں بسر کرنے کیونکہ وہ جیسے علوم عقلی کے حاصل کرنے کے شائق تھے ویسے ہی وہ روحانی تعلیم حاصل کرنے اور روحانی قوتوں کے بڑھانے کا بھی بے حد شوق رکھتے تھے۔ اسی مقصد کے حاصل کرنے کے لئے آپ

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کے جو ۶۳۲ھ ۶۳۲ھ ہجری میں انتقال کے مرید ہوئے اور ان سے علم تقوف اور طریق معرفت و سلوک حاصل کئے۔

سعدی کو بچپن ہی سے سفر و سیاحت کا شوق تھا جب وہ سات یا دس سال کی عمر کے تھے اس کم عمری کے زمانہ میں ہی اپنے باپ عبداللہ کے ساتھ جبکہ وہ قافلہ حج کے شیخ مقرر کئے گئے تھے بیت اللہ شریف گئے۔ یہ پہلا سفر آپ کے لئے گویا سیاحت ہائے آئندہ کے لئے پیش خیمہ تھا۔ اس سفر میں وہ

خوشی خوشی لغاریاں مارتے ہوئے بعض بعض وقت پایادہ بھی اپنے باپ کی سواری کے اونٹ کی تکمیل پکڑ کر چلتے تھے۔ باوجود سفر سنی کے وہ نہ تو آفتاب

کی تازت کی شکایت زبان پر لاتے نہ کبھی اپنے وطن کو یاد کرتے۔ جب قافلہ منزل پر قیام کرتا تو وہ باوجود مسافت و دور دراز طے کرنے کے آفتابہ ہاتھیں

دیکر اپنے باپ کو وضو کراتے بعض بعض وقت شب بیداری میں بھی وہ اپنے باپ کا ہاتھ دیا کرتے۔ اتنے بڑے عظیم اور سنت سفر میں بھی آپ کی کوشش

ہمیت یہی ہے کہ کبھی کسکندی غالب نہ ہو اور تھکان یا سستی نہ معلوم ہو۔ جنگل کے



نا قابل برداشت گرم ہوا جو موسم گرما میں دو پہر کے وقت چلتی ہے ہونٹوں پر پڑیاں  
جمادیتی تھی لیکن شوق کے دہن میں وہ کبھی پست نہیں ہوتے تھے۔ اس سانس  
واپس ہونے کے چند روز بعد ہی سعدی کے والد عبداللہ مرض القلب سے  
انتقال کر گئے۔

دو سو سو و سترہ تھاجب سعدی شیراز سے نکل کر بغداد گئے۔

تیسرا سفر۔ بیت اللہ شریف کے حج کا تھاجوشیخ شہاب الدین نہروردی کے  
ساتھ کیا اس سے پیشتر سعدی نے کبھی بحری سفر نہیں کیا تھا بائیں بہہ اول ہی  
اول جوں ہی آپ نے ناو میں قدم رکھا آپ کو بحری ثروت تازہ ہواؤں کے جموں کے  
زیادہ فرحت حاصل ہوئی جب کبھی دریا کی موجوں سے صورت بچنے کی معلوم نہوتی تو آپ  
بڑے دیری کے ساتھ کام لیتے شکستہ خاطر نہوتے کیونکہ راہ میں دو بار آپ کو  
طوفان سے سابقہ پڑا تھا۔

حج سے فارغ ہو جانے کے بعد شیخ شہاب الدین نہروردی کا خیال بغداد واپس  
ہونے کا نہ تھا اس لئے سعدی اپنی روحانی مرشد سے اجازت لیکر مصر چلے گئے  
چونکہ وہاں اس وقت تک ملکی زبان عبرانی تھی۔ سعدی نے وہاں تقریباً دیرہ برس  
قیام کر کے یہودیوں سے عبرانی پڑھی اور اس زبان میں مہارت حاصل کر کے وہاں سے  
شام چلے گئے مگر وہاں لڑائی جھگڑے پھیل رہے تھے اس لئے وہاں کے  
خوفی نظاروں کو دیکھنا گوارا نہیں کیا۔ من بعد ایک عرصہ تک ایران۔ عرب۔ شام۔ دمشق

ایشیائے کوچک۔ بربر۔ اسپین۔ اٹلی۔ آرمینہ۔ ہندوستان (۱۲۲۵ھ تا ۱۲۳۵ھ)  
چین کی سیاحت کرتے رہے۔ یعنی آپ نے عرب کا ایک ایک گوشہ کو دیکھا والا

متمدد بار پاپیادہ چ کئے۔ آفریقہ کے معلوم حصص میں خوب پھرے اور وہاں کے دلچسپ حالات قلمبند کئے۔ پین کے ضلع ضلع میں گشت لگایا اور ان کی طرزِ حیات و ہودہ باش مالک اور شہروں کا نقشہ اپنے نفیم سفر نامہ میں نہایت عمدگی سے لکھا۔ جہاوی جنگی کو بھی آپ نے اپنے انکھوں سے دیکھا۔ یورپ کے ان حصوں کو بھی ملاحظہ کیا جو اُس وقت مہذب کہلاتے تھے۔ ہندوستان بھی وہ دوا یکبار آئے تھے آپ نے اپنی زندگی کا تقریباً ایک ثلث حصہ (۱۷۲۵ء سے ۱۷۵۵ء) تک اس جو سیاحت میں گزارا وہ کسی کی اعانت و امداد پر نہیں بلکہ ہمیشہ بے سہارا اور متوکل درویشوں کی طرح۔ ان سیاحتوں میں آپ کو بڑے بڑے صعوبتیں اٹھانی پڑیں بہت سے صحرائے قی و دوق پاپیادہ طے کئے اور وہ مصائب اٹھائے کہ ان کھنسنے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ برسوں قزاقوں کی غلامی کی اور مدتوں عیسائیوں کے جیلخانہ میں رہے۔

ایکبار آپ نے اہل دمشق سے ناراض ہو کر بیا بان قدس یعنی فلسطین کے جنگلوں میں رہنا اختیار کیا تھا اور آدمیوں سے مینا جٹنا چھوڑ دیا تھا۔ آخر وہاں کے عیسائیوں نے آپ کو پکڑ کر قید کر لیا اُس وقت مشرقی تریہ پولی میں شہر کے استو کام اور حفاظت کے لئے خندق تیار ہو رہی تھی اور یہودی اسیروں سے دجن کو یورپ کے عیسائی بلگیر یا اور ہنگیری وغیرہ سے گرفتار کر کے ساتھ لائے تھے (مزدوری کا کام لیا جاتا تھا۔ شیخ کو بھی یہودیوں کے ساتھ خندق کے کام پر لگایا گیا مدت کے بعد قلب کا ایک مسدز آدمی جو شیخ کا واقف کار تھا اُس طرف سے گذرا اور شیخ کو پہچان کر اُس نے پوچھا کہ یہ کیا حالت ہے۔ شیخ نے کچھ ورد انگیز

اشعار پڑھے اور یہ کہا کہ خدا کی قدرت ہے جو شیخ یگانوں سے کوسوں جاگتا تھا وہ آج بیگانوں کے پنجہ میں گرفتار ہے۔ رئیس صلب کو اُن کے حال پر رحم آیا اور دس دینار دیکر شیخ کو قید فرنگ سے چھوڑا اور اپنے ساتھ صلب میں لے گیا اس کی ایک بیٹی ناکذبتھی شیخ کا نکاح سودینا رہبر مقرر کر کے اس کے ساتھ کر دیا۔ کچھ مدت وہاں گذری مگر بیوی کی بد مزاجی اور زباں درازی سے شیخ کا دم ناک میں اُگیا ایک بار اس نے شیخ کو یہ طعنہ دیا کہ کیا آپ وہی نہیں ہیں جن کو میرے باپ نے دس دینار دیکر خریدا ہے شیخ نے کہا۔ ہاں بیشک میں وہی ہوں۔ دس دینار دیکر مجھے خریدا اور سودینار پر آپ کے ہاتھ بیجا۔ شیخ نے سعد زنگی کے دو چھٹی صدی کے آخر میں تحت نشیں اور ۲۲۷ھ ہجری میں فوت ہوا، ابتدائی حکومت میں تحصیل علم کے لئے ترک وطن اختیار کیا تھا اس وقت آپ نے شیرازی کی حالت نہایت ابر و خراب دیکھی تھی یعنی آنا بک ازبک پہلوان اور سلطان غیاث الدین کے حملے اور شہر کا ناخوش و تاراج ہونا اپنے آنکھ سے دیکھ لیا تھا مگر جب سعد زنگی کا بیٹا قلعہ خاں ابو بکر (۱۲۲۷ھ - ۱۲۳۳ھ) اپنے باپ کی جگہ تخت سلطنت پر متمکن ہوا اور اس نے فارس کے جود و سوبہ سے مؤثر واقعات و حوادث تھا چند روز میں سرد سبز و شاداب کر دیا اور اس کے خوبیوں اور نیکیا میوں کا شہرہ دور و نزدیک برابر ہوا اور وطن کا بھی اشتیاق مد سے گذر گیا اور وطن میں قرار واقعی امن ہو گیا تب سعدی (جو بہت ضعیف ہو چکے تھے یعنی جن کی عمر ستر سال کی ہو چکی تھی) شام سے عراق اور بحرم ہوتے ہوئے اور اصفہان شہر قے ہوئے شیرازیں (۱۲۵۵ھ - ۱۲۵۳ھ) واپس

مگر ابو بکر کے دربار میں بہت کم جاتے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ شیخ میں علم و فضل  
شاعری۔ لطیف گوئی و بذلہ سبھی فقر و درویشی وغیرہ کے اکثر صفات ایسے جمع تھے  
کہ اُن کے سبب سے انکا مرجع خلایق بننا ایک فروری امر تھا۔ قطع نظر اسکے  
شیخ کا اصلی مقصد ہمیشہ سے یہ ہوا کرتا تھا کہ بادشاہوں اور عالموں کے چال چلن  
پر خوردہ گری کریں۔ ریاکار فقروں اور جاہل درویشوں کی قلعی کھولیں اور اسی طرح  
اور بہت سے مفید خیالات اپنے نظم و نثر میں ظاہر کریں اور ابو بکر اہل علم کے  
مرجع خلایق بننے سے ہمیشہ خائف رہتا تھا۔ البتہ سعد بن ابوبکر کو سعدی سے ارادت  
و عقیدت تھی جس کے نام گلستان لکھی گئی اور جس کا نہایت دردناک مثنیہ شیخ  
کلیات میں موجود ہے شیخ کا تمام کلام نظم۔ نثر۔ فارسی اور عربی جو اسی وقت  
متداول ہے اور جس کو شیخ علی ابن احمد ابن ابی بکر نے ( ۶۳۲ھ - ۶۳۴ھ / ۱۲۳۴ء - ۱۲۳۶ء )  
شیخ کے وفات سے بیالیس برس بعد۔ علی الترتیب جمع کیا ہے حبث فعل  
ذیل ہے۔

( ۱ ) نثر میں چند مختصر رسالے جن میں سلوک اور تقویٰ کے مضامین اور نثرانوں  
وغیرہ کے حکایتیں اور ملوک و حکام کے لئے نصیحتیں لکھی ہیں۔

( ۲ ) گلستان جو ۶۳۴ھ میں تصنیف ہوئی۔

( ۳ ) بوستان جو ۶۳۵ھ میں تصنیف ہوئی۔

( ۴ ) پند نامہ ( جس کو عرف عام میں گریا کہتے ہیں )

( ۵ ) قصائد فارسی جن میں مرثیے۔ ملاحات۔ مثنیات اور ترجیعات بھی شامل ہیں۔

( ۶ ) مقائد عربیہ۔

( ۷ ) غزلیات کا پہلا دیوان موسوم بہ غلیات ۔

( ۸ ) ۔ دوسرا دیوان موسوم بہ بدائع ۔

( ۹ ) ۔ تیسرا دیوان موسوم بہ خواتیم ۔

( ۱۰ ) غزلیات قدیم جو غالباً عنوان شباب کے لکھے ہوئے ہیں ۔

( ۱۱ ) مجموعہ موسوم بہ صاحبہ جس میں شیخ نے قطعات مثنویات رباعیات اور مفردات کو خواجہ شمس الدین صاحب دیوان کے فرمایش سے ایک جگہ جمع کر دیا ہے ۔

( ۱۲ ) مطالبات و ہزلیات ۔

مگر یہ کہنا کہ شیخ کے تصنیفات اس سے بڑھ کر نہیں ہیں محض لاعلمی ہے اور وہ جس سے کہ تصنیفات ذیل بھی شیخ ہی کے مستفہ ہیں ۔

( ۱۳ ) تاریخ شمس الدین حکومت سلاطین عباسیہ ۔ یہ کتاب آٹھ جلدوں میں ہے اور اس میں اول سے آخر تک ان کا تفصیلی حال خوب شرح و بسط سے لکھا گیا ہے اور ہاروں اور ناموں کے سلطنت و انتظامی معاملات اور ان کے علم و فضل کی کیفیت اس میں بہت وضاحت کے ساتھ درج ہے اس تاریخ کا ترجمہ ۱۲۸۱ھ میں بزبان لاطینی پہلے دیوڈ ہولی نے کیا تھا اس کے بعد ایڈن نے بمقام پریس ۱۷۸۱ھ میں ترجمہ کیا بعد ازاں اور بھی زبانوں میں اس کے ترجمے ہوئے ۔

( ۱۴ ) حالات جزائر افریقہ جس کے چار جلد ہیں ۔

( ۱۵ ) ایک نوجواب کتاب ان ہیاتی مشاہدات پر ہے جو شیخ نے ہندوستان میں

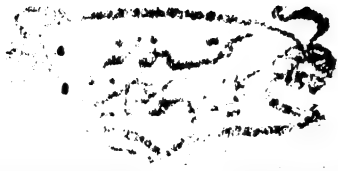
کے تھے۔

(۴) رسائل تصوف جو شیخ نے اپنے باپ کے پیر شیخ مصلح الدین کی یادگار میں تحریر کئے تھے اس کا بھی ترجمہ مختلف زبانوں میں ہوا ہے۔

بیان کیا گیا ہے کہ شیخ کے تصنیفات کی تعداد دیر (۱۵۰) سے بڑھی ہوئی تھی ان میں بہت سے مناقح گئیں اور اکثر ان کو بعض کم بضاعت لوگوں نے اپنے نام کے شہرت دیدی کلیات میں جو کتاب کہ ہزلیات کے نام سے شریک ہے اس کا نام و نشان تک پہلے شیخ کے تصنیفات میں نہ تھا نور جہاں نے اس کو شیخ کے تصنیفات میں شریک کرادیا۔ علی نقی اور علی حیدر یہ دو شخص اس کام میں شریک تھے ان کے اور نیز ایک اور بڑی جماعت کے کوشش اور مشورہ سے یہ ہزلیات بنائے گئے تھے اور بہ مرف ز رخطیر اس کی نقل کرائی گئی اور مختلف ممالک میں تقسیم کئے گئے۔ ملا حمید الدین سیالکوٹی جو لاہور میں عالمگیر کے بیٹے بہادر شاہ کا معتد مانگی تھا اس نے نور جہاں کے ان خطوں کی نقیض بڑے حکمت سے حاصل کیا جو اس واقعہ کے متعلق تھے جو مضمون ان خطوں میں لکھا تھا موجب ذیل ہے۔

”میں چند باتوں میں مشورہ کرنا چاہتی ہوں اور میری غرض یہ ہے کہ سستی علم باحو دراصل خارجی بین اپنی عظمت کا ہمارے علماء کے نسبت زیادہ ڈھکا بجایا ہے خصوصاً شیخ سعدی اور حافظ نے اپنی نود و فاضلی پیدا کر لی ہے میں چاہتی ہوں کہ ان کے نام کے ساتھ کچھ ایسا کلنگ کاٹیکا لگے کہ دنیا میں ہمیشہ ان کے نام پر گایاں پڑتے رہیں۔“

شیخ کے تصنیفات میں گلستاں اور بوستاں کو ان کے کلام کا خلاصہ اور لب لباب



مانا گیا ہے اس لئے ان دونوں کتابوں میں جو جو خوبیاں ہیں وہ ذیل میں بیان کی جاتی ہیں۔  
 شیخ کے زمانہ تک فارسی نثر لکھنے کی کوئی عام شاہ راہ مقرر نہیں ہوئی تھی۔ اکثر  
 سیدھی سادی عبارت روزمرہ اور بول چال کے موافق لکھی جاتی تھی یا اہل علم  
 کسی قدر خواص کے روزمرہ میں تحریر کرتے تھے مگر شاعرانہ شوخی اور جاد و پیدا  
 کرنا اور اس کے فقروں میں ایک خاص قسم کے وزن اور قول کا لحاظ  
 رکھنا جاری نہیں ہوا تھا۔ خصوصاً کوئی اخلاقی کتاب عمدہ نثر میں شیخ کے زمانہ تک  
 ایسی نہیں لکھی گئی تھی جس میں اخلاق کا بیان واقعات نفس الامری کے ضمن میں کیا گیا  
 اس قسم کے طرز تحریر نثر کا موجد شیخ ہی ہو گذرے ہیں اور انہی پر اس کا  
 خاتمہ بھی ہو گیا۔ ظاہر کوئی کتاب فارسی زبان میں گلستاں اور بوستاں سے  
 زیادہ مقبول و مطلوب خاص و عام نہیں ہوئی۔ ایران۔ ترکستان۔ تاتار۔ افغانستان  
 اور ہندوستان میں ان دونوں کتابوں کی تعلیم ساڑھے چھ سو برس سے برابر  
 جاری ہے۔ بچپن میں ان کی تعلیم شروع ہوتی ہے اور بڑھاپے تک مطالعہ کا  
 شوق رہتا ہے۔ لاکھوں استادوں نے انہیں پڑھایا اور کڑوڑوں شاگردوں  
 نے انہیں پڑھا۔ ان کے بینماں نسخے خوشنویسوں کے قلم سے لکھے گئے  
 اور بے انتہا ایڈیشن ہوئے اور پتھر پر چھاپے گئے۔ مشائخ اہل علم نے  
 ان کی عزت کی۔ بادشاہوں نے ان کو سلطنت کا دستور العمل بنایا۔ منشیوں  
 اور شاعروں نے ان کی فصاحت کے آگے سر جھکایا اور ان کی سچ سے عاجز  
 رہنے کا اقرار کیا۔ ان کا نام جس طرح ایشیا میں مشہور رہا اسی طرح یورپ  
 میں عزت سے یاد کیا جاتا ہے۔

اگرچہ یہ دونوں کتابیں حسن قبول - فصاحت - بلاغت - تہذیب اخلاق - پند و نصیحت اور اور اکثر خوبیوں کے لحاظ سے باہم گراہی مشابہت رکھتے ہیں کہ ایک کو دوسرے پر ترجیح دینی مشکل ہے لیکن اگر بعض وجوہ سے گلستاں کو بوستاں پر ترجیح دیا جائے تو کچھ یہاں نہیں ہے کیونکہ فارسی نثر میں ظاہر کوئی کتاب شیخ سے پہلے اور ان کے بعد ایسی نہیں لکھی گئی جو گلستاں کے برابر مقبول ہوئی ہو جس کی بنیاد محض اخلاقی پند و موعظت پر رکھی گئی ہے۔

گلستاں کے ابواب کی عمدہ ترتیب - اس کے فقرہوں کی جربستگی - اس کے الفاظ کی مستحکمگی - اس کے استعارات کی خرافات - اس کے تشبیحات و تشبیہات کی طرفگی - اور پھر باوجود ان تمام باتوں کے عبارت میں نہایت سادگی اور صفائی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ شیخ نے اپنی عمر عزیز کا ایک معتد بہ حصہ اس کے تصنیف میں صرف کیا تھا اور اس کی تنقیح و تہذیب میں اپنے سلیقہ اور فکر سے پورا پورا کام لیا اس لئے جس سلیقہ اس کی ترتیب شیخ نے کی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انکو اس کام میں بہت دقت اٹھانی پڑی ہوگی - اس میں آپ نے زیادہ تر وہ واقعات لکھے ہیں جو خود ان پر گزرے ہیں یا ان کے سامنے پیش آئے ہیں اور ہر ایک بات کی تکمیل کے لئے کسی قدر حکایتیں ایسے بھی لکھی ہیں جو کسی سے سنیں یا کتابوں میں پڑیں مثلاً ملاحظہ ہوں گلستاں کے ابواب و حکایات ذیل -

(۱) سنے ہوئے واقعات - باب اول حکایت ۱ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ باب دوم حکایت

۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ باب چہارم حکایت ۷ باب ششم حکایت ۸ باب ہفتم حکایت ۹ -

(۲) دیکھے ہوئے واقعات - باب اول حکایت ۵ باب دوم حکایت ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷



حکایت ۱۶ و ۲۱ و ۲۵ باب پنجم حکایت ۳ و ۹ و ۱۶ و ۱۸ باب ہفتم حکایت ۴ و ۸ و ۱۸۔  
 ( ۳ ) ذات پر گزرے ہوئے واقعات۔ باب اول حکایت ۱۰ و ۱۲ و ۱۴ و ۱۸ و ۲۵  
 باب دوم حکایت ۵ و ۷ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۶ و ۱۹ و ۲۳ و ۲۵ و ۲۶ و ۳۰ و ۳۳ و ۳۴ باب سوم  
 حکایت ۱۸ باب چہارم حکایت ۱ و ۹ و ۱۱ باب پنجم حکایت ۶ و ۸ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۵ و  
 ۱۷ و ۱۸ باب ششم حکایت ۱ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴۔  
 اس تمام مجموعہ کو مصنف نے (۸) باب پر تقسیم کیا ہے اور ہر ایک باب میں اس کے  
 مناسب حکایتیں درج کی ہیں ملاحظہ ہو و برصہ کتاب بریکہ دیباچہ و فائزہ و ہشت باب و ربط و تعلق  
 حکایات متعلق ہر باب جو اس کتاب کے دیباچہ کے بعد لکھی گئی ہے۔  
 ظاہر علم افلاک کی کوئی فرع ایسی نہیں ہے جو بقدر ضرورت ان میں بیان نہ کی گئی ہو۔ اس  
 ترتیب کی قدر اس وقت معلوم ہو سکتی ہے کہ اصل حکایتوں کو نامرتب کر کے ہر ایک  
 حکایت سے جو نتیجہ استخراج کئے گئے ہیں وہ ان میں درج نہ کئے جائیں اور پھر  
 تمام مجموعہ حکایات کو جُدا جُدا بابوں پر تقسیم کر دیا جائے اور پوچھا جائے کہ وہ حکایت  
 کون سے باب سے علاقہ رکھتی ہے اور یہ کون سے باب سے۔  
 گلستان کا ترجمہ اس وقت تک جن زبانوں میں ہوا ہے ان کی تفصیل ذیل میں درج  
 کی جاتی ہے۔

نام زبان جس میں ترجمہ ہوا	نام مترجم	مقام جہاں ترجمہ ہوا	کیفیت
لاطینی	جینیٹس	اسٹروٹم	اصل کتاب معہ حواشی کا ترجمہ
عربی	فضل اللہ بن عبداللہ شیرازی	.	صرف دو ہی قطعوں کا ترجمہ

نظم کا نظم نشر کا نشر میں ترجمہ	.	مصر	جبریل	عربی
.	.	.	رشاد بادشاہ	ترکی
.	۶۱۶۳۳	پیرس	برادری سلطان مفتی محمد علی	فرنگ
.	۶۱۷۸۹	.	گادین	..
.	۶۱۸۳۳	.	سیمالیت	..
.	۶۱۸۵۸	.	ڈیفیری	..
معہ نقادیر	۶۱۶۵۳	سینزوک	اولی ابیس	جرمن
.	۶۱۸۶۳	.	گراف	..
.	۶۱۶۵۳	اسٹروٹ	.	دع
.	۶۱۸۰۸	لنڈن	گلکینڈون	انگریزی
.	۶۱۸۳۲	..	جیمس راس	..
نظم کا نظم نشر کا نشر میں	۶۱۸۵۲	ہرٹ فورڈ	ایشوک	..
.	۶۱۸۷۳	.	پلاٹس	..
.	۶۱۸۰۷	کلکتہ	جس ڈیوین	..
..	ہندوستان	ہندوستان	میر شیر علی	اردو
موسوم پرپٹ باٹیکا	۱۸۸۸	دہلی	پنڈت مہرجی	بہاشا
..	۶۱۸۹۱	یہی	تاہو رادھیش	مرہٹی

بنگالی اور گجراتی میں بھی اس کا ترجمہ ہونا سنا گیا ہے۔

شیخ علی خانقاہ جو ایک پہاڑ کے نیچے گوشہ شمال و جنوب میں شہر سے ملایا ہوا ہے

وہ خواجہ شمس الدین صاحب دیوان کے روپہ سے سعدی کی زندگی ہی میں بنی جس کے لئے صاحب دیوان موصوف نے پچاس ہزار دینار شیخ کو بہت ہی مہنت و ساجت کے ساتھ راضی کر کے دئے تھے۔ آخر عمر تک شیخ وہیں عزت نشیں رہے۔ جب سے کہ شیخ نے سفر ترک کر کے شیراز میں اقامت اختیار کی ان کے تمام اخراجات اور خاناہ کے معارف کے تکفل شمس الدین اور خواجہ علاء الدین شیخ کو دے بیٹیاں ہونا ان کے تعینات سے ظاہر ہوتا ہے ایک وہ جو صلب کے امیر کی ٹنگی تھی جس کا ذکر اوپر ہو چکا دگلستانِ بابِ حکایت ۳۰۔ دوسری وہ جس کے بطن سے ایک لڑکا تاجس کے مرنے کا رجب سعدی نے بوستان کے بابِ حکایت ۵۰ میں کیا ہے۔

شیخ کی وفات شیراز میں واقع ہوئی جبکہ اتابکان فارس کے خاندان کا خاتمہ ہو چکا تھا اور ولایت فارس خانان تاتار کے حکومت میں آگئی تھی۔ آپ کے وفات کی تاریخ کسی شاعر نے اس طرح کہی ہے۔  
دربارِ معارف شیخ سعدیؒ کہ در دریا ئے معنی بود عوّا ص - مرثیہ شوال روزِ جمو ر خوشی - بدان دنگاہِ رفتِ زند و <sup>حق</sup> <sup>اصل</sup>  
یکے پر سید سالِ فوتِ گفتم - ز خا صان بود ازاں تا یومِ شہد قاص -

شیخ کا زمانہ مقام و کشا سے ایک میل جانب شرقِ پہاڑ کے نیچے واقع ہے۔ عمارت اس کی بہت بڑی اور مربع ہے اور قبر گیندنی ہوئی ہے جس کا طول چھ فٹ اور عرض اڑھائی فٹ ہے قبر کے تمام ضلعوں پر کچھ عبارت قدیم فرغ خط میں کندہ ہے جس میں شیخ کا داران کے تعینات کا محل درج ہے قبر ایک سیاہ رنگ کے چونی قبر پوش سے جس پر سنہری کام ہے ڈھکی رہتی ہے اور اسپر شیخ ہی کا ایک شعر خطِ تعلیق میں لکھا ہوا ہے۔

کریم خان زند نے اپنی حکومت میں شیراز کے قریب ایک احاطہ بنوایا ہے جو ہفتن کے نام سے مشہور ہے۔ اس احاطہ کے دروازہ پر شیخ سعدی اور حافظ کے شبیں نصف قد کے لگی ہوئی ہیں۔ پستان کنار کھنے جو بوستان کا انگریزی ترجمہ کیا ہے اس میں شیخ کے اس تصویر کا فوٹو لگایا ہے۔ شیخ کے شبیں میں ایک کٹھول ان کے ہاتھ میں ہے اور تیران کے کندھے پر ہے جو کہ اس ملک کے سفر کرنے والوں کی خاصی علامت ہے۔



## مختصر سوانح عمری حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ

شیخ سعدی علیہ الرحمہ کے بزرگوں کا ابتدائی مسکن مکہ معظمہ تھا اس لئے اُن کا خاندان ملکی کہلاتا ہے جب فتوحات عرب کا سیلاب دیگر ممالک کے جانب پہنچا اس وقت شیخ کے بزرگ بھی شیراز میں پہنچے اور وہاں ایسے بس گئے کہ اسی کو اپنا وطن موقوفہ قرار دیا اور اسی وجہ سے شیخ شیرازی مشہور ہیں ۔

آپ کے بزرگوں کا پیشہ سپاہیانہ تھا اور ان کو جنگی معاملات میں بڑی دلپسندی تھی جب تک کہ اُن کی توجہ ملکی معاملات کی طرف رہی اُن کا متول بہت اچھا رہا اور کل ایران کی تعظیم و عزت کیا کرتا تھا ایران کے پُر فضا مناظر اور وہاں کے خوشگوار آب و ہوا اور فرحت افزا مقامات نے اُن پر ایسا کچھ اثر کیا کہ وہ فرائض اور اُسے خدمات فوجی کے متحمل نہ رہ سکے اور مشائخ بن گئے ۔

آپ کے دادا کا نام شرف الدین تھا جو دین کے حامی اور بڑے متقی شخص اور صوفیانہ طریقہ رکھتے تھے ۔

والد کا نام عبداللہ تھا اور وہ ایک ولی صفت آدمی تھے ۔ ان کا طرز معاشرت بالکل تارک الدنیا گروہ سے ملتا تھا ۔ ان کو موسیقی میں خوب مہارت تھی ۔ خوش گلو اور ماہر فن تھے ۔ حال و قال کے مجلسوں میں شریک ہو کر روحانی لذتیں حاصل کیا کرتے اور ہمیشہ عبادت الہی میں مشغول اور جموع کے روز و عظیم بیان کیا کرتے تھے ۔ اُن کی وعظ و نوحی کا طریقہ ایسا با اثر تھا کہ سامعین اُن کے نصیحت آمیز کلام کو سن کر سر دھنستے تھے ۔ اُن میں تعصب بالکل نہ تھا ۔ سعد اُن کا بہت ادب کرتا تھا اور کچھ وظیفہ بھی اپنے

حبیب خاص سے مقرر کر دیا تھا تاکہ اُن کا کنبہ فارسۂ ابالی سے اپنی زندگی بسر کرے اور وہ خود بھی کبھی کبھی عبد اللہ سے ملا کرتا تھا۔

عبد اللہ کی رسائی دربار فارس تک تھی اور وہاں اُن کی بڑی توقیر ہوا کرتی تھی مظفر الدین کلک بن زنگی بعض بعض ملکی معاملات میں اُن سے رائے لیا کرتا تھا اور وہ بہت ہی صاحب اور کارگر ہوتی تھی ہر چند بادشاہ چاہتا تھا کہ ان کو اپنا مشیر سلطنت بنائے اور خلعت وزارت عطا کرے مگر وہ معاملات سلطنت میں پڑنا اچھا نہیں سمجھتے تھے۔

شیخ کی والدہ (یعنی عبد اللہ کے بی بی) کا نام فاطمہ تھا جو ایران کے ایک رئیس کی بیٹی تھی اگرچہ عبد اللہ کو لڑکیاں تھیں مگر اُن کی آرزو ایک ایسے نوہال بچے کے لئے تھی جو اُن کے خاندان کے نام کو دنیا سے مٹنے نہ دے اور صفہ رستی پر قائم رکھے۔

سعدی علیہ الرحمہ کی ولادت ۷۸۵ھ ہجری شیراز کے ایک قصبہ میں ہوئی جس کو اُس زمانہ میں طوس کہتے تھے۔ یہ قصبہ شیراز سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر واقع تھا۔ اہل قوت شیراز کا فرماں روا تاجک مظفر الدین کلک بن زنگی تھا۔ سعدی کی ولادت سے عبد اللہ کو جو غیر معمولی خوشی ہوئی وہ کہی نہیں جاسکتی کیونکہ ایک زمانہ دراز کے بعد نخل امید باور ہوا تھا۔ آپ کا نام شرف الدین آپ کے دادا کے نام پر رکھا گیا اس عقیدہ سے کہ دادا کی برکت اس نوہال بچے میں آجائے۔

آپ کی پرورش آپ کی بایاقت والدہ نے اعلیٰ درجہ کے مہذب طریقہ پر کی۔ اپنے معصوم مگر ذہین و ہونہار بچہ کے طفلانہ سوالات کا جواب وہ اس عمدگی سے دیتی تھی کہ بچپن ہی میں کہ ابھی مکتب میں تعلیم پانے کے لئے بستہ بھی بغل میں نہیں سنبھالا تھا بہت سے ضروری باتیں آپ کو اگئیں تھیں۔ یہ جتنی باتیں تھیں وہ عموماً مذہبی یا کسی قدر

بزرگوں کے کارنامے تھے۔

آپ کے ابتدائی معلم با تالیق آپ کے والد عبداللہ تھے جو اپنے نعت جگر کے عادات اطوار اور اخلاق اور گفتار کی بہت سخت نگرانی کرتے تھے اور عیدین وغیرہ میں اور حال و قال کے مجلسوں اور مشایخوں کی صحبت میں لیجایا کرتے تھے۔

جب آپ کا سہن چہ یاسات سال کا ہوا عبداللہ نے آپ کو شیخ مصلح الدین سے شرف کرایا جو دینی اور دنیوی علوم میں علما کے سر تاج۔ صوفی منش۔ حافظ بیشیخ زمان اور مفتی اول۔ عالم باعمل اور فاضل اکمل تھے کیونکہ خود عبداللہ نے بھی پہلی بیعت انہیں کے ہاتھ پر کی تھی شیخ مصلح الدین۔ سعدی کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ اپنے گود میں بٹھالیا اور دعا دی کہ جیسی صورت ظاہری اچھی ہے صورت باطنی بھی جمیل اور حسین ہو۔ سعدی نے قرآن شریف۔ مصلح الدین سے پڑھا تھا اور حفظ بھی انہیں نے کرایا تھا جس وقت سعدی کی عمر گیارہ سال کی ہوئی اس وقت مصلح الدین کا انتقال ہو گیا اور سعدی کا لقب مصلح الدین انہیں بزرگ کے نام پر رکھا گیا۔ سعدی کے والد عبداللہ بھی اسی زمانہ میں بیمار مرض القلب رحلت کر گئے عبداللہ کے انتقال کے بعد سعدی چندے اپنی والدہ کے سایہ شفقت میں رہے۔ پندرہ سال کی عمر کو پہنچنے تک سعدی کو جن چیزوں میں دست گاہ حاصل ہوئی وہ صرف یہ تھے۔

(الف) شیخ مصلح الدین سے قرآن شریف پڑھ چکے تھے اور اس کو عام مجمع میں آزادانہ طور پر بہت ہی خوش الحانی کے ساتھ اور دروانگیر لہجہ میں پڑھتے تھے۔  
(ب) اپنے والد سے کچھ عربی کی صرف و نحو سیکھ لی تھی اور موسیقی کی بھی تعلیم پائی تھی۔

( ج ) حدیث اور فقہ اور تفسیر میں مہارت پیدا کر لی تھی اور مذہب کے فردری  
سائل سے بھی واقف ہو گئے تھے۔

( ۱۷ ) گفتگو میں منانت و بنجیدگی و عافرجوابی کا مادہ پیدا ہو گیا تھا۔

مگر کسی علم دینی و دنیوی میں کمال حاصل نہیں ہوا تھا۔ چونکہ قاعدہ ہے کہ بزرگوں اور  
کالموں کے دیکھنے یا ان کی شہرت اور ذکر خیر سنانے سے ہونہار لڑکوں کے  
دل میں خود بخود ان کی ریس اور پیروی کرنے کا خیال پیدا ہوتا ہے اس لئے سعدی کو  
تحصیل علم کا شوق دامن گیر ہوا اور اپنی زندگی کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کا  
خیال کرنے لگے۔

سب سے پہلے آپ جس مدرسہ میں داخل ہوئے وہ شیراز کا مدرسہ عصفیہ تھا  
جس کو عصفہ الدولہ دیلمی نے قائم کیا تھا۔ اس مدرسہ میں اول اول آپ کا استاد  
سید ضلی قاری تھا جو ایک اچھا نحوی اور صرفی اور علم ادب میں بھی طاق تھا مگر اس میں  
سعدی نے دو عیب پائے۔ ایک تو یہ کہ وہ اپنی ہلکاتی ہوئی زبان سے طلباء کو  
مطالب مفہون صاف نہیں سمجھا جاسکتا تھا۔ دوسرے یہ کہ وہ اپنے آپ کو  
بڑا عالم اور ایک زمانہ کو جاہل جانتا۔ چند روز تک سعدی نے اس سے عربی  
پڑھی لیکن عیوب مرقومہ بالا کے باعث اس سے متنفر ہو کر وہاں سے علیحدگی  
اختیار کی۔

اس مدرسہ میں آپ نے تعلیم تو کسی قسم کی نہیں پائی لیکن شاعرانہ بن گئے  
اس وجہ سے کہ مدرسہ عصفیہ میں شعر و شاعری کا چرچا بہت تھا اور وہاں کا ہر  
طالب علم کچھ نہ کچھ شوق شاعری کا فرور رکھتا تھا۔ جو اشعار آپ نے اول اول



اس مدرسہ میں کہے وہ محد میں تھے۔ چونکہ شیخ نے سعد زنگی کے عہد میں شعر کہنا شروع کیا تھا اس لئے آپ نے اپنا تخلص سعدی قرار دیا۔

ایک اور بڑی وجہ مدرسہ عقیدہ کو چھوڑنے پر مجبور ہونے کی یہ بھی تھی کہ اُس وقت وہاں ابتری اور تفرابی بہت پہلی ہوئی تھی۔ اہل شیراز کو دم بھر کے لئے اطمینان نہ تھا۔ مدرسہ عقیدہ کا انتظام ملاؤں کے ہاتھ میں دئے جانے سے ان لوگوں نے فلسفہ مسائیس اور تمام روشن علوم کی تعلیم کو یک نیت موقوف کر دیا تھا اور جو لوگ کہ ان کے سرپرست تھے مثلاً احمدی یا شندہ اندلس پر وفیہ طبقات وغیرہ ان کو یا تو زہر ویکر مار ڈالا یا قید کر دیا، اور خوب دھوم دھام سے کفر کے فتوے شائع کئے غرض اس گروہ نے وہ وہ مظالم و جور برپا کئے تھے کہ کہا نہیں جاسکتا۔ حکومت کی کمزوری کے باعث شیراز کی رعایا ملاؤں کی زیادتیوں کو برداشت نہ کر کے پہلے اتابک ازبک پہلوان اور بعد میں غیاث الدین سے پناہ چاہی اور ان دونوں نے شیراز کو ایسا تاخت و تاراج کیا کہ اُس کی تباہی اور بربادی میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا۔ وہ امیر زادے اور نوجوان شہزادے جن سے سعدی کو محبت تھی تہ تیغ ہو گئے اور ان کے عالیشان عمارتیں ڈھادی گئیں تھیں۔ ہر شخص خسہ حال تھا کوئی کسی کا شریک درد نہیں بن سکتا تھا سب کے سب یکساں مصیبت میں گرفتار تھے۔ نہ باپ کو بیٹے کی خبر نہ بیٹے کو باپ کی خبر تھی۔ ہر شخص کو اپنی اپنی پڑی تھی۔ ان حالات سے سعدی کا دل وطن کی صحبت سے بھر گیا تھا اور وہ اُس کی قابل رحم حالت دیکھ نہیں سکتے تھے۔ غرض ایک طرف تو وہاں مندرجہ بالا نے آپ کو مغموم بنا دیا تھا دوسرے طرف اُسی چہر آشوب زمانہ میں آپ کے والدہ مشفقہ بھی عالم بقا کو سدھارین۔

ہر فیصلہ کمالیات و وقت ایسے برگشتہ تھے کہ آپ کو تعلیم کی طرف مطلق رجوع ہونے نہیں دیتے۔  
 تاہم تحصیل علم کا شوق آپ کے دل میں موج زن تھا اور آپ کی دلی آرزو تھی کہ کسی طرح  
 دنیا کے مختلف علوم اور زبان کو سیکھیں۔ اس شوق کی تکمیل کے لئے چند روز تک  
 آپ غور کرتے رہے کہ شیراز سے نقل مقام کر کے کہاں جائیں اور کس طرح اپنی مراد پائیں۔  
 اگرچہ اس زمانہ میں میٹھا مدرسے بلاد اسلام میں جا بجا کھلے ہوئے تھے جہاں دور  
 دور سے طالب علم اگر تحصیل علم کیا کرتے تھے۔ ہرات، نیشاپور، اصفہان، بصرہ اور  
 بغداد میں خواجہ نظام الملک طوسی وزیر اب اسد کے بنائے ہوئے مدرسے  
 آباد اور معمور تھے ان کے سوا شام، عراق اور مصر وغیرہ میں بھی جا بجا مدرسے جاری  
 تھے۔ لیکن سب سے زیادہ شہرت مدرسہ نظامیہ بغداد نے حاصل کی تھی جس کو  
 خواجہ نظام الملک طوسی نے ۵۹۹ھ میں بنوایا تھا۔ اس وقت یہ مدرسہ اس قدر مشہور تھا  
 کہ جو علمایاں کے پڑھے ہوئے مشہور ہو جاتے تھے ان کے مستند اور ذی اعتبار  
 ہونے میں کسی کو شبہ نہیں رہتا تھا۔ چونکہ سعدی کا ہوموطن شیخ ابواسحاق شیرازی  
 جس کا علم و فضل شہرہ آفاق تھا مدت تک اس مدرسہ کا متولی رہا اور اس سبب سے  
 اہل شیراز کو اس مدرسہ سے ایک خاص نسبت اور لگاؤ بھی تھا اس لئے سعدی  
 نے بھی مدرسہ نظامیہ بغداد میں تحصیل علم کرنے کا قطعی تصفیہ کر لیا۔  
 سعدی شیریں کلامی، بہر و لغزینری اور مرآت پسندی نے اہل شیراز کے ہر طبقہ  
 کے لوگوں کو کیا امر کیا فقرا کی صوفی اس قدر گرویدہ کر لیا تھا کہ انھوں نے سعدی کو  
 اپنے اس خیال سے باز رہنے پر بہت کچھ کوشش کی مگر سعدی بڑے قبط استقلال  
 کے ساتھ یہ شعر پڑھتے ہوئے کہ۔

فارسی

ماصل درازو

دلَم از محبت شیراز بگفت - میرادل شیراز کی محبت سے تنگ آگیا اب  
وقت آنت کہ پرئسی خبر بغدادم - وہ وقت ہے کہ مجھ سے بغداد کا حال پوچھو  
گرچہ حب وطن خویش حدیث است میج - اے سعدی وطن کی محبت اگرچہ صحیح بات ہے  
نتواں مرد بہتھی کہ من اینجا رادم - مگر اس ضرورت سے کہ میں یہاں پیدا ہوا ہوں  
سخنی میں مرنا نہیں چاہتا -

اپنے دوستوں سے رغبت ہو کر ایک قافلہ کے ساتھ بغداد کو روانہ ہوئے۔ آپ کے  
ہمراہ صرف ایک قرآن شریف تھا جس کو مولانا شیخ معطی الدین نے یہ وصیت کر کے دیا تھا  
کہ اسکو اپنے پاس سے جدا نہ کرنا اور چند کتابیں جن کو آپ عزیز رکھتے تھے۔ باقی  
کل اپنا سامان بجز نقدی کے جو شاید آپ کے اخراجات سفر کے لئے بھی کتنی ہی یا  
نہیں اپنے رشتہ داروں اور رفیقوں اور دوستوں میں تقسیم کر دیا اور منتر لیں  
طے کرتے ہوئے چند دنوں کے بغداد کے قریب ایک سرایں ٹہرے جو  
دریاے تیگرس کے مغربی کنارے ودین فرسنگ (۶ یا ۹ میل) کے فاصلہ پر  
واقع ہے اور دو روز ایک کشتی پر سوار ہو کر بغداد پہنچے اور وہاں چند روز  
تک علامہ سلطان الدین احمد شیرازی کے مہمان رہے۔

جس زمانہ میں آپ بغداد پہنچے ہیں اس وقت اس شہر کی رونق ویسی تھی جیسی کہ ہارون الرشید  
کے وقت میں تھی اس وجہ سے کہ حکومت عباسیہ کی ناوکناہی سے آگلی تھی اور اس کا  
چراغ تھما رہا تھا تاہم شیراز کے مقابلہ میں اس کی حالت بہت اچھی تھی کیونکہ عباسیہ  
کا اخیر خلیفہ مستغفر بالله ہریر سلطنت پر ممکن تھا اور اس کی ظاہری شان و شوکت

ہارون اور ماموں کے عہد کو یاد دلاتی تھی اطراف کے عالم اکابر و اشراف اور ہر علم و فن کے ماہر اور اربابِ حرفت و صنعت مدینہ السلام بغداد میں جمع تھے تعلیم و تعلم کا سلسلہ جاری تھا اور تجارت کی بھی خوب گرم بازاری تھی۔ اگرچہ شیرازی مشہور مشہور لوگوں سے سعدی کی جان پہچان تھی مگر ان کا زیادہ تعلق علامہ سلطان احمد شیرازی سے تھا جو کئی سال سے مدرسہ نظامیہ میں پڑھتے تھے۔

مدرسہ نظامیہ اس زمانہ میں ایک مشہور مدرسہ تھا اور اس کی عمارت بڑی عالیشان اور اس قدر وسیع تھی کہ اس کے ایک ایک ہال میں ہزار ہا طلباء بآسانی بیٹھ کر تعلیم پا سکتے تھے اور ہر آٹھویں یا دسویں روز تقریریں اور میا خستے ہوا کرتے تھے۔ آرائش عمارت و نقش و نگار طلائی قابل دید تھا۔ لاکھوں روپیہ کا سونا دروازوں پر پھیرا گیا تھا۔ فرش و فرش کا سامان کثرت سے تھا ہزاروں جلیل القدر عالم اور حکیم اس مدرسہ میں تعلیم پا کر نکلے تھے جن کے تصنیفات اب تک مسلمانوں میں موجود ہیں۔ اس وقت یہ مدرسہ اس قدر نامور تھا کہ جو علماء یہاں کے پڑھے ہوئے مشہور ہو جاتے تھے پھر ان کے مستند اور ذی اعتبار ہونے میں کسی کو شبہ نہیں رہتا تھا۔ امام ابو حامد غزالی شیخ عراق عبدالقادر سرہوردی استلالام ابو حامد عماد الدین موصلی اور اور بڑے جلیل القدر عالموں نے اس مدرسہ میں تعلیم پائی تھی۔ غرض جس وقت سعدی اس مدرسہ میں داخل ہوئے ہیں اس وقت سات ہزار (۷۰۰۰) طلبہ اس مدرسہ میں تعلیم پاتے تھے وہاں کے مدرس بڑے لائق اور قابل شخص تھے اور ہر قسم کے علوم بڑی قابلیت اور عبستگی سے پڑھاتے تھے۔ مدرسہ کا ہر ایک طالب علم نسیب

اور شایستگی کے سانچہ میں ڈھلا ہوا تھا۔ ہر ایک جماعت کے لئے معلموں کے سوا ایک ایک اتالیق بھی مقرر تھا جو طلبہ کی چال چلن کی نگرانی کیا کرتا تھا۔ وہاں صرف علوم ہی کا سبق نہیں ہوتا تھا بلکہ تعطیل کے وقت تیر اندازی، بھالا ہلانا، تلوار چلانا، گھوڑے کی سواری وغیرہ فنون بھی سکھائے جاتے تھے غیر مالک کے طلبہ کو وظیفہ بھی دیا جاتا تھا۔ الحاصل چند روز تک علامہ سلطان احمد شیرازی کے یہاں رہنے کے بعد سعدی مدرسہ نظامیہ میں شریک ہوئے اور وہاں ایک وظیفہ بھی آپ کے لئے مقرر ہو گیا۔

اول اول سعدی نے یہاں علم تفسیر پڑھا اور امتحان سالانہ میں ان طلبہ سے جو ساہماں سال سے تحصیل کر رہے تھے بہت اچھے رہے۔ اس کے بعد تین سال یا اس سے کم عرصہ میں دینیات سے فارغ ہو کر یورپ کے زبانوں کی تحصیل کی طرف رجوع ہوئے کیونکہ سعدی کو شوق تھا کہ ہر ملک کے طرز معاشرت اور تہذیب کا علم حاصل کریں۔ اس شوق کے پیروی میں آپ نے پہلے لاطینی زبان پڑھی جب وہ خوب آگئی اور اس میں بے تحلف گفتگو کرنے اور لکھنے پڑھنے لگے تو یونانی زبان کی طرف متوجہ ہوئے جو اس زمانہ میں کسی قدر وقعت کی نگاہ سے دیکھی جاتی تھی۔ اس زبان میں آپ کو اتنی قدرت حاصل ہو گئی تھی کہ ہومر کے نظم پر قیعتی نوٹس لکھ دے پھر عبرانی پڑھی اور اس کو بھی پانی کر دیا۔ اس مدرسہ میں عددہ مختلف زبانوں کے فخر کس دہلیات، اسمٰٹوہی (ہیات) اسٹریوچی (خوم) فلسفہ منطق، ریاضی، علوم مروجہ بھی تحصیل کئے۔

مجدد اور استادوں کے سعدی کے سب سے زیادہ مشہور اور نامور استاد

علامہ ابو الفرج عبدالرحمن ابن جوزی ملقب بجمال الدین تھے جو حدیث اور تفسیر میں اپنے وقت کے امام ماسنے جاتے تھے اور بیشمار کتابوں کے مصنف تھے۔

سعدی کا قاعدہ تھا کہ وقت مقررہ تک مدرسہ میں تعلیم پاتے اور باقی ماندہ اوقات کو صوفیوں کے وجد انگیز محبتوں میں بسر کرتے کیونکہ وہ جیسے علوم عقلی کے حاصل کرنے کے شائق تھے ویسے ہی وہ رومانی تعلیم حاصل کرنے اور رومانی قوتوں کے پڑھنے کا بھی بے حد شوق رکھتے تھے۔ اسی مقصد کے حاصل کرنے کے لئے آپ

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کے جو ۷۳۲ھ ۷۳۲ھ ہجری میں انتقال کے مرید ہوئے اور ان سے علم تقوف اور طریق معرفت و سلوک حاصل کئے۔

سعدی کو بچپن ہی سے سفرو سیاحت کا شوق تھا جب وہ سات یا دس سال کی عمر کے تھے اس کے کم عمری کے زمانہ میں ہی اپنے باپ عبداللہ کے ساتھ جبکہ وہ قافلہ حج کے شیعہ مقرر کئے گئے تھے بیت اللہ شریف گئے۔ یہ پہلا سفر آپ کے

لئے گویا سیاحت ہائے آئندہ کے لئے پیش خیمہ تھا۔ اس سفر میں وہ

خوشی خوشی فغااریاں مارتے ہوئے بعض بعض وقت پیادہ بھی اپنے باپ کی

سواری کے اونٹ کی تکمیل پکڑ کر چلتے تھے۔ باوجود سفر سنی کے وہ نہ تو آفتاب

کی تازت کی شکایت زبان پر لاتے نہ کبھی اپنے وطن کو یاد کرتے۔ جب قافلہ

منزل پر قیام کرتا تو وہ باوجود مسافت و دور دراز طے کرنے کے آفتابہ ہاتھیں

لیکر اپنے باپ کو وضو کراتے بعض بعض وقت شب بیداری میں بھی وہ اپنے

باپ کا ساتھ دیا کرتے۔ اتنے بڑے عظیم اور رحمت سفر میں بھی آپ کی کوشش

ہمیشہ یہی تھی کہ کبھی کسندی غالب نہ ہوا اور تھکان یا سستی نہ معلوم ہو۔ جنگل کے

نا قابل برداشت گرم ہوا جو موسم گرما میں دو پہر کے وقت چلتی ہے ہونٹوں پر پٹریاں  
جھادی تھی لیکن شوق کے دہن میں وہ کبھی پست نہیں ہوتے تھے۔ اس سفر سے  
واپس ہونے کے چند روز بعد ہی سعدی کے والد عبداللہ مرض القلب سے  
انتقال کر گئے۔

دو سال سفر وہ تھا جب سعدی شیراز سے نکل کر بغداد گئے۔

تیسرا سفر بیت اللہ شریف کے حج کا تھا جو شیخ شہاب الدین سہروردی کے  
ساتھ کیا اس سے پیشتر سعدی نے کبھی بحری سفر نہیں کیا تھا بایں ہمہ اول ہی  
اول جوں ہی آپ نے ناو میں قدم رکھا آپ کو بحری تروتازہ ہواؤں کے جھوکوں سے  
زیادہ فرحت حاصل ہوئی جب کبھی دریا کی موجوں سے صورت بچنے کی معلوم ہوتی تو آپ  
بڑے دیرری کے ساتھ کام لیتے شکستہ خاطر نہ ہوتے کیونکہ راہ میں وہ بار آپ کو  
طوفان سے ساتھ پڑا تھا۔

حج سے فارغ ہو جانے کے بعد شیخ شہاب الدین سہروردی کا خیال بغداد واپس  
ہونے کا نہ تھا اس لئے سعدی اپنی روحانی مرشد سے اجازت لیکر مصر چلے گئے  
چونکہ وہاں اس وقت تک ملکی زبان عبرانی تھی سعدی نے وہاں تقریباً دیرہ برس  
قیام کر کے یہودیوں سے عبرانی پڑھی اور اس زبان میں بہارت حاصل کر کے وہاں سے  
شام چلے گئے مگر وہاں لڑائی جھگڑے پھیل رہے تھے اس لئے وہاں کے  
خوفی نظاروں کو دیکھنا گوارا نہیں کیا۔ من بعد ایک عرصہ تک ایران۔ عرب۔ شام۔ دمشق  
ایشیائے کوچک۔ بربر۔ اسپین۔ اٹلی۔ آرمینہ۔ ہندوستان (۱۲۲۱ھ) (۱۲۲۲ھ)  
چین کی سیاحت کرتے رہے۔ یعنی آپ نے عرب کا ایک ایک گوشہ پھودا

مستعدیادار پاپیادہ ج کئے۔ آفریقہ کے معلوم حصص میں خوب پھرے اور وہاں کے دلچسپ حالات قلمبند کئے۔ چین کے صنم صنم میں گشت لگایا اور ان کی طرزِ معاشرت بود و باش، ممالک اور شہروں کا نقشہ اپنے نفیم سفر نامہ میں نہایت عمدگی سے لکھا۔ جہاوی جنگی کو بھی آپ نے اپنے انکھوں سے دیکھا۔ یورپ کے ان حصوں کو بھی ملاحظہ کیا جو اُس وقت ہند بھلا تھے۔ ہندوستان بھی وہ دوا یکبار آئے تھے آپ نے اپنی زندگی کا تقریباً ایک ثلث حصہ (۱۲۵۵ء سے ۱۳۵۵ء تک) جو سیاحت میں گزارا وہ کسی کی اعانت و امداد پر نہیں بلکہ ہمیشہ بے سروسامانی اور متوکل درویشوں کی طرح۔ ان سیاحتوں میں آپ کو بڑے بڑے مصائب اٹھانی پڑیں بہت سے صحرائے قی و دق پاپیادہ طے کئے اور وہ مصائب اٹھائے کہ ان کو سننے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ برسوں قزاقوں کی غلامی کی اور مدتوں عیسائیوں کے جیلخانہ میں رہے۔

ایکبار آپ نے اہل دمشق سے ناراض ہو کر بیابانِ قدس یعنی فلسطین کے جنگلوں میں رہنا اختیار کیا تھا اور آدمیوں سے مینا بٹنا چھوڑ دیا تھا۔ آخر وہاں کے عیسائیوں نے آپ کو پکڑ کر قید کر لیا اُس وقت مشرقی تریپولی میں شہر کے استعمکام اور حفاظت کے لئے خندق تیار ہو رہی تھی اور یہودی اسپروں سے دجن کو یورپ کے عیسائی بلگیر یا اور ہنگیری وغیرہ سے گرفتار کر کے ساتھ لائے تھے (مزدوری کا کام لیا جاتا تھا۔ شیخ کو بھی یہودیوں کے ساتھ خندق کے کام پر لگایا گیا مدت کے بعد قلب کا ایک معذرا آدمی جو شیخ کا واقف کار تھا اُس طرف سے گزرا اور شیخ کو پہچان کر اُس نے پوچھا کہ یہ کیا حالت ہے شیخ نے کچھ درد انگیز



اشعار پڑھے اور یہ کہا کہ خدا کی قدرت ہے جو شیخ بچانوں سے کوسوں جاگتا تھا وہ  
 آج بچانوں کے پنجہ میں گرفتار ہے۔ رئیس صلب کو ان کے حال پر رنج آیا اور  
 دس دینار دیکر شیخ کو قید فرنگ سے چھوڑا یا اور اپنے ساتھ صلب میں لے گیا  
 اس کی ایک بیٹی ناکندہ تھی شیخ کا نکاح سودینا رہبر مقرر کر کے اس کے ساتھ  
 کر دیا۔ کچھ مدت وہاں گزری مگر بیوی کی بد فراہی اور زباں درازی سے شیخ کا دم  
 ناک میں آگیا ایک بار اس نے شیخ کو یہ طعنہ دیا کہ کیا آپ وہی نہیں ہیں جن کو  
 میرے باپ نے دس دینار دیکر خریدا ہے شیخ نے کہا۔ ہاں بیشک  
 میں وہی ہوں۔ دس دینار دیکر مجھے خریدا اور سودینا پر آپ کے ہاتھ بچا۔  
 شیخ نے سعد زنگی کے دو چھٹی مدی کے آخر میں تحت نشیں اور ۶۲۳ھ ہجری  
 میں فوت ہوا (ابتدائی حکومت میں تحصیل علم کے لئے ترک وطن اختیار کیا تھا  
 اس وقت آپ نے شیرازی مالت نہایت ابر و خراب دیکھی تھی یعنی آنا بک  
 از بک پہلوان اور سلطان غیاث الدین کے حملے اور شہر کا ناخوت و تاراج  
 ہونا اپنے آنکھ سے دیکھ لیا تھا مگر جب سعد زنگی کا بیٹا قلعہ خاں ابو بکر (۶۲۴ھ -  
 ۶۲۵ھ) اپنے باپ کی جگہ تخت سلطنت پر متمکن ہوا اور اس نے فارس کو  
 جو دو سو برس سے موثرہ آفات و حوادث تھا چند روز میں سرسبز و شاداب  
 کر دیا اور اس کے نویوں اور نیکن میوں کا شہرہ دور و نزدیک برابر ہوا اور  
 وطن کا بھی اشتیاق مد سے گزر گیا اور وطن میں قرار واقعی ہو گیا تب سعدی  
 (جو بہت ضعیف ہو چکے تھے یعنی جن کی عمر ستر سال کی ہو چکی تھی) شام سے عراق  
 اور عجم ہوتے ہوئے اور اصفہان ٹھہرتے ہوئے شیرازیں (۶۲۵ھ - ۶۲۶ھ) واپس آئے

مگر ابو بکر کے دربار میں بہت کم جاتے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ شیخ میں علم و فضل  
شاعری۔ لطیف گوئی و بذلہ سنجی فقر و درویشی وغیرہ کے اکثر صفات ایسے جمع تھے  
کہ اُن کے سبب سے ان کا مرجع خلایق بننا ایک فروری امر تھا۔ قطع نظر اسکے  
شیخ کا اصلی مقصد ہمیشہ سے یہ ہوا کرتا تھا کہ بادشاہوں اور عالموں کے پناہ و ملجأ  
پر خور و ده گری کریں۔ ریاکار فقروں اور جاہل درویشوں کی قلعی کھولیں اور اسی طرح  
اور بہت سے مفید خیالات اپنے نظم و نثر میں ظاہر کریں اور ابو بکر اہل علم کے  
مرجع خلایق بننے سے ہمیشہ خائف رہتا تھا۔ البتہ سعد بن ابوبکر کو سعدی سے ارادت  
و عقیدت تھی جس کے نام گلستان لکھی گئی اور جس کا نہایت دردناک مرتبہ شیخ کے  
کلیات میں موجود ہے شیخ کا تمام کلام نظم۔ نثر۔ فارسی اور عربی جو اس وقت  
متداول ہے اور جس کو شیخ علی ابن احمد ابن ابی بکر نے ( ۶۳۲ھ - ۶۳۴ھ / ۱۲۳۴ء - ۱۲۳۶ء )  
شیخ کے وفات سے بیالیس برس بعد۔ علی الترتیب جمع کیا ہے حب و تفضل  
ذیل ہے۔

( ۱ ) نثر میں چند مختصر رسالے۔ جن میں سلوک اور تقویٰ کے مضامین اور نثریں  
وغیرہ کے حکایتیں اور ملوک و حکام کے لئے نصیحتیں لکھی ہیں۔

( ۲ ) گلستان جو ۶۴۴ھ میں تصنیف ہوئی۔

( ۳ ) بوستان جو ۱۲۵۴ھ میں تصنیف ہوئی۔

( ۴ ) پندنامہ ( جس کو عرف عام میں گریا کہتے ہیں )

( ۵ ) قصائد فارسی جن میں مرثیے۔ مہجرات۔ مثلثات اور ترمیمات بھی شامل ہیں۔

( ۶ ) مقائد عربیہ۔

( ۷ ) غزلیات کا پہلا دیوان موسوم بہ طلیات -

( ۸ ) - - دوسرا دیوان موسوم بہ بدائع -

( ۹ ) - تیسرا دیوان موسوم بہ خواتیم -

( ۱۰ ) غزلیات قدیم جو غالباً عنوان شباب کے لکھے ہوئے ہیں -

( ۱۱ ) مجموعہ موسوم بہ صاحبیہ جس میں شیخ نے قطعات مثنویات رباعیات

اور مفردات کو خواجہ شمس الدین صاحب دیوان کے فرمایش سے ایک

جگہ جمع کروایا ہے -

( ۱۲ ) مطالبات و ہزلیات -

مگر یہ کہنا کہ شیخ کے تصنیفات اس سے بڑھ کر نہیں ہیں محض لاعلمی ہے اس وجہ

سے کہ تصنیفات ذیل بھی شیخ ہی کے مستفہ ہیں -

( ۱۳ ) تاریخ شہداء حکومت سلاطین عباسیہ - یہ کتاب آٹھ جلدوں

میں ہے اور اس میں اول سے آخر تک اُن کا تفصیلی حال خوب شرح و بسط

سے لکھا گیا ہے اور ہاروں اور ماموں کے سلطنت و انتظامی معاملات

اور ان کے علم و فضل کی کیفیت اس میں بہت وضاحت کے ساتھ درج ہے

اس تاریخ کا ترجمہ ۶۸۱ھ میں بزبان لاطینی پہلے ویوڈ ہولی نے کیا تھا اس کے

بعد ایسیڈن نے بمقام پیرس ۱۱۷۱ھ میں ترجمہ کیا بعد ازاں اور بھی زبانوں میں

اس کے ترجمے ہوئے -

( ۱۴ ) حالات جزائر آفریقہ جس کے چار جلد ہیں -

( ۱۵ ) ایک لاجواب کتاب اُن ہستیاتی مشاہدات پر ہے جو شیخ نے ہندوستان میں

کے تھے۔

۳۔ رسالہ تقوف جو شیخ نے اپنے باپ کے پیر شیخ مصلح الدین کی یادگار میں تحریر کئے تھے اس کا بھی ترجمہ مختلف زبانوں میں ہوا ہے۔

بیان کیا گیا ہے کہ شیخ کے تصنیفات کی تعداد دویڑھ سو (۱۵۰) سے بڑھی ہوئی تھی ان میں بہت سے منالیہ گئیں اور اکثر ان کو بعض کم بضاعت لوگوں نے اپنے نام سے شہرت دیدی کلیات میں جو کتاب کہ ہزلیات کے نام سے شریک ہے اس کا نام و نشان تک پہلے شیخ کے تصنیفات میں نہ تھا نور جہاں نے اس کو شیخ کے تصنیفات میں شریک کرادیا۔ علی نقی اور علی حیدر یہ دو شخص اس کام میں شریک تھے ان کے اور نیز ایک اور بڑی جماعت کے کوشش اور مشورہ سے یہ ہزلیات بنائے گئے تھے اور بہ مرف زرعطیر اس کی نقل کرائی گئی اور مختلف محالک میں تقسیم کئے گئے۔ ملا حمید الدین سیالکوٹی جو لاہور میں عالمگیر کے بیٹے بہادر شاہ کا مقدمات گئی تھا اس نے نور جہاں کے ان خطوں کی نقلیں بڑے حکمت سے حاصل کیا جو اس واقعہ کے متعلق تھے۔ جو مضمون ان خطوں میں لکھا تھا موجب ذیل ہے۔

”میں چند باتوں میں مشورہ کرنا چاہتی ہوں اور میری غرض یہ ہے کہ سنی علماء جو دراصل خارجی ہیں اپنی عظمت کا ہمارے علماء کے نسبت زیادہ ڈانٹا بجایا ہے خصوصاً شیخ سعدی اور حافظہ نے اپنی نمود و خامی پیدا کر لی ہے میں چاہتی ہوں کہ ان کے نام کے ساتھ کچھ ایسا کھٹک کاٹیکا لگے کہ دنیا میں ہمیشہ ان کے نام پر گالیاں پڑتے رہیں۔“

شیخ کے تصنیفات میں گلستان اور بوستان کو ان کے کلام کا خلاصہ اور لب لباب

مانا گیا ہے اسلئے ان دونوں کتابوں میں جو جو خوبیاں ہیں وہ ذیل میں بیان کی جاتی ہیں۔  
 شیخ کے زمانہ تک فارسی نثر لکھنے کی کوئی عام شاہ راہ مقرر نہیں ہوئی تھی۔ اکثر  
 سیدھی سادی عبارت روزمرہ اور بول چال کے موافق لکھی جاتی تھی یا اہل علم  
 کسی قدر خواص کے روزمرہ میں تحریر کرتے تھے مگر شاعرانہ شوخی اور جاد و پیدا  
 کرنا اور اس کے فقروں میں ایک عام قسم کے وزن اور قول کا لحاظ  
 رکھنا جاری نہیں ہوا تھا۔ خصوصاً کوئی اخلاقی کتاب عمدہ نثر میں شیخ کے زمانہ تک  
 ایسی نہیں لکھی گئی تھی جس میں اخلاق کا بیان واقعات نفس الامری کے ضمن میں کیا گیا  
 اس قسم کے طرز تحریر نثر کا موجد شیخ ہی ہو گذرے ہیں اور انہی پر اس کا  
 خاتمہ بھی ہو گیا۔ ظاہر کوئی کتاب فارسی زبان میں گلستاں اور بوستاں سے  
 زیادہ مقبول و مطبوع عام و عام نہیں ہوئی۔ ایران۔ ترکستان۔ تاتار۔ افغانستان  
 اور ہندوستان میں ان دونوں کتابوں کی تعلیم ساڑھے چھ سو برس سے برابر  
 جاری ہے۔ بچپن میں اس کی تعلیم شروع ہوتی ہے اور بڑھاپے تک مطالعہ کا  
 شوق رہتا ہے۔ لاکھوں استادوں نے انہیں پڑھایا اور کڑوڑوں شاگردوں  
 نے انہیں پڑھا۔ ان کے بیشتر نسخے خوشنویسوں کے قلم سے لکھے گئے  
 اور بے انتہا ایڈیشن لوہے اور پتھر پر چھاپے گئے۔ مشائخ اہل علم نے  
 ان کی عزت کی۔ بادشاہوں نے ان کو سلطنت کا دستور العمل بنایا۔ منشیوں  
 اور شاعروں نے ان کی فصاحت کے آگے سر جھکایا اور ان کی سچ سے عاجز  
 رہنے کا اقرار کیا۔ ان کا نام جس طرح ایشیا میں مشہور رہا اسی طرح یورپ  
 میں عزت سے پیا جاتا ہے۔

گلستاں کے ابواب کی عمدہ ترتیب۔ اُس کے فقروں کی جربنگی۔ اُس کے  
انفاظ کی مستکی۔ اُس کے استعارات کی خرافات۔ اُس کے تشبیہات و تشبیہات  
کی طرفگی۔ اور پھر باوجود ان تمام باتوں کے عبارت میں نہایت سادگی اور صفائی اسبات  
پر دلالت کرتی ہے کہ شیخ نے اپنی عمر عزیز کا ایک معتد بہ حصہ اُس کے تصنیف میں  
صرف کیا تھا اور اس کی تنقیح و تہذیب میں اپنے سلیقہ اور فکر سے پورا پورا کام لیا  
اُس لئے جس سلیقہ اُس کی ترتیب شیخ نے کی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے  
کہ انکو اس کام میں بہت وقت اٹھانی پڑی ہوگی۔ اُس میں آپ نے زیادہ تر وہ  
واقعات لکھے ہیں جو خود ان پر گزرے ہیں یا ان کے سامنے پیش آئے ہیں  
اور ہر ایک بات کی تکمیل کے لئے کسی قدر حکایتیں ایسے بھی لکھی ہیں جو کسی سے نہیں  
یا کتابوں میں پڑیں تھیں ملاحظہ ہوں گلستاں کے ابواب و حکایات ذیل۔

(۱) سنئے ہوئے واقعات - باب اول حکایت اول و سوم و سوم و ۲۶ باب سوم حکایت

۳۲۰، ۳۲۸، باب چہارم حکایت، باب ششم حکایت، باب ہفتم حکایت۔

(۲) دیکھئے ہوئے واقعات۔ باب اول حکایت ۵ باب دوم حکایت ۲ و ۳ باب سوم

حکایت ۱۶ و ۲۱ و ۲۵ باب پنجم حکایت ۳ و ۹ و ۱۶ و ۱۷ باب ہفتم حکایت ۴ و ۸ و ۱۸۔  
 ( ۳ ) ذات پر گزرے ہوئے واقعات۔ باب اول حکایت ۱۰ و ۱۲ و ۱۴ و ۱۸ و ۲۵  
 باب دوم حکایت ۵ و ۶ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۶ و ۱۹ و ۲۳ و ۲۵ و ۲۶ و ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ باب سوم  
 حکایت ۱۸ باب چہارم حکایت ۱ و ۹ و ۱۰ باب پنجم حکایت ۶ و ۸ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۵ و  
 ۱۶ و ۱۸ باب ششم حکایت ۱ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۴۔  
 اس تمام مجموعہ کو مصنف نے (۸) باب پر تقسیم کیا ہے اور ہر ایک باب میں اس کے  
 مناسب حکایتیں درج کی ہیں ملاحظہ ہو جو ہر کتاب پر یکہ دیا چاہے وہ فائدہ و ہشت باب و ربط و تعلق  
 حکایات متعلق ہر باب جو اس کتاب کے دیا چاہے کے بعد لکھی گئی ہے۔  
 ظاہر علم افلاک کی کوئی فرع ایسی نہیں ہے جو بقدر ضرورت ان میں بیان نہ کی گئی ہو۔ اس  
 ترتیب کی قدر اس وقت معلوم ہو سکتی ہے کہ اصل حکایتوں کو نامرتب کر کے ہر ایک  
 حکایت سے جو نتیجے استخراج کئے گئے ہیں وہ ان میں درج نہ کئے جائیں اور پھر  
 تمام مجموعہ حکایات کو جُدا جُدا بابوں پر تقسیم کر دیا جائے اور پوچھا جائے کہ وہ حکایت  
 کون سے باب سے علاقہ رکھتی ہے اور یہ کون سے باب سے۔  
 گلستان کا ترجمہ اس وقت تک جن زبانوں میں ہوا ہے ان کی تفصیل ذیل میں درج  
 کی جاتی ہے۔

نام زبان جس میں ترجمہ ہوا	نام مترجم	مقام جہاں ترجمہ ہوا	سنہ	کیفیت
لاطینی	جینیٹس	امسٹرڈم	.	اصل کتاب معہ حواشی کا ترجمہ
عربی	فضال اللہ بن عبداللہ شیرازی	.	.	صرف دو ہی قطعوں کا ترجمہ

نظم کا نظم نشر کا شریں ترجمہ	.	مصر	جبریل	عربی
.	.	.	رشاد بادشاہ	ترکی
.	۶۱۴۳۴	پیرس	برادر سلطان عبدالحمید ثانی دور انداز	فرنگ
.	۶۱۴۸۹	.	کاڈین	..
.	۶۱۸۳۴	.	سیالیٹ	..
.	۶۱۸۵۸	.	ڈیفیری	..
معتقاد پر	۶۱۶۵۴	سینزوک	اولی ایرس	جرمن
.	۶۱۸۶۴	.	گراف	..
.	۶۱۶۵۴	اسٹروٹ	.	ڈچ
.	۶۱۸۰۸	لنڈن	گلیڈون	انگریزی
.	۶۱۸۳۲	..	جیمس راس	..
نظم کا نظم نشر کا شریں	۶۱۸۵۲	ہرٹ فورڈ	ایشوک	..
.	۶۱۸۷۴	.	پلاٹس	..
.	۶۱۸۰۷	کلکتہ	جس ڈیولین	..
..	۱۸۸۸	ہندوستان بیراز مارکویس وزیری پیرامینڈ	میر شیر علی قاسم	اردو
موسوم پریشپ بائیکا	۱۸۸۸	دہلی	پنڈت مہرجی کا سباجن	بہار
پشپ ون	۶۱۸۹۱	بیبی	تادہوراؤ کھنڈس	مرہٹی

ہنگامی اور گجراتی میں بھی اس کا ترجمہ ہونا سنا گیا ہے۔

شیخ کی فائزہ جو ایک پہاڑ کے نیچے گوشتہ شمال و مغرب میں شہر سے ملا ہوا ہے



وہ خواجہ شمس الدین صاحب دیوان کے روپ سے سعدی کی زندگی ہمیں بنی جس کے لئے صاحب دیوان موصوف نے پچاس ہزار دینار شیخ کو بہت ہی مہنت و کاجت کے ساتھ راضی کر کے دے گئے تھے۔ آخر عمر تک شیخ وہیں عزت نشیں رہے۔ جب سے کہ شیخ نے سفر ترک کر کے شیراز میں اقامت اختیار کی ان کے تمام اخراجات اور فاقہ کے مصارف کے تکفل شمس الدین اور خواجہ علاء الدین شیخ کو دو بیبیاں ہونا ان کے تعینات سے ظاہر ہوتا ہے ایک وہ جو صلب کے امیر کی لڑکی تھی جس کا ذکر اوپر ہو چکا دگلستانِ بابِ حکایت ۳۰۔ دوسری وہ جس کے بطن سے ایک لڑکا تھا جس کے مرنے کا رجب سعدی نے بوستان کے بابِ حکایت ۱۰ میں کیا ہے۔

شیخ کی وفات شیراز میں واقع ہوئی جبکہ اتابکان فارس کے خاندان کا خاتمہ ہو چکا تھا اور ولایت فارس غامان تاتار کے حکومت میں آگئی تھی۔ آپ کے وفات کی تاریخ کسی شاعر نے اس طرح کہی ہے۔  
دربارِ معارف شیخ سعدیؒ کہ در دریا سے معنی بود عواص - میر شوال روزِ جو رختِ بدی - بدان درگاہ رفت اندوختی <sup>اصل</sup>  
یکے پر سید سالِ فوتِ گفتم - ز خاندان بود ازاں تا میرِ شمس قاص - <sup>۹۹۱ ہجری</sup>

شیخ کا نذر اتمام و نکش سے ایک میل جانبِ شرقِ پشاور کے نیچے واقع ہے۔ عمارت اس کی بہت بڑی اور مربع ہے اور قبر نگینہ بنی ہوئی ہے جس کا طوں چپہ ڈنٹ اور عرض اڑھائی ڈنٹ ہے قبر کے تمام ضلعوں پر کچھ عبارتِ قدیم نسخ خط میں کندہ ہے جس میں شیخ کا دارائے کف کے تعینات کا اصل درج ہے قبر ایک سیاہ رنگ کے چونی قبر پوش سے جس پر سنہری کام ہے ڈھکی رہتی ہے اور اس پر شیخ ہی کا ایک شعر خطِ تعلیق میں لکھا ہوا ہے۔

کریم خان زند نے اپنی حکومت میں شیراز کے قریب ایک املا بنوایا ہے جو ہفتن کے نام سے مشہور ہے۔ اس املا کے دروازہ پر شیخ سعدی اور حافظ کے شبینِ نصفِ قد کے گلی ہوئی ہیں۔ پاکستان لارکھنؤ کے جو بوستان کا انگریزی ترجمہ کیا ہے اس میں شیخ کے اس تصویر کا فوٹو گراف بھی چھپا ہے۔ شیخ کے شبین میں ایک کٹھنول ان کے ہاتھ میں ہے اور تیرن کے کندھے پر ہے جو کہ اس ملک کے سفر کرنے والوں کی خاص علامت ہے۔

صفحہ نمبر	تقریب	غلام مغموں	صفحہ نمبر
		مہر نہیں رہتا۔	
۲۲	۱۰۹	آزار اور تکلیف نہ پہنچانے کی وجہ سے ہٹا کو دوسرے جانوروں پر شرف ہے۔	۱۱
۱۵۳	۶۳۳	آسان ہے زندہ کو مردہ کرنا مگر مردہ کو زندہ نہیں کر سکتے۔	۱۲
۱۰۸	۴۵۴	استاد اگر بچوں کی تادیب نہ کریگا تو ان کے کھیل کود میں خراب ہو جائیں گے۔	۱۳
۱۰۹	۴۵۵	استاد کی سختی باپ کی محبت سے اچھی۔	۱۴
۹۳	۳۹۵	آفتاب کی عظمت نہیں گھٹتی اگر چہ کلا ڈرون میں آفتاب کو نہ دیکھے۔	۱۵
۲۶	۱۲۷	اقبال مندوں کی تعریف کیجاتی ہے مگر جب دواں آجاتا ہے تو ان کی ہجو کرتے ہیں۔	۱۶
۲۳	۱۱۰	آگ آتش پرست کو بھی جلا لے بغیر نہیں جھوڑتی۔	۱۷
۱۱۳	۴۴۴	اگر انسان میں فضل و احسان نہ ہو تو وہ اعدا دیو الہ کا نقش دونوں برابر ہے۔	۱۸
۱۳۲	۵۳۹	آگ کو بجھا سکتا ہے تو بھڑکنے کے قبل بجھا دے۔	۱۹
۱	۳	اللہ تمنا لے اپنے بندوں کے گناہوں کو ظاہر نہیں کرتا اور قصور کرنے پر بھی روزی دے جاتا ہے۔	۲۰
۲	۵	اللہ تمنا لے کا حکم بجانہ لانا انصاف سے بعید ہے۔	۲۱

صفحہ نمبر	تقریب	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
		جبکہ چاند اور سورج وغیرہ تیرا رزق مہیا کرنے کیلئے سرگرداں ہیں۔	
۱	۱	اللہ تعالیٰ کا شکر یہ کسی سے ادا نہیں ہو سکتا۔	۲۲
۲	۶	اللہ تعالیٰ کی بخششوں کو دیکھو کہ بندہ تو گناہ کرتا ہے اور وہ شرمندہ ہوتا ہے۔	۲۳
۲۴	۱۳۱	اللہ تعالیٰ کے لئے ہی کریمی سزا دار ہے کہ قصور والوں کا رزق برقرار رکھتا ہے۔	۲۴
۱۴۵	۷۲۰	اللہ تعالیٰ (بندوں کا) قصور دیکھ کر بھی خطا پوشی کرتا ہے اور ہمسایہ نہیں دیکھتا اور شور مچاتا ہے۔	۲۵
۲	۷	اللہ تعالیٰ کی حقیقت جن کو معلوم ہو چکی پھر ان کا کوئی حال معلوم نہ ہوا۔	۲۶
۶۲	۲۷۷	آمدنی کا کچھ حصہ بطور زکوٰۃ دیا کر۔	۲۷
۲۰	۱۰۰	امید دلا کر نا امید نہ کر دینا چاہئے۔	۲۸
۲۷	۱۳۰	امیروں کے گھر بے سیلے کے مت جا۔	۲۹
۷۶	۳۳۳	میسر کو جنگل میں بھی گھر کا آرام ملتا ہے۔	۳۰
۱۱۳	۷۱	اندھا خود نہ دیکھ سکے تو آفتاب کی روشنی کا کیا قصور ہے	۳۱
۱۴۴	۷۱۶	اندھیری رات عبادت کرنے والوں کے حق میں مثل روزِ روشن کے ہوا کرتی ہے۔	۳۲

صفحہ نمبر	تہذیب	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
۵۹	۲۶۶	انسان نہیں جس میں آدمیت نہ ہو خواہ کیسا ہی وہ جوانزد کہوں نہ ہو۔	۳۳
۵۸	۲۶۳	انسان نہیں جس میں خاکساری نہ ہو۔	۳۴
۱۱۴	۴۶۱	انسان نہ کہنا چاہیے اگر اُس میں عقل و ادب نہ ہو لگو چاہیں سال کا کیوں نہ ہو۔	۳۵
۱۱۴	۴۶۲	انسانیت اور اعلیٰ جوانزدی احسان کرنے ہی میں ہے۔	۳۶
۱۸	۹۱	انصاف کر اور داد دخواہوں کی داد سن ورنہ انصاف کا ایک دن تو مقرر ہی ہے۔	۳۷
۱۲۳	۵۰۶	اوتے اگر موتی ہو جائیں تو موتی کی قدر نہیں رہے گی	۳۸
۱۱۶	۴۸۱ ۴۸۳	اہم کاموں پر تجربہ کار آدمی کو بھیبنا چاہیے۔	۳۹
<b>ب</b>			
۱۰۶	۴۴۸	باپ کی میراث اگر جاہتا ہے تو باپ کا علم سیکھ۔	۴۰
۵	۴۴۳	بات ابھی نہ کہے تو افسوس ہے جب بادشاہ اُس کی بابت سنا ہو۔	۴۱
۶۴	۲۸۴	بات اُس وقت کرنا چاہیے جب کہ چپ بیٹھنے سے نقصان کا اندیشہ ہو۔	۴۲
۸۸	۳۷۸	بات اگر ابھی بھی ہو تو ایک بار سے زیادہ نہ کہنا چاہیے۔	۴۳

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
۱۳۳	۵۴۵	بات اگر دیوار کے سامنے بھی کرو تو سوچ سمجھ کر دو۔	۴۴
۸۸	۳۸۰	بات اُس وقت تک نہ کرنا چاہیے جب تک کہ سب لوگ خاموش نہ ہوں۔	۴۵
۱۳۱	۵۳۶	بات جو عام طور پر کہنے کی نہ ہو اس کو پوشیدہ بھی نہ کہو۔	۴۶
۱۴۱	۵۸۳	بات چیت کی اصلاح اُس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک کوئی شخص عیب ظاہر نہ کرے۔	۴۷
۱۲۹	۵۲۷	بات چیت میں شیریں کلامی خوش خلقی اور کبھی کبھی خفگی بھی ضرور ہے۔	۴۸
۱۳۲	۵۴۱	بات دو دشمنوں میں ایسی کر کہ اگر وہ دوست بن جائیں تو تجھے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔	۴۹
۱۳۳	۵۴۴	بات (دوستوں کے ساتھ کیوں نہ ہو) آہستہ کرتا کہ دشمن نہ سن سکے۔	۵۰
۱۰۷	۴۴۹	بات سوچ سمجھ کر اور حرکت پسندیدہ کرنی چاہیے خصوصاً بادشاہوں کو۔	۵۱
۶۵	۲۵۴	بات کرنے سے پہلے سوچنا اور اچھی بات کرنی چاہیے۔	۵۲
۴	۱۶	بات کرنے کا جب موقع ہو تو خاموش نہ رہنا چاہیے۔	۵۳
۴	۱۴	بات کرنے کی قدرت جب تک ہے ہنسی خوشی سے بات کر۔	۵۴

صفحہ نمبر	تعداد	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
۸۷	۲۷۴	بات کرنا ہو تو کسی دیسل کے ساتھ کرورنہ چپ رہو۔	۵۵
۱۴۰	۵۷۸	بات کرنے کا ارادہ اُس وقت کر کہ جب اثر پذیر ہو۔	۵۶
"	"	بات کہنے کی قدرت جو انسان میں ہے وہ ایک اعلیٰ صفت ہے اُس کو بیکار نہ کر۔	۵۷
۱۴۶	۶۰۲	بات کرو تو سمجھدار آدمی کی طرح ورنہ حیوان کی طرح خاموش رہو۔	۵۸
۱۷۱	۷۰۴	بات کو نہ سمجھنے والا جواب سے رنجیدہ ہوا کرتا ہے۔	۵۹
۹	۴۲	بات کئے بغیر آدمی کی لیاقت ظاہر نہیں ہوتی۔	۶۰
۳۳	۱۵۴	بات بیٹھی کیا کر اگر تو سخت کلامی ستنا نہ چاہتا ہو۔	۶۱
۱۷۱	۷۰۵	بات ہی نہ کر جب تک کہ تجھ کو اپنی بات کے اچھے ہونیکا اطمینان نہ ہو۔	۶۲
۸۸	۳۷۹	باتوں میں دوسرے کے دخل نہ دینا چاہیے۔	۶۳
۱۰	۵۰	بادشاہ اگر سات اقلیم کا بھی مالک ہوگا تو بھی ادرملکوں کے لینے کی حرص کریگا۔	۶۴
۱۵	۷۶	بادشاہ اگر ظلم و زیادتی کرتا ہو تو وہ بادشاہت نہیں کر سکتا۔	۶۵
۳۸	۱۳۶	بادشاہ اگر اپنی رعیت سے ایک سیب لیگا تو اُس کے عازم درخت ہی کو جڑ پیڑ سے اکھیر ڈالیں گے۔	۶۶

صفحہ نمبر	تہذیب	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
۳۶	۱۷۲	بادشاہ اگر دن کو رات کھے تو کہنا چاہیے کہ چاند اور تارکے بھی نکلے ہیں۔	۶۷
۷۸	۳۳۱	بادشاہ اگر دوسرے ملک میں جائیگا تو بھوکا رخصت ہو جائے گا۔	۶۸
۲۸	۱۳۷	بادشاہ اگر ظلم کرے آدھا بھی انڈا لیگا تو اس کی فوج ہزاروں مرغوں کو بھون ڈالے گی۔	۶۹
۱۷۴	۷۱۸	بادشاہ بدخصلت سے نیک خصلت فقیر اچھا۔	۷۰
۱۵	۷۲	بادشاہت کیا چاہتا ہے تو لشکر کو اپنے جان کے برابر پر درکش کر۔	۷۱
۹۰	۳۸۵	بادشاہ جن پر مہربان رہتا ہے اس کے برے حرکات بھی بھلے سمجھے جاتے ہیں۔	۷۲
۳۴	۱۶۴	بادشاہ رعیت کی حفاظت کے لئے ہے رعیت یا بادشاہ کی حفاظت کے لئے نہیں۔	۷۳
۱۷۱	۷۷/۷۹	بادشاہ جو زیر دستوں پر ظلم کرتا ہو اس کا دوست بھی مصیبت کے زمانے میں زبردست دشمن بن جائیگا۔	۷۴
۱۲۸	۵۲۴	بادشاہ عقلمندوں کی نصیحت کے زیادہ تر محتاج ہوتے ہیں۔	۷۵
۱۷۸	۷۳۲	بادشاہ - قاضی اور کو قوال کس لئے ہوتے ہیں -	۷۶

صفحہ	خلاصہ مضمون	تاریخ	نمبر
۷۷	بادشاہ کا عتاب جس پر ہوتا ہے اس کو اُس کے گھر کے لوگ بھی نہیں پہنچتے۔	۳۸۵ھ	۹۰
۷۸	بادشاہ کے خوش کرنے کے لئے خلق اللہ کو نہ ستانا چاہیے۔	۱۳۸	۲۸
۷۹	بادشاہ کی مسمولی بات بھی مشہور ہو جاتی ہے۔ اس لئے بادشاہوں کو بات سوچ سمجھ کر کرنی چاہیے۔	۴۴۹ھ	۱۰۷
۸۰	بادشاہ کی مرضی کے خلاف رائے دینا گویا اپنی جان کھولنا ہے۔	۱۷۱	۳۶
۸۱	بادشاہ کی خدمت اگر کوئی شخص وودن بھی کریگا تو تیسرے دن ضرور وہ بظلمت عنایت اس پر توجہ کریگا۔	۱۵۷	۳۳
۸۲	بادشاہ کی خوشنودی خلق اللہ کو خوش رکھنے بجز مال نہیں ہوتی۔	۱۴۲	۲۹
۸۳	بادشاہ کو کسی کی چوری سے اُس وقت تک آگاہ نہ کر جب تک کہ تجھ کو اُس کا یقین نہ ہو جائے۔	۵۷۷	۱۴۰
۸۴	بادشاہ کو رعایا پر اس حد تک غصہ کرنا جائز ہے کہ دوستوں پر اس کا اعتماد رہے۔	۵۶۷	۱۳۷
۸۵	بادشاہ کو رحم و کرم ضرور ہے تاکہ رعیت اُس کے سایہ میں	۷۵	۱۵



صفحہ	تعداد	خلاصہ مضمون	صفحہ
۱۵	۷۵	بے فکر رہے۔	
۱۳۷	۵۶۶	بادشاہ نہ بنایا جائے ایسے شخص کو جو خدا کا فرماں بردار نہ ہو۔	۸۶
۱۹	۹۷	بادشاہوں کے مزاج سے خوفناک رہنا چاہیے۔	۸۷
۲۰	۹۸	بادشاہوں کے فرمت کے وقت کو نہ پہچاننے والے پر نعمت عطا شدہ حرام ہے۔	۸۸
۲۳	۱۱۳	بادشاہوں کی خدمت کرنے میں رولی کی امید اور جان کا خوف لگا ہوا ہے۔	۸۹
۲۶	۱۲۸	بادشاہوں کی خدمت کرنا مثل سفر دریا کے فائدہ مند اور غذا گ ہے	۹۰
۸۸	۳۸۱	بادشاہوں کی زبان سے نکلے ہوئے راز کی باتوں کو دوسروں کے روبرو ظاہر نہ کرنا چاہیے۔	۹۱
۱۳۰	۵۳۰	بادشاہوں کی دوستی اور بچوں کی خوش آوازی پر بیہوش نہ ہو۔	۹۲
۱۵۸	۷۳۰	بادشاہوں کو نفیوت کرنا اسی کے لئے سزا دیا ہے جس کو امید نہ رہے۔	۹۳
۱۳۸	۶۱۵	باطن کا حال برسوں میں بھی معلوم نہیں ہو سکتا۔	۹۴
۱۱۳	۴۷۰	بالغ وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کو رضا مند رکھنے میں سعی کرے۔	۹۵
۲۷	۱۲۹	بچھو کے سوراخ میں اٹھکی نہ کر۔	۹۶
۹۸	۴۱۷	بحث ہر بات میں اچھی نہیں۔	۹۷

صفحہ	تفصیل	ملاحظہ معنون	صفحہ
۷	۳۱	بچنے کا موقع جب نہیں ملتا تو سر شمشیر کے پکڑ لینے کو بھی نہیں ڈرتا	۹۸
۱۰۸	۴۵۳	بچے اگر استاد کی سختی نہ دیکھیں گے تو اُسفہ اُن کو زمانہ کی سختی دیکھنی پڑے گی۔	۹۹
۱۱۸	۴۸۸	بخشش کرنے والوں کے ہاتھ میں پیسہ اور دولت مندوں کو بخشش کا خیال نہیں ہوتا۔	۱۰۰
۶۲	۲۷۸	بخشش کو زور بازو پر ترجیح ہے۔	۱۰۱
۱۲۰	۴۹۵	بخیل کا رویہ اُس وقت باہر نکلتا ہے جب وہ مر جاتا ہے۔	۱۰۲
۱۷۶	۷۲۳	بخیل اُمید میں رہنا بہتر سمجھنے میں مال کے کھا جانے سے۔	۱۰۳
۱۰۴	۴۴۱	بخیل سے (پیسہ مانگو تو اُس گدھے کی طرح رہ جائیگا	۱۰۴
		بھیگچر میں پھنسا ہوا اور اگر سو رہا فاختہ پڑھنے کو کہو تو سو بار پڑھے گا۔	
۱۸۱	۷۴۲	بخیل (اگر فاضل بھی ہے تو اُس کے) محبوب ظاہر کئے جاتی ہیں۔	۱۰۵
۱۲	۷۰	بدبخت - نیکیتوں کی بُرائی چاہتے ہیں۔	۱۰۶
۱۷۰	۷۰۱	بدخصلت آدمی کے ساتھ نرم اور ملایم گفتگو نہ کر۔	۱۰۷
۱۳۸	۵۶۹ ۵۷۰	بدخوہ ہر جگہ مبتلا، عذاب رہتا ہے۔	۱۰۸
۶۰	۲۷۲	بدشکل عورت کے لئے اندھا شوہر ہونا اچھا ہے۔	۱۰۹
۱۴۸	۶۱۳	بد صورت ممکن ہے کہ نیک خصلت ہو۔	۱۱۰

صفحہ نمبر	تذکرہ	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
۴۰	۲۷۲	بد صورت عورت پر لباس مکلف زیب نہیں دیتا۔	۱۱۱
۱۳۵	۵۵۶	بدکار کو جو مار ڈالتا ہے وہ خلقت کو بلا سے اور اس کو خدا کے عذاب سے چھوڑتا ہے۔	۱۱۲
۱۲۹	۵۲۹	بدکاروں کی طرف داری نہ کر اور نہ ان پر مہربان رہ۔	۱۱۳
۶۷	۲۹۸	بد مزاج آدمی کے پاس اپنی حاجت نہ لیجا۔	۱۱۴
۹۸	۴۱۹	بدنامی کا فعل ایک ہی سرزد ہو جائے تو وہ سالہا سال کے نیکیاں کو مٹا دیتا ہے۔	۱۱۵
۷۴	۳۲۸	بد نصیب آدمی کا حصول دولت میں کوشش کرنا بیفائدہ ہے۔	۱۱۶
۷۵	۳۲۹	بد نصیب آدمی میں کتنے ہی گنہگار ہوں سب بیگاہ ہیں۔	۱۱۷
۱۳۶	۶۰۵	بدوں سے بدی ہی سیکھی جاتی ہے۔	۱۱۸
۳۰	۱۴۸	بدوں سے مت لڑ جب تجھ میں مقابلہ کی طاقت نہیں ہے۔	۱۱۹
۱۶۹	۶۹۷	بدوں کی صحبت میں رہنے سے بدنامی ضرور ہوتی ہے۔	۱۲۰
۱۳	۶۶	بدوں کے ساتھ نیکی کرنا گویا نیکوں کے ساتھ بدی کرنا ہے۔	۱۲۱
۱۷۷	۷۲۸	بدوں کو نیک بنا۔	۱۲۲
۱۸	۹۰	برائی کر کے اس کے عیوض نیکی کی امید رکھنا بیہودہ خیالی ہے۔	۱۲۳
۵۱	۲۳۴	بربطد باجہ کی آواز ٹھیک ہو تو گوشالی کیوں کیجائے گی۔	۱۲۴
۶۰	۲۷۱	جرمی خصلت مرنے تک نہیں جاتی۔	۱۲۵
۱۴۶	۶۰۳	جرمی محبت میں بیٹھنے والا خراب ہو جاتا ہے۔	۱۲۶

صفحہ نمبر	تقریب	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
۱۲۶	۶۰۴	خیر کی محبت میں فرشتہ بھی بیٹھے تو فریب دینا سیکھے گا۔	۱۲۶
۴۷	۲۱۹	بڑے کاموں سے اپنے کو باز رکھ گڈری اور تسبیح کام میں نہیں آتی۔	۱۲۷
۱۲	۶۲	برے لوہے سے اچھی لموار نہیں بنائی جاسکتی۔	۱۲۹
۴۰	۱۸۹	بزرگ کہا نہ جائے گا جو اپنے بڑوں کی بُرائی کرتا ہو۔	۱۳۰
۹۸	۴۱۸	بزرگوں کی غلطوں کو گزشت کرنا اچھا نہیں۔	۱۳۱
۱۴۸	۶۱۵	بزرگوں سے جو شخص لڑتا ہے وہ آپ اپنا خون کرتا ہے۔	۱۳۲
۱۵۳	۶۳۶	پس کی بان کے نکلبانے میں کوئی تعجب نہیں اگر کوئی اُس کے پتھر سے میں ہو۔	۱۳۳
۱۰۰	۴۲۸	بیلوں سے وفاداری کی امید بحث ہے کیونکہ وہ ہر دم دوسرے پھول پر نغمہ کرتی ہیں۔	۱۳۴
۶	۲۸	بتلی کی جوانمردی چوہوں تک ہی محدود ہے۔	۱۳۵
۶۸	۳۰۵	بتلی کو بڑھوتے تو دنیا میں چڑیا کا نام نہیں رہتا۔	۱۳۶
۱	۲	بندہ وہی اچھا جو خدا سے اپنی گناہوں کی معافی چاہے۔	۱۳۷
۱۱۰	۴۶۱	بہار کے موسم میں جس درخت کے پھل پھول جھڑ جاتے ہیں وہ جاڑے کے موسم میں برہنہ رہے گا۔	۱۳۸
۵۹	۲۶۷	سجالی جو خود غرض ہو نہ تو سجالی ہے نہ دوست۔	۱۳۹
۴۷	۲۱۸	جسکتا پھر تلبے وہ شخص جس کو خدا اپنے در سے نکال دیتا ہو۔	۱۴۰

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
۶۸	۳۰۱	بھوکا رجا اور تکلیف اٹھا کر کینے کے روبرو ہاتھ نہ پھیلا۔	۱۴۱
۱۲۲	۵۰۳	بھوک سے قوتِ جلالت اور افلاس سے تقویٰ نہیں رہتا۔	۱۴۲
۱۶۲	۶۷۱	بھوک کی قدرِ اسودہ حال کو نہیں ہوتی۔	۱۴۳
۶۷	۳۰۰	بھوکا مرے گا مگر شیر کتے کا جھوٹا نہیں کھائے گا۔	۱۴۴
۳۹	۱۸۶	بھوکے کو اگر بھرا ہوا خان لٹائے تو اغلب ہے کہ وہ رمضان کا بھی خیال نہ کرے۔	۱۴۵
۷۰	۳۱۳	بھوکے کو پکا ہوا شلغم بہ نسبت چاندی کے کارآمد ہوتا ہے۔	۱۴۶
۵۹	۲۶۹	بے ایمانوں اور ناپرہیزگاروں سے قطعِ تعلق کر دینا چاہیے۔	۱۴۷
۱۱	۵۵	بمیر کے درخت کو پھل نہیں ہو سکتے اگر آبِ حیات ہی برے۔	۱۴۸
۲۵	۱۱۹	بے خوف رہنا چاہتا ہے تو معاملہ کا ماف و پاک رہ۔	۱۴۹
۷۶	۳۳	بے علم کو غیر ملکوں میں کوئی نہیں پوچھتا گو شریف زادہ ہی کیوں نہ ہو۔	۱۵۰
۷۱	۳۱۴	بے غری کر نے پر آدمی آمادہ ہو جاتا ہے جب نرمی سے کام نہیں نکلتا۔	۱۵۱
۶۶	۲۹۳	بے غری کے ساتھ زندہ رہنے سے مرنا بہتر ہے۔	۱۵۲
۲۰	۹۹	بے موقع بات کر کے اپنی غرت نہ بگاڑ۔	۱۵۳
۱۱۰	۴۰	بے قوف دولت کی نشہ میں آنے والی ٹنگرستی کا خیال نہیں کرتا۔	۱۵۴
۶۸	۳۰۲	بے ہنر کو بڑا نہ سمجھ اگرچہ وہ دولت و حکومت میں فریدوں کے برابر کیوں نہ ہو۔	۱۵۵

صفحہ	تعداد	علامہ مضمون	صفحہ
۱۴۹	۶۲۳	بے ہنر ہنر مذکور کچھ نہیں کہتے جیسے بازاری کتے شکاری بھگتوں کو۔	۱۵۶
۱۵۵	۶۴۵	بے ہنر ہونے کی وجہ سے کنگان باوجود پیمبر زادہ ہونے کے بے قدر تھا۔	۱۵۷
۱۲	۶۱	بھیرے کا بچہ آخر بھیر یا ہو گا۔	۱۵۸
( پ )			
۴۸	۲۲۱	پارسا جس کا دل دنیا میں لگا ہوا ہو مثل اس شخص کے ہے جو قبلہ کے طرف پیٹھ کر کے نماز پڑھتا ہو۔	۱۵۹
۹۲	۳۹۰	پاک نہیں رہ سکتا جو کچھ میں پھنسا ہوا ہو۔	۱۶۰
۴۰	۱۸۸	پانی گویٹھا کیوں نہ ہو مگر کوئی یا سا اس کو نہ پی گا اگر وہ کسی گندے دھن کا جھوٹا ہو۔	۱۶۱
۱۸۱	۵۴۱	پہچانتے ہوئے مر جاتے ہیں وہ جو دولت سے خط نہیں اٹھاتے اور علم پر عمل نہیں کرتے ہیں۔	۱۶۲
۱۷۴	۷۱۵	پرندہ دانہ کی طرف نہیں جانا جب وہ اپنے ہمجنسوں کو چال میں کھنسنے ہوئے دیکھتا ہے۔	۱۶۳
۱۴۴	۵۹۳	پرندے پیدا ہوتے ہی روزی دھونڈنے لگتے ہیں آدمی کے بچہ کو اس وقت تیز تک نہیں رہتی۔	۱۶۴

صفحہ نمبر	فصل نمبر	فصل نامہ مضمون	صفحہ نمبر
۱۶۵	۱۹۲	پرنیزگار اور نیک مرد سمجھ جس کا لباس پارساؤں کا سا ہو۔	۴۱
۱۶۶	۲۰۳	پرنیزگار کو بچوں کی محبت مثل قید خانہ کہتے ہیں۔	۹۵
۱۶۷	۲۲۱	پنہ بدوز اگر غیر ملک میں جائے گا تو بھوک کی تکلیف نہ اٹھائے گا	۷۸
		( پرنیزگار کے سبب سے )	
۱۶۸	۲۰۵	پھول تو جاتا رہا اور کانٹے رہ گئے۔	۹۵
۱۶۹	۵۰۴	پھول کے ساتھ کانٹا شہاب کے ساتھ نشہ خزانہ کے ساتھ سانپ فرو رہتا ہے۔	۱۲۲
۱۷۰	۱۸۵	پیاسا آدمی چشمہ کے پاس پہنچنے کے بعد دست باتھی کا بھی خوف نہ کرے گا۔	۳۹
۱۷۱	۳۰۹	پیاسے کے منہ میں موتی اور پیپی دونوں برابر ہیں۔	۶۹
۱۷۲	۲۹۲	پیاسے کو خواب میں بھی پانی کے چشمہ دکھائی دیتے ہیں۔	۱۱۹
۱۷۳	۳۴۸	پیٹ بہت بڑا بے مبراس ہے۔	۸۴
۱۷۴	۳۱۳	پیٹ بھرے ہوئے آدمی کے نظر میں یسے ہوئے مرغ کی کوئی قدر نہیں ہوتی۔	۷۰
۱۷۵	۸۲	پیٹ بھرے کو جو کی روٹی اچھی نہیں معلوم ہوتی مگر وہی روٹی جو کی کے حق میں نفرت ہے۔	۱۶
۱۷۶	۴۳۷	پیٹ کے قیدی کو بند نہیں لگتی جب معدہ میں گرانی ہوتی	۱۵۱
		یا بھوک لگتی ہے۔	

صفحہ نمبر	تذکرہ	مضامین مضمون	صفحہ نمبر
۱۵۰	۶۲۵	پیٹ نہوتا تو کوئی جانور مال میں نہ پھنستا۔	۱۷۷
۶۶	۱۹۱	پیٹہ ادا کرنے کے وعدہ کو ایسا کرنا مشکل ہے۔	۱۷۸
۶۸	۲۲۰	پیٹہ جس کے پاس ہے وہی زردار ہے۔	۱۷۹
۲۷	۱۴۴	پیٹہ اگر جمع کیا ہے تو محتاجوں کو دے۔	۱۸۰
۵۶	۲۵۲	پیٹہ دے تو محتاجوں کو دے مگر جو مالدار ہوں ان سے کچھ لکچھ طلب کر۔	۱۸۱
۵۴	۲۴۶	پیٹہ عالموں کو دے تاکہ دوسروں کو ترغیب ہو زاجروں کو نندے	۱۸۲
۸۶	۳۷۴	پیٹہ کا نقصان ایک دوسرے پڑوسی سے ہنسی کرا لینا۔	۱۸۳
۹۸	۲۲۰	پیٹہ کو دیکھنا ہے سر جھکانا ہے۔	۱۸۴
( ت )			
۱۵۷	۶۵۳	تدبیر بغیر زور کے اور زور بغیر عقل کے بیکار ہے۔	۱۸۵
۱۰۵	۲۴۲	تربیت کا اثر اسی پر ہوتا ہے جس کا جوہر اچھا ہو۔	۱۸۶
۱۴۱	۵۸۰	تعریف امتحان کو پسند آتی ہے۔	۱۸۷
۱۵۴	۶۳۹	تعجب نکر اگر کوئی عقلمند نادانوں کے مجمع میں خاموش رہے۔	۱۸۸
۴۶	۲۱۴	تقریر کرنے والا دل لگا کر تقریر نہ کرے گا اگر سامعین مطلب کو نہ سمجھتے ہوں۔	۱۸۹
۸۳	۳۶۲	تکلیف کا خیال کیا جائے گا تو موتی دریا میں سے کیسے ہاتھ آئیں گے۔	۱۹۰



صفحہ نمبر	تہذیب	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
۴۷	۴۱۵	تکلیف کا حال اس شخص کے روبرو کہنا بے سود ہے جس نے کبھی تکلیف نہ اٹھائی ہو۔	۱۹۱
۴۷	۲۱۷	تکلیف کی سختی سے عاجز ہو کر نہ بیٹھ جاؤ دشمنوں سے مقابلہ کر۔	۱۹۲
۱۳۴	۵۵۲	تلوار پر ہاتھ لیجانا اس وقت روا ہے جب تدبیر سے کام نہ چلے۔	۱۹۳
۱۴۲	۵۸۸	تنگ آنت ایک روٹی سے بھر جاتی ہے مگر تنگ آنکھ نعمتِ روئے زمین سے بھی نہیں بھر سکتی۔	۱۹۴
۱۰۰	۴۲۴	تندرستی کا اعتبار نہیں اور نہ مرض مہلک کو بالکلید موت کہا جاسکتا ہے۔	۱۹۵
۱۸۰	۷۳۷	تو یہ نکرے تو کیا کرے۔ عرسیدہ بڑھیا بد رفتاری سے اور قاضی معزول مردم آزاری سے۔	۱۹۶
۶۹	۳۱۰	توشہ بغیر آدمی کو مسافت کے لئے قدم نہ اٹھانا چاہئے۔	۱۹۷
۶۹	۳۰۸	تو نگر جو تھکوا نہیں کرتا اس میں استدعا لے کی تیرے مفید کوئی معلومت ضرور ہے۔	۱۹۸
۱۲۸	۵۲۶	تین چیزیں بدوؤں تین چیزوں کے پائدار نہیں رہ سکتیں۔ مال بے تجارت۔ علم بے بحث۔ ملک بے سیاست۔	۱۹۹
( ج )			
۲۶۰	۶۶۶	جان ایک دم کی حفاظت میں اور دنیا دہیستوں کے درمیان ایک وجود	۲۰۰

صفحہ نمبر	نمبر فقرہ	مضمون	صفحہ نمبر
۷	۳۰	جان پر کیٹنے والا شخص جو دل میں آسک کہہ دیتا ہے ۔	۲۰۱
۲۵	۱۲۱	بازار کی سلامتی دریا کے کنارہ پر ہی ہے گو دریا میں غلہ و ریا وہ کیوں نہ ہوں ۔	۲۰۲
۱۳۳	۵۵۱	جان کو خطر میں نہ ڈال جب روپے سے کام نکلتا ہو ۔	۲۰۳
۱۵۹	۶۶۲	جاہل کے ساتھ عالم کا بیروتھیں ۔ دونوں کے حق میں باعث نقصان ہے ۔	۲۰۴
۸۷	۳۷۷	جاہل ( ڈرائی میں اگر ) دونوں طرف ہوں زنجیر بھی ہو تو اس کو توڑ جبہ کی تحقیر ہوتی ہے اگر وہ کسی میٹا پر پارسا کے جسم پر ہو ۔	۲۰۵
۳۳	۲۰۳	جب اللہ تعالیٰ ہی کو بندہ اپنا پروردگار سمجھتا ہے تو اس کو اور کسی پر اعتقاد نہ رکھنا چاہئے ۔	۲۰۶
۱۳۳	۵۹۲	جلد پیدا ہونے والی چیز دیر تک نہیں رہ سکتی	۲۰۸
۹	۲۳	جنگلوں میں درندوں کا احتمال فرو رہے ۔	۲۰۹
۱۴۵	۶۰۱	جواب دینے کے پیشتر جو نہیں سوچتا اکثر ( اس کا جواب ) ٹھیک نہیں ہوتا ۔	۲۱۰
۱۸۰	۷۳۹	جوان آدمی کو شہوت سے باز رہنا چاہئے ۔	۲۱۱
۳۷	۱۷۵	جوانمرد نہیں کہلا یا جاسکتا جو رست ہاتھی سے مقابلہ کرے بلکہ جو انمرد وہ ہے جو عقدہ کی حالت میں بیہودہ نہ بکے ۔	۲۱۲

صفحہ نمبر	تہذیب	ظلمات مضمون	صفحہ نمبر
۱۸۰	۷۳۸	جو انرد وہی ہے جو جوان ہو کر خدا کے واسطے گوشہ نشینی اختیار کرے ۔	۲۱۳
۵۸	۲۶۵	جو انردی تھپڑ مار دینے میں نہیں ہے بلکہ ہوسکے تو لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنے میں ہے ۔	۲۱۴
۲۳	۱۱۲	جو رواد و بچوں کو جو تکلیف میں رکھے گا اس کو آرام نہیں ملے گا	۲۱۵
۳۶	۱۷۴	جہاں کا پھرا ہوا شخص بہت جھوٹا ہوا کرتا ہے ۔	۲۱۶
۷	۳۲	جھوٹ بولنا ۔ فتنہ انگیز راستی سے جائز ہے ۔	۲۱۷
۱۷۲	۷۰۸	جھوٹ بولنے والا اگر سچ بھی کہے تو یقین نہیں کیا جاتا ۔	۲۱۸
۱۷۲	۷۰۷	جھوٹی بات مثل زخم کے ہوتی ہے جس کا نشان نہیں مٹتا ۔	۲۱۹
( چ )			
۸۶	۳۷۱	چھچھو ندر کو آفتاب کی روشنی بڑی معلوم ہوتی ہے ۔	۲۲۰
۳۵	۱۶۵	چرواہا بکریوں کی حفاظت کے لئے ہے ۔ بکریاں چوپایوں کے لئے نہیں ۔	۲۲۱
۱۲	۶۰	چشمہ کا پانی جب بڑھ جاتا ہے تو اونٹ کو بھی پیالہ بناتا ہے ۔	۲۲۲
۱۱	۵۲	چشمہ کا پانی جب بڑھ گیا تو وہ بند نہیں کیا جاسکتا ۔	۲۲۳
۱۳۱	۵۳۰	چشمہ کا منہ بند کر دینا ہی اچھا ہے کیونکہ پانی بھر جانے کے بعد بند نہیں کیا جاسکتا ۔	۲۲۴

بیحد	فلاصلہ مصنون	تہذیب	صفحہ
۲۲۵	چیونٹی گرمیوں میں ایسا آذوقہ اسلئے جمع کرتی ہے کہ جاڑوں میں آرام سے بسر کرے۔	۴۸۹	۱۱۸
۲۲۶	چیونٹی وہی اچھی جس کے پر نہوں۔	۳۰۷	۶۹
۲۲۷	چور چرایا ہوا مال واپس ندیکہ کتنی ہی مینت کرو۔	۴۰۹	۹۶
۲۲۸	چور کے ہاتھ خوف سے کانپتے ہیں۔	۱۱۴	۳۴
۲۲۹	چوری سے تو بہ کرنا جب کہ شے مقصود حاصل نہ ہو سکے بیفائدہ ہے۔	۴۲۲	۹۹
۲۳۰	چوٹا عقل مند ہو تو وہ بڑے نادان سے اچھا۔	۳۹	۹
۲۳۱	چھوٹی چیز قیمت میں گراں ہوتی ہے۔	۴۰	۹
( ح )			
۲۳۲	حاجت ایسے شخص کے پاس لیجا جس سے تجھ کو سچ نہ پہنچے۔	۲۹۹	۶۷
۲۳۳	حاجت کسی کے پاس لیجانے سے بھوکا مرنا بہتر ہے۔	۲۸۱	۶۳
۲۳۴	حاصل خدا کی نعمت کا بغیل اور بندہ بیگناہ کا دشمن ہے۔	۶۸۳	۱۶۵
۲۳۵	حاصلوں پر بلا نازل ہونے کی خواہش نہ کر کہ وہ خود بلا میں مبتلا ہے اسلئے کہ دشمن (حد) اس کے پیچھے لگا ہوا ہے۔	۶۸۴	۱۶۵
۲۳۶	حرم عقل مند کو بھی اندھا بنا دیتی ہے۔	۳۵۱	۸۰
۲۳۷	حریص کی آنکھ کو قناعت سیر کر دیتی ہے یا قبر کی مٹی۔	۳۱۶	۷۱
۲۳۸	حسرت۔ دل سے دور نہیں ہوتی ایک تو سوداگر کشتی شکستہ	۶۸۸	۱۶۶

صفحہ نمبر	تفصیل	فصل مضمون	صفحہ نمبر
		کی۔ دوسرے وارث ہم محبت قلندراں کی۔	
۲۳۹	۲۱	حسین کو مشاطہ کی کیا ضرورت ہے۔	۵
۲۴۰	۱۴۴	حکام مقتدر کو رعایا کا مال زبردستی سے نہ لینا چاہئے۔	۳۰
۲۴۱	۱۸۳	حکومت اور دولت کاروانی سے نہیں ملتی جب تک کہ خدائیت کا	۳۸
		نہ دے۔	
۲۴۲	۴۷۸	حکومت اور غور چند روزہ ہیں اسلئے ماتحتوں پر ظلم نہ کرنا اور	۱۱۵
		خدا کو نہ بھول کہ وہ حاکم تجربہ سے بڑا ہے۔	
۲۴۳	۸۳	خواران بہشتی کو اعراف و وزخ معلوم ہوتا ہے لیکن دوزخیوں	۱۶
		کے لئے اعراف ہی بہشت ہے۔	
<h1>خ</h1>			
۲۴۴	۶۴۳	خاکستر دراکھ میں آگ کا سا جو ہر ذاتی نہ ہونے سے	۱۵۵
		وہ مٹی کے برابر ہے۔	
۲۴۵	۲۶۳	خاک ہو جانے سے پہلے خاکسار بن۔	۵۸
۲۴۶	۳۷۵	خاموش رہنا ہی جواب ہے ایسے شخص کے مقابلہ میں جس کو	۸۷
		قرآن پاک یا حدیث کے دلائل پر اعتقاد نہ ہو۔	
۲۴۷	۶۰۰	خاموشی چوپایوں سے سیکھو وہ تجھ سے بونا نہیں سیکھ سکتے۔	۱۴۵
۲۴۸	۵۷۵	خبر دہل آزار کو تو نہ بیان کر دوسروں کو کہنے دے۔	۱۳۹
	۵۷۶		۱۴۰

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
۶۰	۲۷۰	خدا پرستوں پر خیر ان شکر کو قربان کر دینا چاہئے ۔	۲۴۹
۹۰	۳۸۶	خدمت و اطاعت کی توقع نکرنی چاہئے جب کسی کو دوست بنانے کا اقرار کر لیا ۔	۲۵۰
۳۴	۱۶۳	خدمت لینے کی توقع اسی شخص سے رکھ جو اس کی خدمت کا اہل متوقع ہو ۔	۲۵۱
۱۲۸	۵۲۵	خدمتوں پر عقلمندوں کے سوا کسی کو مقرر نہ کرنا چاہئے ۔	۲۵۲
۱۷۹	۷۳۴	خراج اگر خوشی سے ندو گئے تو زبردستی کے ساتھ لیا جائے گا ۔	۲۵۳
۱۰۹	۲۵۶	خرچ کو گھٹا دے اگر آمدنی کم ہو ۔	۲۵۴
۱۶۷	۶۹۰	خلعت شاہی سے اپنا پیرا ناکپڑا ہی اچھا اور عزت دینے والا ہے ۔	۲۵۵
۷۷	۳۳۷	خوبصورت آدمی کی ہر جگہ عزت کیجاتی ہے ۔	۲۵۶
۵۵	۲۴۷	خوبصورت عورت کو فیروزہ کی انگوٹھی اور زیور کی ضرورت نہیں	۲۵۷
۷۷	۳۳۵	خوبصورتی تھوڑی ہی سی کیوں نہ ہو بہت سے مال و دولت سے اچھی ہے ۔	۲۵۸
۷۳	۳۲۳	خوبصورتی کو لباس مکلف پر ترجیح ہے ۔	۲۵۹
۷۸	۳۴۰	خوش آوازی خوبصورتی سے بھی اچھی ہوتی ہے کیونکہ اس سے نفس کو مزہ ملتا ہے اور وہ قوت روح ہے ۔	۲۶۰
۶۶	۲۹۴	خوشنوع کے ہاتھ سے اندرائن کا تلخ پھل کھانا ترش رو کے ہاتھ کی میٹھائی سے بہتر ہے ۔	۲۶۱

صفحہ نمبر	تعداد	مضمون	صفحہ نمبر
۳	۱۱	خوش نصیب وہی ہے جو نیکنامی اپنے ساتھ لے گیا ۔	۲۶۲
۱۲۲	۵۰۵	خوشی کے ساتھ غم لگا ہوا ہے ۔	۲۶۳
۱۱	۱۱	خوف لگا ہوا ہے لذت ہائے عیش کے ساتھ موت کا ۔	۲۶۴
۹۷	۳۱۳	خوف نہ ہوتا جان کا اور کانٹوں کا تو دریا کے نوالہ و پھولوں کی صحبت اچھی ہوتی ۔	۲۶۵
۱۶۷	۶۸۹	خون تیرا جائز ہے ۔ فقیروں کے پاس ۔ اگر تیرے مال میں سیل نہ ہو ۔	۲۶۶
( د )			
۱۵۹	۶۶۱	دانہ دانہ ملک ہی نلکہ کا انبار ہو جاتا ہے ۔	۲۶۷
۲۷	۱۳۲	درخت بے ثمر پر کوئی پتھر نہیں مارتا ۔	۲۶۸
۱۰	۵۱	درخت زیادہ بڑھ جانے کے بعد اکھاڑا نہیں جاسکتا ۔	۲۶۹
۱۶۷	۶۹۱	دستر خوانِ امرا سے اپنی جھولی کا ٹکڑا زیادہ عزیز ہوتا ہے ۔	۲۷۰
۱۵۹	۶۶۰	دشمن بدلہ لینے کے لئے موقع تاکتا رہتا ہے ۔	۲۷۱
۱۳۸	۵۷۲	دشمن جب عاجز ہو جاتا ہے تو دوستی کرنے لگتا ہے ۔	۲۷۲
۱۳۵	۵۶۰	دشمن جس بات کے کرینکے لئے ہے اُس سے بچ اور اُس کے برعکس کر ۔	۲۷۳
۸۲	۳۶۰	دشمن دوست نہا پر اعتبار نہ کر ۔	۲۷۴
۸۷	۳۷۳	دشمن سے اپنی تکلیف نہ بیان کر ۔	۲۷۵

صفحہ نمبر	تقریب	غلامہ مضمون	صفحہ نمبر
۳۱	$\frac{۱۵۱}{۱۵۲}$	دشمن سے جنگ چھیڑنے کے بعد سمجھ لے کہ تو خود اس کا نشانہ بنا ہوا ہے ۔	۲۷۶
۱۳۳	۵۴۶	دشمن سے صلح کرنے والے کا خیال دوستوں کو تسانے کا ہوتا ہے ۔	۲۷۷
۳۱	۱۵۳	دشمن سے معاملت چاہتا ہے تو اس کے روبرو اس کی تعریف کیا کر ۔	۲۷۸
۱۳۱	۵۳۷	دشمن کا مطلب دوست بننے سے یہ ہوتا ہے کہ دشمن قوی بنے ۔	۲۷۹
۹۵	۴۰۶	دشمن کا منہ دیکھنے سے اپنے آنکھوں کو نیزے کی نوک پر دیکھنا اچھا ہے ۔	۲۸۰
۴۶	۲۱۶	دشمن کے دروازہ کو کھٹکھٹا ۔ دوستوں کے گھر کو مان کر ۔	۲۸۱
۱۴۰	۵۷۹	دشمن کے فریب اور خوشامد کے دام میں نہ آجا ۔	۲۸۲
۲۴	۱۱۸	دشمن کی قوت کو اگر بڑھے دینا نہیں چاہتا ہے ۔ تو اپنے کاموں میں مدد سے تجاوز نہ کر	۲۸۳
۳۸	۱۸۰	دشمن کے مرنے پر خوشی نہ منانی چاہئے ۔	۲۸۴
$\frac{۸۶}{۹۴}$	$\frac{۳۷۰}{۴۰۰}$	دشمن کی نظریں عیب ہنر دکھائی دیتے ہیں ۔	۲۸۵
۱۳۴	۵۵۳	دشمن کی عاجزی پر رحم نہ کر ۔	۲۸۶
۱۳۰	۵۳۲	دشمن کو ایذا نہ پہنچا ممکن ہے کہ وہ کسی وقت دوست بن جائے ۔	۲۸۷
۱۵۲	۴۳۰	دشمن کو جب وہ روبرو ہو تو قتل کرنا گویا اپنے سے دشمنی کرنا ہے ۔	۲۸۸





صفحہ نمبر	تفصیل	خلاصہ مفہوم	صفحہ نمبر
۱۲	۵۹	دشمن کو حقیر نہ سمجھنا چاہیے۔	۲۸۹
۱۳۱	۵۳۸	دشمن کو دشمن سے ہی ہلاک کرنا معلوم ہے۔	۲۹۰
۱۳۰	۵۷۳	دشمن کو کمان کیسے پھینچنے کی بھی مہلت نہ دے اور اس کو ہلاک کر۔	۲۹۱
۱۳۲	۵۴۰	دشمن کمزور سے بخوف نہ رہ۔	۲۹۲
۱۳۹	۵۷۴	دشمن کمزور پایا جاوے تو شیخی نہ بگھار۔	۲۹۳
۱۳۴	۵۵۴	دشمن کیا کر سکتا ہے جب خدا مہربان ہو	۲۹۴
۱۳۸	۵۷۱	دشمنوں میں لڑائی دیکھتے تو آرام سے بیٹھ۔	۲۹۵
۸۶	۳۶۹	دشمن وہی اچھا جو نیکی نہ دیکھے۔	۲۹۶
۷۱	۳۱۷	دعا مانگنے سے اس کو کچھ فائدہ نہیں ہوتا جس نے زمانہ	۲۹۷
		فارغ البالی میں اپنے ہاتھوں کو بغل میں دبائے رکھا ہو۔	
۵	۱۹	دوستی ایسے چیزوں کے ساتھ نہ کر جو ناپائدار ہوں۔	۲۹۸
۸	۳۴	دل اپنا بجز اللہ تعالیٰ کے اور کسی سے نہ لگاؤ یا بے وفا۔	۲۹۹
۳۴	۱۶۱	دل آزاری نہ کر۔	۳۰۰
۹۶	۳۱۰	دل کا پٹا لینا مشکل ہے اس لئے کسی سے دل نہ لگانا چاہیے۔	۳۰۱
۳۷	۱۷۶	دل کسی کا حتی الامکان نہ دکھا۔	۳۰۲
۸۲	۳۵۶	دل کسی کا دکھانے کے بعد بے فکر نہ رہ۔	۳۰۳
۹۰	۳۸۴	دل کو جو چیز اچھی معلوم ہوتی ہے وہی زیادہ خوبصورت	۳۰۴
		دکھائی دیتی ہے۔	

صفحہ	تفصیل	خلاصہ مضمون	پیرہ
۵۲	۲۳۶	دنیا سے بڑھکر تکلیف دہ چیز اور کوئی نہیں ہے ۔	۳۰۵
۵۲	۲۳۵	دنیا میں جو لوگ دل لگاتے ہیں ان کی حالت مثل کھی کے ہے جو شہد میں لت پت ہو جاتی ہے ۔	۳۰۶
۱۰	۲۸	دو بادشاہ ملکر ایک ملک میں نہیں رہ سکتے اور دس فقیر ایک کھل میں سو سکتے ہیں ۔	۳۰۷
۱۷۰	۷۰۲	دوسروں کی باتوں میں دخل نہ دو بغیر من اظہار ریافت ۔	۳۰۸
۲۵	۲۱۳	دور کے رہنے والے جو باجہز میں وہ نزدیک ہی ہیں ۔	۳۰۹
۹۲	۲۰۰	دوست بجز ہنر کے عیب نظر ہی نہیں کرتا ۔	۳۱۰
۳	۱۰	دوست بے وفالایق دوستی کے نہیں ہوتا ۔	۳۱۱
۱۵۷	۶۵۰	دوست کو ( جس کے ساتھ عمر گزری ہو ) دم بھر میں رنجیدہ نہ کر ۔	۳۱۲
۳۲	۱۶۳	دوست کو اس قدر آزادی نہ دے کہ تیرے ساتھ دشمنی کرے ۔	۳۱۳
۲۵	۱۲۳	دوست نہیں ہے جو آسودگی کے زمانہ میں شہی بگمارے ۔	۳۱۴
۲۵	۱۲۲	دوست وہی ہے جو قید خانہ میں کام آئے نیکو دسترخوان پر دوستی ظاہر کرے ۔	۳۱۵
۲۵	۱۲۳	دوست وہی ہے جو مصیبت میں کام آئے ۔	۳۱۶
۲۹	۲۲۵	دوست یاد نہیں آتے جب دولت و حکومت بہتی ہے ۔	۳۱۷
۱۳۳	۵۱۷	دوستی ترک کر دے ایسے شخص کی جو تیرے دشمنوں کے	۳۱۸

صفحہ	تقریب	خلاصہ مضمون	صفحہ
		ساتھ بیٹھا ہو۔	
۹۲	۳۹۱	دوستی سے بعید ہے بخوف جان و دست کی محبت سے	۳۱۹
		دل پھیر لے۔	
۴۱	۱۹۵	دوستی صاف باطن لوگوں کی حاضر و غائب میں کیا ہوتی ہے	۳۲۰
۳۹	۱۸۷	دوستی کے لائق نہیں ہوتا جو شخص کہ مقامات ناپسندیدہ	۳۲۱
		میں جاتا ہو۔	
۱۲۳	۵۰۸	دولت اور قوت موجود ہے تو اس سے نیکی پیدا کر	۳۲۲
		اور حفظ اٹھا۔	
۱۷	۸۷	دولتمند جتنے دولت میں زیادہ ہیں اُتنے ہی وہ قتل ہیں	۳۲۳
۱۲۰	۴۹۶	دولت کو ایک شخص تو محنت سے جمع کرتا ہے اور	۳۲۴
		دوسرا بلا محنت کے اوڑھتا ہے۔	
۷۴	۳۲۷	دولت کوشش کرنے سے ہاتھ نہیں آتی۔	۳۲۵
۳۵	۱۶۸	دولت رہنے والی شے نہیں ہے۔ اس کے	۳۲۶
		موجود ہوتے ہوئے نیکی کر لے۔	
۷۲	۳۱۹	دولت مجتمع سے فائدہ اور حفظ اٹھا۔	۳۲۷
۱۶۴	۶۸۲	دولتمند جو محتاجوں کی خبر نہ لے گا وہ عاقبت میں کوئی دولت	۳۲۸
		یا مرتبہ نہیں پائے گا۔	
۱۲۶	۵۱۴	دولت دنیا سے فائدہ اور عاقبت میں بہتری چاہتا ہے۔	۳۲۹

صفحہ	نمبر	مضمون	صفحہ
		تو خلق اللہ پر احسان کر۔	
۱۲۸	۵۱۲	دولت سے نیکی نہ کما نیو الا دولت ہی کے خیال میں ہلاک ہو جاتا ہے۔	۳۳۰
۱۲۳	۵۰۹	دو تمندوں کے خرایض کی تفصیل۔	۳۳۱
۱۰۲	۴۳۳	دھیمی چال چل (مثل اونٹ کے) اگر منزل مقصود کو پہنچنا چاہتا ہے۔	۳۳۲
۱۱۳	۴۶۹	دوست سمجھا جائے گا نہ عقل مند جو اپنے عزیزوں کے ساتھ وفاداری نہ کرے۔	۳۳۳
۱۵۲	۴۳۳	دیر کرنا اچھا ہے قیدی کے قتل کرنے سے۔	۳۳۴
۱۵۳	۴۲۱	دیر کرنا سانپ کے مارنے میں عقل کے خلاف ہے	۳۳۵
		جب ہاتھ میں پتھر ہوا اور وہ پتھر پر بیٹھا ہو۔	
۱۷۹	۷۳۳	دین واجب کو خوشی سے دیدانا چاہئے۔	۳۳۶
۱۶۱	۶۶۷	دین کو دنیا کے عیوض بیچنے والے گمراہ ہیں۔	۳۳۷
ط			
( ۵ )			
۱۷	۸۶	ڈرتارہ اس شخص سے جو تجھ سے ڈرتا ہو۔	۳۳۸
۳۴	۱۶۱	ڈرتارہ دردمندوں کی آہ سے۔	۳۳۹
۱۵۴	۶۴۰	ڈھول کی بڑی آواز شیریں اور سیلی آواز کے باجوں پر۔	۳۴۰

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
		غالب آجایا کرتی ہے ۔	
		( ✓ )	
۱۶	۸۱	راحت اور آرام کی قدر وہی جانے جو کسی مصیبت میں پھنسیے	۳۴۱
۱۳۰	$\frac{۵۳۱}{۵۳۳}$	راز دل پیچھے دورت سے بھی نہ کہ ۔	۳۴۲
۱۳۱	۵۳۴	راز دل کے ظاہر کرنے سے خاموش رہنا ہی اچھا ہے ۔	۳۴۳
۲۴	۱۱۵	راستی خدا کی خوشنودی کا باعث ہے ۔	۳۴۴
۷۱	۳۱۵	رحم اس شخص پر نہ کرنا بجا ہے جو اپنے پر رحم نہ کرتا ہو ۔	۳۴۵
۱۳۵	۵۵۷	رحم کر مگر ظالم پر نہیں ۔	۳۴۶
۱۲۹	۵۲۸	رحم کرنا بڑے لوگوں پر اور معاف کرنا ظالموں کو گویا	۳۴۷
		نیکوں اور مظلوموں پر ظلم کرنا ہے ۔	
۱۳۵	۵۵۸	رحم کرنا سانپ پر گویا آدم کے اولاد پر ظلم کرنا ہے ۔	۳۴۸
۱۵۱	۶۲۹	رحم کرنا شیر پر گویا بکریوں پر ظلم کرنا ہے ۔	۳۴۹
۱۸	۸۸	رحم کر غویب رحیت پر تاکہ تو دشمن سے تکلیف نہ اٹھا سکے	۳۵۰
۱۷۳	۷۱۲	رحم نہ کر اس بیل پر جو زیادہ کھانا اور بہت سوتا ہو ۔	۳۵۱
۱۱۲	۴۶۵	رزق ضرور خداوند کریم پہنچائے گا خواہ کوشش کرے	۳۵۲
		یا نہ کرے ۔	
۸۳	۳۶۱	رزق کے پیدا کرنے میں کاہلی نہ کرنی چاہیے ۔	۳۵۳

صفحہ	نمبر	علامہ مضمون	صفحہ
۱۷۹	۷۳۶	رشتہ خوار قاضی غیر مستحق کو بھی حقدار ثابت کرے گا۔	۳۵۳
۱۳۶	۵۱۷	ریخ سینا لہو اٹھاتے ہیں جو جرم تو کرتے ہیں مگر کھانا تو نہیں اور علم تو پڑھتے ہیں مگر شمس پر عمل نہیں کرتے۔	۳۵۵
۱۰۶	۳۳۷	ریخ دو دو بتا ہے مرتبہ پا کر محکوم بنا۔ اور ناز سے پلکری سختیاں پروا نہ کرتا۔	۳۵۶
۶۶	۲۹۵	ریخیدہ اور ترشہ دلی کے ساتھ اپنے عزیز کے پاس بھی نہ جا۔	۳۵۷
۲۳	۱۱۶	ریخیدہ رہتے ہیں چار شخص۔ چار شخصوں سے۔	۳۵۸
		محسوس کنز بادشاہ سے۔ چور چوکیدار سے۔ بد معاش چمکڑ سے۔ بدکار عورت محتب سے۔	
۳۲	۱۵۶	ریخیدہ نہو اگر خلیق سے تجھے نقصان پہنچے کیونکہ تکلیف اور راعت دونوں خدا کی جانب سے ہیں۔	۳۵۹
۱۵۳	۶۳۷	ریخیدہ نہونا چاہئے اگر او با شش کسی ہنرمند پر زیادتی کرے۔	۳۶۰
۶۱	۲۷۵	رندوں کے طریقے	۳۶۱
۱۱۱	۴۶۵	روزی بھی وہی خدا دے گا جس نے تجھے پیدا کیا اور بنایا۔	۳۶۲
۳۸	۱۸۲	روزی عقل و ہنر سے نہیں ملتی بلکہ خدا پہنچاتا ہے۔	۳۶۳

صفحہ	تعداد	فلامہ مضمون	تعداد
۵۶	۲۵۱	روٹی سوکھی ہوئی ہو تو وہ بھی تھکے ہوئے مسافر کے حق میں کوفتوں سے بڑھکر ہے ۔	۳۶۴
۵۵	۲۴۹	روٹی کا لینا فقیر کو اسی صورت میں حلال ہے جبکہ وہ اس کو دبھی اور عبادت کی واسطے لے ۔	۳۶۵
۲۳	۱۱۳	روٹی کی امید میں جان کو خطرہ میں ڈالنا عقلمندی کے خلاف ہے	۳۶۶
۵۵	۲۵۰	روٹی کو عارف لوگ صرف عبادت کی غرض سے مانگتے ہیں	۳۶۷
( ن )			
۵۵	۲۴۸	زہد کی شناخت یہی ہے کہ وہ کسی سے کچھ نہیں لیتا ہو ۔	۳۶۸
۱۲۵	۵۹۹	زبان آدمی کو اور بے مغزی جوڑ کو ہلکا کر دیتی ہے ۔	۳۶۹
۹۳	۳۹۷	زبانِ خلق کا بند کرنا مشکل ہے ۔	۳۷۰
۱۲۵	۵۹۹	زبان کو بند رکھ اگر کوئی کمال نہیں رکھتا ۔	۳۷۱
۵۰	۲۳۱	زبانِ خلق سے چٹکارا دشوار ہے ۔	۳۷۲
۴	۱۵	زبان درحقیقت عقلمند کے منہ کے دروازہ کی کنجی ہے ۔	۳۷۳
۴۸	۲۳۰	زخمی ( اکثر دیکھے گئے ہیں کہ ) بچھلے میں اور توانا قبر میں سدا رہے ۔	۳۷۴
۱۲۳	۵۰۷	زمانہ کی گردش کی نہایت نکر ۔	۳۷۵
۱۳	۶۵	زمین اگر کھار ہی ہے تو تخم نہ بو ۔	۳۷۶

صفحہ نمبر	تفصیل	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
۳۷۷	۶۴	۱۳	زین کے کھاری ہونے سے اس میں پھل نہ آئیں تو کیا باران کے طبعی لطافت میں اختلاف ہو سکتا ہے ؟
۳۷۸	۲۰	۵	زندگی جس کی نیکنامی کے ساتھ کٹی ہو درحقیقت اُس نے دولت جاوید حاصل کی ۔
۳۷۹	۲۴۴	۵۴	زنجیر ہے معشوقوں کی زلف عقلمندوں کے پاؤں میں ۔
۳۸۰	۲۲۳	۴۸	زنگ کھلے ہوئے ہو ہے کو صقل صاف نہیں کر سکتی ۔
۳۸۱	۷۰۳	۱۷۱	زیادہ بولنے سے سچے دعوے بھی صحیح خیال نہیں کی جاتے ۔
۳۸۲	۲۳۹	۵۳	زیادہ جانا کسی کے پاس اچھا نہیں ۔
۳۸۳	۷۲۴	۱۷۶	زیر دستوں پر رحم نہ کرنے والا ۔ زبردستوں کے ظلم میں گرفتار ہوتا ہے ۔
۳۸۴	۸۰	۱۶	زیر دستوں کی عملگاری کر اور گردشِ زمانہ سے ڈر
( س )			
۳۸۵	۴۷	۱۰	سایہ میں آلو کے کوئی نہیں جاتا ۔
۳۸۶	۷۴	۱۵	سپاہ کو اپنی جان کے برابر پرورش کر ۔
۳۸۷	۱۰۴	۲۱	سپاہی بھی لڑنے کے لئے تامل نہ کرے گا اگر تم اُس کو روپیہ کے دینے میں ذریعہ نہ کرو گے ۔
۳۸۸	۱۸۶	۲۲	سپاہی کو روپیہ دے اگر تو اُس کی وفاداری دیکھ چاہتا ہے



صفحہ	تذکرہ	غلام مصمنون	تذکرہ
۱۷۲	۷۰۸	سچ بولنے والے سے کبھی قصور بھی ہو جائے تو معاف کر دیا جاتا ہے ۔	۳۸۹
		سچی بات کر کے قید میں گرفتار ہو جانا جھوٹی بات کر کے رہا ہو جانے سے بہتر ہے ۔	۳۹۰
۱۳۳	۵۴۹	سخت دست نہ کہہ اس کو جو نرمی چاہیے ۔	۳۹۱
۱۳۴	۵۶۴	سختی اور نرمی کے برتنے میں عقلمند لوگ اعتدال سے کام لیتے ہیں ۔	۳۹۲
۱۳۶	$\frac{۵۶۳}{۵۶۳}$	سختی اور نرمی ملی جلی رہنی چاہئے ۔	۳۹۳
۱۸۰	۷۴۰	سخی بن اگر ہو سکے ورنہ سسر و کی طرح آزاد رہے ۔	۳۹۴
۱۸۱	۷۴۳	سخی کے عیوب کو اس کی سخاوت پوشیدہ کر دیتی ہے ۔	۳۹۵
۱۰۹	۳۵۸	سخی مشہور ہو جانے کے بعد مال کے خرچ کرنے میں دریغ نہ کرنا چاہئے ۔	۳۹۶
۲۷	۱۳۳	سرداری چاہتا ہے تو بخشش کر کیونکہ دانے بولے بغیر درخت نہیں ادا کرتا ۔	۳۹۷
۵۰	۱۲۸	سریلی آواز دل کو خوش کرتی ہے ۔	۳۹۸
$\frac{۷۵}{۷۶}$	$\frac{۳۳۱}{۳۳۲}$	سفر کے بغیر آدمی تجربہ کار اور کامل نہیں بن سکتا ۔	۳۹۹
۷۵	۳۳۰	سفر کے فوائد کی تفصیل ۔	۴۰۰
۱۷۳	۷۱۰	سفلہ احسان فراموش ہوتا ہے ۔	۴۰۱

صفحہ نمبر	خلاصہ معنوں	صفحہ نمبر
۱۱۱	سو نا اور چاندی ہر تیر میں نہیں نکلتا۔	۴۶۲
۱۴۵	سو نا معدن کے کھودنے سے اور بنجیل کا مال اُس کے مرجانے سے باہر آتا ہے۔	۴۶۶
۷۲	سو نے چاندی سے خود فائدہ اٹھا اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچا	۳۱۸
۱۵۴	سو نے کے پیالہ کی قیمت نہ گھٹیں گی اگر تیر سے اُس کو توڑ ڈالا جائے۔	۶۳۸
۱۲۰	سو نے کو کوٹلی اور بنجیل کو فقیر پہنچاتا ہے۔	۴۹۷
۱۱۱	سہیل (ستارہ) کی روشنی کا اثر ب جگہ یکساں نہیں ہوتا۔	۴۶۳
( ش )		
۷	شاوی بدوں مردی آزمائے کے نکرے۔	۲۹
۱۴۱	شاہ کی مدح سداۓ ہر گز نہ مٹن۔	۵۸۱
۱۶۵	شاگرد بے اعتقاد اور راستہ کا نہ جاننے والا شل عاشق بوزر اور پرند پرے پر کے ہے۔	۶۸۵
۷۳	شریف آدمی کا مرتبہ اُس کے تشددت ہو جانے سے نہیں گھٹتا۔	۳۱۴
۷۲	شکاری جو ہمیشہ شکار پکڑتا ہے ایک روز خود شکار بنے گا۔	۳۲۰

صفحہ نمبر	تہذیب	موضوع	صفحہ نمبر
۱۲۶	۵۱۵	شکر بجا لا خداوند کریم کا جس نے تجھے نیکی کرنے کی توفیق عطا کی۔	۴۱۳
۱۵۵	۶۴۴	شکر کی قیمت اس کے ذاتی جوہر کی وجہ سے ہے۔	۴۱۴
۱۴۳	۵۸۹	شہوت پرستی سے بچنے کے متعلق باب کی ایک نصیحت۔ شہوت کی آگ سے بچنا چاہئے تاکہ دوزخ کے جذاب میں گرفتار نہ ہو۔	۴۱۵
۱۵۸	۶۵۷	شہوت جو مقبول ظالیق ہونے کی غرض سے ترک کیا جائے وہ حرام ہے۔	۴۱۶
۵۸	۲۶۵	شیخی بگمار ناچھوڑ دے۔	۴۱۷
۸۱	۳۵۳	شیریں کلامی سے ہاتھی بھی ایک بال میں کھینچا جاسکتا ہے۔	۴۱۸
( ص )			
۶۳	۲۸۰	صبر جس میں نہیں وہ عقلمند نہیں۔	۴۱۹
۱۴۴	$\frac{۵۹۶}{۵۹۷}$	صبر سے کام بنتا ہے اور عہدی سے بگڑتا ہے۔	۴۲۰
۳۵	۱۶۶	صبر کر اگر تو کسی کو آسودہ اور کسی کو رنجیدہ پائے یہاں تک کہ وہ آسودہ فنا ہو جائے۔	۴۲۱
۵۸	۲۶۲	صبر کر اگر کسی سے تکلیف پہنچے۔	۴۲۲
۱۵۳	۶۴۴	صبر کر تاہم اندازہ کا تیر چھوڑنے کے قبل عقلمندی ہے۔	۴۲۳

صفحہ نمبر	تفصیل	خلاصہ مستنون	صفحہ نمبر
۱۰۲	۴۳۲	صبر کرنا سیکھ اگر منزل مقصود کو پہنچا پاتا ہے ۔	۴۲۴
۹۷	۴۱۶	صبر کرنے سے ہی لذت حاصل ہوتی ہے کیونکہ بچے انگوڑے کھٹے ہوتے ہیں ۔	۴۲۵
۱۲	۵۷	صحبت بد کے سبب سے خاندان نوح علیہ السلام معدوم ہو گیا ۔	۴۲۶
۲۸	۴۹۴	موت مرض کی امید اُس وقت کیجا سکتی ہے جب بنفیر لیں کسی طبیعت شناس حکیم کو دکھائی جائے ۔	۴۲۷
( ض )			
۲۵	۱۲۰	فروقت لاحقہ کے وقت فاصلہ بعیدہ سے کسی چیز کا منگوانا بے سود ہے ۔	۴۲۸
۱۱۳	۴۳۷	ضعیف آدمی اپنے کو جوان نہیں بنا سکتا ۔	۴۲۹
۱۰۲	۴۳۳	ضعیف جیب آگئی تو بچپنا چھوڑ دے ۔	۴۳۰
۱۱۲	۴۳۵	ضعیفی میں جوانی کے مزے نہ دہنڈو ۔	۴۳۱
۱۱۳	۴۳۸	ضعیفی میں شادی کرنا باعث خجالت ہے ۔	۴۳۲
( ط )			
۱۴۹	۶۲۰	طاقتور سے لڑنا ناواقفی ہے ۔	۴۳۳

صفحہ	تفصیل	خلاصہ معنوں	صفحہ
۱۴۹	۶۱۹	طاقتور سے لڑنیوالا اپنے ہی ہلاکت کا معاون ہے ۔	۴۴۴
۱۳۰	۱۴۹	طاقتور سے مقابلہ مگر جب تک کہ زمانہ اپنے موافق نہ ہو ۔	۴۴۵
۱۱۹	۴۹۱	طبع چھوڑ دے ( اگر تو مرد ہے ) ورنہ تسبیح کو پھیرنا بے سود ہے ۔	۴۴۶
( ظ )			
۱۹	۹۴	ظالم اور مردم آزار کا مرنا ہی بہتر ہے ۔	۴۴۷
۳۰	۱۴۶	ظالم تو ہمیشہ زندہ نہیں رہتا مگر لعنت ہمیشہ قائم رہتی ہے ۔	۴۴۸
۱۹	۲۰۱	ظالم کو اس بات کا خوف نہیں ہوتا کہ آئندہ خود عاجز ہو جائے تو کون اس کی دستگیری کرے گا ۔	۴۴۹
۹۸	۴۱۹	ظالم کو کسی کی بے پروئی کا خیال نہیں ہوتا ۔	۴۵۰
۴۹	۲۴۴	ظالم کو نصیحت کرنا بے سود ہے ۔	۴۵۱
۱۹	۹۵	ظالمانہ زندگی سے مرنا ہی اچھا ہے ۔	۴۵۲
۴۲	۱۶۰	ظلم و زیادتی خلق اللہ پر نکر ۔	۴۵۳
( ح )			
۴۱	۱۹۴	عابد جزائے طاعت اور رسوا اگر قیمت مال چاہتے ہیں ۔	۴۵۴
۱۵۸	۶۵۸	عابد جو خدا کی عبادت کرنے کے لئے گوشہ نشین نہ ہو	۴۵۵

صفحہ نمبر	تفصیل	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
		اُس کو کچھ بھی حاصل نہ ہوگا۔	
۱۵۸	۶۵۶	عابد روزہ دار سے سنی اچھا جو خود کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے۔	۴۴۶
۴۵	۲۱۰	عاجز سمجھ اپنے کو اگر خدا تجھے چشم بعیرت دے۔	۴۴۷
۱۶۲	۶۷۲	عاجز ہی عاجزوں کا حال جانتا ہے۔	۴۴۸
۱۴۸	۶۱۴	عادتوں سے جان سکتے ہیں کہ آدمی کی طبیعت کیسی ہے۔	۴۴۹
۴۲	۱۹۹	عارفوں کی علامت ظاہری اُن کی گڈڑی ہے اور اُن کی گڈڑی ہی دنیا کو دھوکا دینے کے لئے کافی ہے۔	۴۵۰
۳	۱۲	عاقبت کا سامان آپ ہی اپنی زندگی میں کر لے۔	۴۵۱
۱۶۵	۶۸۵	عالم بے عمل اور پرہیزگار بے علم مثل درخت پلے ٹرا اور خاتمہ بے در کے ہیں۔	۴۵۲
۱۵۶	۶۴۹	عالم جو جاہلوں میں ہو مثل اُس معشوق کے ہے جو اندھوں میں ہو۔	۴۵۳
۵۷	۲۵۶	عالم جو خود ہی گمراہ ہو دوسروں کی رہنمائی کیا کرے گا۔	۴۵۴
۱۶۰	۶۶۵	عالم ناپرہیزگار سے جاہل پریشان حال اچھا۔	۴۵۵
۵۶	۲۶۵	عالم وہی ہے جو خود کو کوئی بُرا کام نہ کرے اور دوسروں کو منع کرے۔	۴۵۶
۱۲۷	۵۲۱	عالم ہو کر اپنے من مانے کام کرنے والا مثل اندھے	۴۵۷

صفحہ نمبر	نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
		مشعلی کے ہے ۔	
۱۰۴	۴۴۱	عبادت الہی کوئی نکرنا اگر اس کے ساتھ خیرات بھی لازمی ہوتی ۔	۴۵۸
۱۱۹	۴۹۰	عبادت الہی میں وہی مشغول رہ سکتا ہے جس کا دل روزی کے لئے پر اگندہ نہ ہو ۔	۴۵۹
۱۷۴	۷۱۵	عبرت حاصل کرو اوروں کے مصیبتوں کو دیکھ کر ۔	۴۶۰
۸	۳۷	عدل کے باعث نوشیرواں کا نام زندہ ہے ۔	۴۶۱
۱۷۳	۷۱۴	عذاب آخرت میں مبتلا ہو گا اگر کوئی شخص دنیا میں ادب سیکھ کر اچھا راستہ اختیار نہیں کرے گا ۔	۴۶۲
۹۱	۳۸۹	عشق کرنے کے بعد پرہیزگاری باقی نہیں رہتی ۔	۴۶۳
۱۴۴	۵۸۴	عقل اور اولاد اپنی اپنی ہر ایک کو اچھی معلوم ہوتی ہے ۔	۴۶۴
۱۶۸	۶۹۳	عقل کے خلاف ہے دو اکا محض قیاس اور گمان پر کھالینا اور بغیر قافلہ کے نامعلوم راستہ چلنا ۔	۴۶۵
۸۷	۳۷۷	عقلند آدمی سخت کلام کے ساتھ نرمی سے پیش آتا ہے ۔	۴۶۶
۱۷۱	۷۰۳	عقلند آدمی سوال کئے بغیر جواب نہیں دیتا ۔	۴۶۷
۸۴	۳۶۵	عقلند آدمی کی تدبیر بھی بعض وقت کارگر نہیں ہوتی ۔	۴۶۸
۷۶	۳۳۴	عقلند آدمی کی قدرشل سونے کے ہر جگہ ہوتی ہے ۔	۴۶۹
۹	۳۹	عقلند چھوٹا ہی کیوں نہ ہو بڑے بیوقوف سے بہتر ہے ۔	۴۷۰
۱۷۷	۷۲۷	عقلند علمدہ ہو جاتا ہے جب دو شخصوں میں لڑائی دیکھتا ہے ۔	۴۷۱

صفحہ	نمبر	فلامہ مضمون	نمبر
		اور ٹہر جاتا ہے جب صلح دیکھتا ہے۔	
۱۴۸	۶۱۷	عقلندوں کا کام نہیں ہے شیر سے لڑنا اور تلووار پر مکا مارنا۔	۴۷۴
۱۵۶	۶۳۸	عقلندہ مثل صندوقہ عطار کے ہے۔ خاموش اور ہنرنا اداں مثل	۴۷۳
		دھول کے ہے۔ آواز تو بند کرتا ہے مگر اندر سے خالی۔	
۹۵	۴۰۳	عقلندوں کو بے وقوفوں سے اوسبے وقوفوں کو عقلندوں سے نفرت رہتی ہے۔	۴۷۴
۸۷	۳۷۶	عقلندوں میں باہمی عداوت نہیں ہوتی۔	۴۷۵
۱۱	۵۴	عقلندی سے بعید ہے سانپ کو مار کر اس کے بچوں کو پالنا۔	۴۷۶
۱۳۳	۵۴۳	عقلندی نہیں ہے چغٹو ری کر کے دو آدمیوں میں لڑائی لگانا۔	۴۷۷
۱۵۷	۶۵۲	عقل بنفس کے پنجہ میں اس طرح پھنسی ہوئی ہے جس طرح کہ عاجز مرد حیلہ باز عورت کے ہاتھ میں۔	۴۷۸
۱۰۹	۴۵۷	عقل و ادب سیکھو۔ کھیل کو دھچوڑ دو۔ ورنہ آئندہ پتلا وگے۔	۴۷۹
۱۲۶	۶۰۷	علم بڑھ کر جو اس پر عمل نہ کرتا ہو وہ مثل اس شخص کے ہے جس نے ہل چلایا مگر تخم نہ بویا۔	۴۸۰
۱۲۷	۵۱۹	علم کا پڑھنا دین کے نگہبانی کے لئے ہے نہ شکم پروری اور دنیا حاصل کرنے کے لئے۔	۴۸۱



صفحہ	تعداد	خلاصہ مضمون	صفحہ
۱۲۷	۵۱۸	علم کا پڑھنا بے سود ہے جبکہ اس پر عمل نہ ہو۔	۴۸۲
۱۲۷	۵۲۰	علم کو معاذ اللہ لیکر پڑھانا اور پارسی نمائش کے لئے کرنا گویا اپنے خرمن کو جلانا ہے۔	۴۸۳
۳	۹	عمار میں کسی کا ساتھ نہیں دیتیں۔	۴۸۴
۱۲۸	۵۲۲	عمر کو زانیہاں کرنیوالا اشل اس شخص کے ہے جس نے روپیہ دیا مگر خرید کچھ نہیں۔	۴۸۵
۴۳	۲۰۰	عمل کرنے کی کوشش کر پھر جو چاہے بہن۔	۴۸۶
۵۳	۲۲۲	عورت اگر گھر میں بد ہو تو یہ دنیا ہی دشوہر کے خن میں ادوز ہے۔	۴۸۷
۱۰۳	۴۳۹	عورت جو جوان ہو اس کو زور و زور مرغوب نہیں ہوتا بلکہ مرد مرغوب ہوتا ہے۔	۴۸۸
۱۰۱	۴۲۹	عورت جو جوان ہو وہ اپنے پیہو میں تیر کا لگنا پسند کرتی ہے مگر بوڑھے مرد کا میٹھا پسند نہیں کرتی۔	۴۸۹
۵۲	۲۴۳	خیالدار آدمی کو بے فکری نہیں رہتی۔	۴۹۰
۳	۸	عیب جس کو بادشاہ پسند کرتا ہے ہنر ہی سمجھا جاتا ہو۔	۴۹۱
۹۹	۴۲۳	عیب جونی مگر د۔	۴۹۲
۴۲	۱۹۶	عیب کو جب دوسروں کے عیوب تیرے رد و رویان کرے گا تو فردر دہ تیرے عیوب دوسروں سے کہے گا۔	۴۹۳

صفحہ	تقریب	خلاصہ مفہوم	بیجہ
۵۱	۲۳۲	عیب نہیں چھپ سکتے۔ انسان نہ دیکھ سکے تو خدا دیکھتا ہے۔	۴۹۴
۸۹	۳۸۳	عیوب ذاتی ہنر را معلوم ہوتے ہیں جب تک کہ دوسرے لوگ ظاہر نہ کریں۔	۴۹۵
۱۴۶	۴۰۴	عیوب مخفی کسی کے فاش نہ کرے۔	۴۹۶
( خ )			
۳۷	۱۷۷	غرض مندوں کے کام نکال۔	۴۹۷
۶	۲۶	غور کا انجام ذلت ہے۔	۴۹۸
۱۳۷	۵۶۸	غور کرنا اچھا نہیں ہے۔	۴۹۹
۷۶	۳۳۳	غریب آدمی وطن میں بھی مثل مسافر کے تکلیف میں مبتلا رہتا ہے۔	۵۰۰
۳۶	۱۷۳	غریب کی لائی ہوئی چھچھ میں پانی دو حقہ ہوگا اور ایک حقہ ہی۔	۵۰۱
۱۶۲	۴۷۴	غریب ہمایہ کے گھر سے آگ تک نہ مانگے۔	۵۰۲
۱۱۲	۴۶۶	غلاف کعبہ کی غفلت اس وجہ سے ہے کہ وہ چند روز بزرگ کی محبت میں رہا تھا۔	۵۰۳
۹۱	۳۸۸	غلام ایسا ہونا چاہیے جو مضبوط اور رخصتی ہو۔	۵۰۴
۱۱۵	۴۷۸	غلام پر زیادہ سختی نہ کر کیونکہ اسے تو نے خریدا ہے مگر اپنی قدرت سے پیدا نہیں کیا۔	۵۰۵

صفحہ	تقریب	خلاصہ معنوں	صفحہ
۵۰۶	۷۱۹	غم وہی اچھا جس کے بعد خوشی حاصل ہو۔	۱۷۵
۵۰۷	۷۲۱	غیبِ داں خلقت ہوتی تو کوئی بھی آرام نہیں پاتا۔	۱۷۷
( ف )			
۵۰۸	۴۸۴	فائدہ کینچے ہوئے شخص کو موت سہل معلوم ہوگی مگر آسودہ حال کو مشکل۔	۱۱۷
۵۰۹	۷۳	فرمانبردار پر مہربانی کیا کر اگر تو اس کو اپنے پاس رکھنا چاہتا ہے۔	۱۴
۵۱۰	۱۵۸ ۱۵۹	فرمانبردار ہی میں سرداری ہے۔	۳۳
۵۱۱	۳۵۲	فساد اور جھگڑے کا موقع دکھائی دے تو صبر اور نرمی اختیار کر۔	۸۱
۵۱۲	۴۳۶	فصل کے کاٹنے کا وقت آپہنچنے کے بعد کھیت میں سنبھل نہیں لہنا سکتا۔	۱۰۲
۵۱۳	۱۰۰	فصولِ خرچی جلد مفلس بنا دے گی۔	۲۰
۵۱۴	۴۹	فقیر آدمی روٹی آپ کھاتا ہے تو دوسری آدمی دوسرے فقیروں کو بخش دیتا ہے۔	۱۰
۵۱۵	۲۱۲	فقیر اگر ہمیشہ ایک حالت پر رہتا تو کسی کی پرواہ نہ کرتا۔	۴۵
۵۱۶	۵۸۷	فقیر قانع مالدار سے اچھا ہے۔	۱۴۲
۵۱۷	۶۳۸	فقیر کا مبرخی کے خیرات سے اچھا۔	۵۲
۵۱۸	۱۶۹	فقیر کسی کی پرواہ نہ کرتا اگر امید نہ ہوتی۔	۳۶

صفحہ	تہذیب	علامہ معنون	بی
۸۰	۳۴۸	فقیر کو جہاں رات سا ہو سی وہی مقام اس کا سرا ہے ۔	۵۱۹
۵۵	۲۴۷	فقیر لنگر خانے کے روٹی کا خواہاں نہیں ہوتا ۔	۵۲۰
۵۸	۲۶۱	فقیروں کا جبہ صبر و تحمل ہے اگر یہ صفت نہ ہو تو جبہ کا پہننا مکاری ہے ۔	۵۲۱
۶۱	۲۷۵	فقیروں کے طریقوں کی تفصیل	۵۲۲
۱۰۷	۴۵۰	فقیروں کے ناپسندیدہ حرکات کسی کو نہیں معلوم ہوتے ۔	۵۲۳
( ق )			
۱۷۹	۷۳۵	فاحی کے دانت شیرینی سے گندھوتے ہیں ۔	۵۱۴
۳۵	۱۶۷	قبر میں امیر اور غریب نہیں پہچانے جاتے ۔	۵۲۵
۱۶۲	۶۷۵	قطر کی تکلیف پہ چھتا ہے تو تکلیف زدہ کے ساتھ کچھ سلوک بھی کر ۔	۵۲۶
۱۴۴	۵۹۵	قدرا ئی چیز کی ہونی ہے جو شکل سے ملتی ہے جیسے (عل)	۵۲۷
۱۴۷	۶۱۱	قدر نہ ہوتی شب قدر کی اگر سب راتیں شب قدر ہی ہوتیں ۔	۵۲۸
۱۶۱	۶۶۹	فرض ایسے شخص کو نہ و حونا ز نہ پڑھا ہو ۔	۵۲۹
۷۹	۳۴۵	قسمت اگرچہ مقدم ہے مگر تدبیر کا کرنا بھی شرط ہے ۔	۵۳۰
۶۶	۲۹۳	مصابروں کے تقاضے سے گوشت کی ہمناسیں مرنا اچھا ۔	۵۳۱
۱۶۳	۶۷۸	مصابروں کی ہمناسی نہیں ملتی کتنی ہی آہ و زاری کر دو ۔	۵۳۲

صفحہ	صفحہ	فلاصہ معنوں	صفحہ
۱۵۹	۶۵۹	قطروں سے ہی دریا بنتا ہے۔	۵۳۳
۵۲	۲۳۷	قناعت اختیار کر اگر خوشگوار دولت کا خواہاں ہے۔	۵۳۴
۶۳	۲۷۹	قناعت سے زیادہ اور کوئی نعمت نہیں ہے۔	۵۳۵
۶۸	۳۰۴	قوت بازو سے روٹی کما نیوالا کسی کا احسان نہیں اٹھاتا۔	۵۳۶
۱۷۶	۷۲۵	قوت دار بازو رکھنے والے کے لئے یہ فردر نہیں ہے کہ وہ اپنی جوانمردی عاجزوں پر بتلائے۔	۵۳۷
۴۳	۲۰۲	قوم کی بے آبروئی ہو جاتی ہے اگر اس میں کا ایک شخص ہی بیوقوفی کرتا ہے۔	۵۳۸
۱۱۳	۴۶۷	قیامت کے دن اعمال پوچھے جائیں گے جب ونب نہیں	۵۳۹
۱۱۶	۴۷۹	قیامت کے دن بڑی حسرت ہوگی جب نیکبخت غلام بہشت میں اور بدکار آقا دوزخ میں بھیجا جائے گا۔	۵۴۰
۱۴۷	۶۱۲	قیمت سل اور پتھر کی ایک ہوتی۔ اگر بدخشاں کے سب پتھر اہل ہوتے۔	۵۴۱
(ک)			
۲۶	۱۲۵	کار مفوضہ کے کرنے میں نہ گھبرا۔	۵۴۲
۱۷۲	۷۱۰	کٹا احسان فراموش نہیں ہوتا۔	۵۴۳
۱۴۲	۵۸۵	کتے (دو) ایک مردار پر لڑ مارتے ہیں۔ مگر دس آدمی	۵۴۴

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
		ایک دسترخوان پر کھاتے ہیں۔	
۱۲۱	۵۰۰	کتے کو اگر ڈھیلا مارو تو ہڈی جھمکے خوش ہوتا ہے۔	۵۴۵
۱۰۵	۴۴۴	کتے کو کتنا ہی دھو دپید کا پید رہے گا۔	۵۴۶
۱۲۱	۵۰۲	کتے کو گوشت مل جائے تو وہ تیز نہیں کرتا کہ وہ اونٹ کا ہی یا گدھے کا۔	۵۴۷
۴	۱۳	کچے کھیت کو جو شخص کھا ڈالے گا۔ اس کو مکھ کی بوقت خوشی پہننا پڑے گا۔	۵۴۸
۱۲	۵۸	کتے نے آدمی کا مرتبہ پایا (نیکیوں کے ساتھ رہنے سے)	۵۴۹
۱۳۳	۵۴۸	کسی کام کو کرنے میں تشویش پیدا ہو تو وہ یہ سو اختیار کر جو کام ضرر کے انجام پائے۔	۵۵۰
۱۷۶	۷۲۶	کمزوروں کو نہ سنا۔	۵۵۱
۲۱	۱۰۵	کینہ اور بے ایمان ہے وہ شخص جو اپنے مالک قدیم کے حقو سے تغیر پر قدیمی حقوق کو بھول جائے۔	۵۵۲
۶۹	۳۰۶	کینہ دو متمند ہو جانے کے بعد پانٹی کھانے کی حاجت ہو جاتا ہے۔	۵۵۳
۱۵۰	۶۲۲	کینہ جب کسی ہنرمیں سر پر نہیں ہوتا تو غیبت کرنے لگتا ہے۔	۵۵۴
۷۳	۳۲۲	کینہ کے دروازہ میں سونے کے سنجیں بھی جڑھی ہوتے وہ شریف نہیں کہا جاسکتا۔	۵۵۵

صفحہ	فلاصلہ معنون	صفحہ	صفحہ
۵۵۶	کینہ کے ساتھ نرمی سے پیش آنے سے اس کا غرور بڑھ جاتا ہے۔	۶۶۳	۱۶۰
۵۵۷	کینہ کی صحبت سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔	۵۶	۱
۵۵۸	کینہ کو بڑے بڑے خدمات عقل مند لوگ نہیں دیتے۔	۴۷۷	۱۱۵
۵۵۹	کینہ ہے جو اپنی قوت سے ناتوان کا ہاتھ مروڑے۔	۳۰۶	۶۹
۵۶۰	کھانا زیادہ کھا بابا بے تو وہ نقصان کرے گا۔	$\frac{۲۸۸}{۲۸۹}$	۶۵
۵۶۱	کھانا (غذا) صرف زندہ رہنے اور عبادت کرنے کیلئے	۲۸۵	۶۴
۵۶۲	کھانا متوسط مقدار میں کھانا چاہیئے۔	۲۸۷	۶۵
۵۶۳	کھانا کم کھانے سے آدمی فرشتہ خلعت بنتا ہے۔	۲۸۶	۱۱۸
۵۶۴	کھانا کھانے میں (داناؤں - عابدوں - جوانوں - بوڑھوں اور رندوں کے) فرق ہے۔	۶۶۶	۱۵۰
۵۶۵	کھانا کم کھانے کی عادت رنجش کو آسان کر دیتی ہے۔	۲۸۶	۶۴
۵۶۶	کھوئے سکوں کی طرح عیوب غفی مصیبت کے دن کچھ کام نہ آئیں گے۔	۲۰۸	۴۴
۵۶۷	کیچڑ زیادہ ہوتا ہے تو ماتھی بھی پھسل جاتے ہیں۔	۴۱۲	۹۷
( گ )			
۵۶۸	گدھا اچھا شیر مردم خوار ہے۔		

صفحہ	تعداد	مضمون	صفحہ
۱۰۵	۴۴۵	گدھا اگر مکہ کو بھی جا کر اُسے تو گدھا ہی رہے گا۔	۵۶۹
۲۹	۱۴۰	گدھا صرف بوجہ اٹھانی کی وجہ سے عزیز ہے۔	۵۷۰
۱۶۳	۶۷۶	گدھے کا بوجہ زمیں پر گرا ہوا دیکھ پائے تو دل سے اُس پر مہربانی کر۔	۵۷۱
۲۶	۱۲۶	گردش زمانہ سے ریغیدہ مت ہو۔ صبر کا شرہ شیریں ہوتا ہے۔	۵۷۲
۹۶	۴۱۱	گردش زمانہ نے اچھے اچھے عیش کئے ہوئے لوگوں کی قبروں کے اطراف میں بھی کانٹے اگادئے۔	۵۷۳
۱۶۰	۶۶۴	گناہ بڑا ہے خصوصاً عالم کیلئے تو بہت ہی بُرا۔	۵۷۴
۴۱	۱۹۳	گنہگار تو یہ کہتے ہیں عارف بخشش چاہتے ہیں۔	۵۷۵
۵۷	۲۶۰	گنہگاروں کو بھی شفقت کی نظر سے دیکھو۔	۵۷۶
۲۶	۱۰۸	گوشہ عاقبت اختیار کرنے سے کوئی عیب جوئی اور حرف گیری نہیں کر سکتا۔	۵۷۷
۸۰	۳۴۷	گم چھوڑ نیکے بعد کل دنیا اپنی ہی جگہ ہے۔	۵۷۸
۱۰۰	۴۲۵	گم تو گرنے کو ہے اور صاحب مکان اُس کے نقش و	۵۷۹
		وغیرہ کی فکر میں ہے۔	
۹	۴۱	گھوڑا دُبا ہی کیوں نہ ہو گدھے سے اچھا۔	۵۸۰
۹	۴۴	گھوڑا ہی لڑائی میں کام آتا ہے (دُبا کیوں نہ ہو) بیل کام نہیں آتا۔	۵۸۱



صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	فلامہ مضمون	صفحہ نمبر
۱۴۲	۶۷۳	گھوڑے سوار کو کپڑ میں دھسے ہوئے گدھے کا خیال بھی ضرور ہے۔	۵۸۲
( دل )			
۸۴	۳۶۷	لاطیع کی گردن اونچی ہوا کرتی ہے۔	۵۸۳
۱۰۱	۵۸۶	لاپچی ایک جہان لیکر بھی بھوکا ہی رہتا ہے اور قانع ایک روٹی سے سیر ہوتا ہے۔	۵۸۴
۱۲۱	۴۹۹	لاپچی کی سیری کبھی نہ ہوگی۔	۵۸۵
۱۲۱	۵۰۱	لاپچی انش کو بھی دسترخوان بچتا ہے۔	۵۸۶
۲۱	۱۰۲	لاپچی کا دروازہ اپنے اوپر کھولنے کے بعد پھر اس کو سختی سے بند کر دینا چاہئے۔	۵۸۷
۶۵	۲۹۰	لذیذ چیزیں بھی فائدہ نہیں دیتیں۔ جب معدہ بھرا ہوتا ہے۔	۵۸۸
۱۳۲	۵۴۲	لڑائی جو دو شخصوں میں ہوتی ہے وہ مثل آگ کے ہے اور چغلیں اس میں لکڑیاں ڈالنے والا ہوتا ہے۔	۵۸۹
۸۱	۳۵۴	لڑائی کا موقع دکھائی دے تو نرمی اختیار کر۔	۵۹۰
۳۳	۲۰۲	لڑائی کے ہتیار نامردوں کے جسم پر بے سود ہیں۔	۵۹۱
۱۴۹	۶۱۸	لڑائی نکرست ہاتھی سے۔	۵۹۲
۱۴۸	۶۱۶	لڑائی (میںڈھے سے) کر بچا تو بعد اپنا سر ٹوٹا ہوا دیکھے گا۔	۵۹۳

صفحہ نمبر	تعداد مضمون	صفحہ نمبر
۷۷	۳۳۸	۵۹۴
		رنگ میں نرمی اور دلیری کی صفت ہو تو اس کو کوئی اندیشہ نہیں ہے۔
۱۳۴	۵۵۰	۵۹۵
		لڑائی نکر اس سے جو صلح چاہے۔
۱۴۷	۶۰۹	۵۹۶
		لڑنے میں جو پست ہندوہ معاملہ کا بھی ٹھیک نہ ہوگا۔
۵	۱۸	۵۹۷
		لڑتو ایسے شخص سے جس پر غالب آسکے یا اپنے کو بچا سکو۔
۱۵۷	۶۵۱	۵۹۸
		عمل کو (جو چہرہ ہے مگر برسوں کے بعد عمل بنتا ہے) دم بھر میں نہ توڑ۔
۱۰۸	۵۵۲	۵۹۹
		لکڑی سوکھ جانے کے بعد موڑی نہیں جاسکتی۔
۴۸	۶۲۰	۶۰۰
		لنگر اگر صاف منزل طے کر جاتا ہے اور تیز گھوڑا رہ جاتا ہے
۱۰۵	۴۴۲	۶۰۱
		لوہے کا جو ہر ہی اچانہ ہو تو کوئی صیقل گراؤ اس کو اچھا نہیں بنا سکتا۔
۱۱۵	۴۷۵	۶۰۲
		لیاقت دولت کے جمع کرنے میں نہیں ہے بلکہ لوگوں کے دلوں کو اپنے قبضہ میں لانے میں لیاقت ہے۔
۹۷	۴۱۴	۶۰۳
		لیلیٰ کو مجنوں کی آنکھ سے دیکھا جائے تو اس کے دیکھنے کا مجید تجربہ کھلے گا۔ (م)
۹۲	۳۹۲	۶۰۴
		مارتے ہیں جو انمرد دشمن کو زور سے اور مستحق عاشق کو محبت سے (م)
۱۲۵	۵۱۰	۶۰۵
		مال آرام کے لئے ہے نہ زندگی مال جمع کرنے کے لئے

صفحہ نمبر	فلامہ معنون	صفحہ نمبر
۶۰۶	مالدار (افرونی مال کے) زیادہ تر محتاج ہیں۔	۸۷
۶۰۷	مانگ لاکرنے کپڑے پہنے سے پُرانے کپڑے پہننا بہتر ہے۔	۲۸۲
۶۰۸	مانگنے کی ذلت سے منطقی اچھی۔	۲۹۷
۶۰۹	مانگنے والا ہمیشہ محتاج رہتا ہے۔	۳۶۶
۶۱۰	محاسبہ کا ڈر نہیں ہوتا محسب کا حساب پاک ہے۔	۱۱۷
۶۱۱	محتاج بجالت زار کچھ مانگے تو (خوشی سے) دے۔	۲۲۷
۶۱۲	محتاج کسی پر زور چلا نہیں سکتا۔	۳۵۰
۶۱۳	محتاج اور مصیبت زدوں کی مدد کرب تیرا زمانہ عروج پر ہے۔	۲۲۶
۶۱۴	محسن سے اتفاقیہ طور پر تکلیف بھی پہنچے تو تو اس کو معاف کر۔	۱۵۵
۶۱۵	محفل کی محفل آزرہ ہو جاتی ہے اگر اس میں کوئی بڑا وجہ	۲۰۶ / ۲۰۷
۶۱۶	محنت سے پیدا کیا ہوا ساگ اور سرکہ گاؤں کے چودھری کے حلوے سے اچھا۔	۶۹۲
۶۱۷	مدعی کا بیان صحیح نہیں سمجھا جاسکتا۔	۲۵۸
۶۱۸	مذاق اور سخراپن چھوڑ اور اپنے مرتبہ پر قائم رہ۔	۱۱۱
۶۱۹	مرنے وقت بجز کفن کے اور کچھ راتا نہیں لیجاتے	۲۷۴

صفحہ نمبر	تقریب	فلاں معنون	صفحہ نمبر
		امیر ہوں یا غریب ۔	
۱۶۶	۶۸۷	مرد بے مروت مثل عورت کے ہے ۔ اور ملاچی پر ہنگام	۶۲۰
		مثل کُترے کے ۔	
۱۰۱	۴۳۱	مرد کی زینت مرد مچی ہے اور عورتوں کی زینت خوب روئی	۶۲۱
		اور خوش لباسی ۔	
۱۶۶	۶۸۶	مردم آزار فقیر سے نیک خواہاں ہی اچھا ۔	۶۲۲
۱۴۳	۵۹۱	مردم آزار کا دوا گار مصیبت کے دن کوئی نہیں ہوگا ۔	۶۲۳
۲۹	۱۴۱	مردم آزار انسان سے گدھے اور بیل اچھے ہیں ۔	۶۲۴
۹	۴۵	مردوں کو کوشش کرنا چاہئے ۔	۶۲۵
۱۰۰	۴۲۷	مرض جب بڑھتا ہے تو گنڈا اور قویذ کچھ کام نہیں آتے ۔	۶۲۶
۸	۳۶	مرنا تخت پر ہو یا زمین پر یکساں ہے ۔	۶۲۷
۱۰۰	۴۲۶	مریوا لا تو مر رہا ہے اور اس کی عورت اس کو صندل	۶۲۸
		مل رہی ہے ۔	
۶۹	۳۱۰	مسافر کی کمر میں بھوک کے وقت اشرفی اور ٹھیکری یکساں	۶۲۹
۴۶	۲۱۵	مسافر کو جان کی امید چھوڑ دینی چاہئے اگر وہ رات کے وقت	۶۳۰
		جنگل میں سو جائے ۔	
۹۴	۴۹۹	مشتاق رکھنا نیزار کر دینے سے اچھا ہے ۔	۶۳۱
۱۵۶	۶۴۷	مشک وہ ہے جو خود ہی خوشبود ہے نہ کہ عطار اس کو	۶۳۲

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
		بیان کرے ۔	
۱۵۱	۶۲۸	مشورہ عورتوں سے اور سخاوت مفردوں کے ساتھ کرنا چاہیے	۶۳۳
۱۴	۷۲	مصیبت کے زمانہ میں فریاد رسی چاہتا ہے تو بخشش کیا کر۔	۶۳۴
۴۲	۱۹۸	مضمون خط کا وہی جانے جس نے اس کو لکھا ہے ۔	۶۳۵
۲۹	۱۳۹	مطلوبہ کے آہ کا اثر جلتی ہوئی آگ سے بھی تیز ہوتا ہے ۔	۶۳۶
۵۰	۲۳۰	معرفت کی روشنی دیکھا جاتا ہے تو پیٹ کو کھانے سے نہ بھر	۶۳۷
۹۴	۴۰۲	معتوق سے ملنے کے اشتیاق میں مزنا ہی شہر طعنت ہے	۶۳۸
۹۴	۴۰۱	معتوق کو اپنا دل دنیا گویا اپنی دائرہ اسی اس کے حوالہ کرنا چاہیے	۶۳۹
۱۶۹	۴۹۶	معلوم ہو جانے والی بات کے پوچھنے میں جلدی نہ کرو۔	۶۴۰
۴۵	۲۰۹	مغرو را اپنے سوا اور کسی کو نہیں دیکھتا۔	۶۴۱
۵۸	۲۶۴	مغرو رہنہ کے بل گرے گا۔	۶۴۲
۱۳۵	۵۵۵	مغز ہر ٹہی میں ہے اور آدمی ہر لباس میں ۔	۶۴۳
۱۲۱	۴۹۸	مفلوسوں کی (حرم کی) آنکھ کا بھرا محال ہے اگر جنگل کی ریتی موتی	۶۴۴
		بھی بنائے ۔	
۱۲۰	۴۹۳	مفلس ہے درحقیقت وہ شخص جو خدا کی اطاعت و عبادت	۶۴۵
		میں کم اور دولت میں اوروں سے بڑا ہوا ہو ۔	
۶۶۱	۶۶۸	مقابلہ نہیں کر سکتا شیطان خدا کے خاص بندوں کا اور	۶۴۶
		بادشاہ مفلوس کا ۔	

صفحہ	تعداد	خلاصہ معنوں	صفحہ
۷۴	۳۲۱	مسموم بغیر شکار اور قضا کے بغیر موت نہیں آتی ۔	۶۴۷
۵۳	۲۲۰	ملا مت اپنے اوپر کرتا رہے گا تو کسی کی جھڑکی تو نہ سنے گا ۔	۶۴۸
۱۳۷	۵۶۵	ملک اور دین کے دشمن ہیں ۔ بادشاہ بے علم اور زاہد بے علم ۔	۶۴۹
۱۵۸	۶۵۵	ملک رانی کے قبل ۔ تمیز ۔ تدبیر ۔ اور عقل ضرور ہے ۔	۶۵۰
۱۲۸	۵۲۳	ملک کی رونق اور دین کی ترقی ۔ عقل مندوں اور پرہیزگاروں سے ہوتی ہے ۔	۶۵۱
۶۳	۲۸۳	منت ہمایہ اٹھا کر بہشت میں جانا اور دوزخ کا عذاب سہنا دونوں برابر ہے ۔	۶۵۲
۳۵	۱۶۷	موت آنے کے بعد بادشاہ اور فقیر میں تمیز باقی نہیں رہتی	۶۵۳
۷۹	۳۴۶	موت آئے بغیر آدمی نہیں مرتا پھر بھی آدمی اڑ رہا ہے کہ منہ میں عذاب نہ جانا چاہئے ۔	۶۵۴
۷۳	۳۲۲	موت جب آپہنچتی ہے تو بھاگنے والے کے پاؤں کو بھی باندھ دیتی ہے ۔	۶۵۵
۱۶۳	۶۷۷	موت سے پہلے مرنا اور مسموم سے بڑھ کر کھانا بعد از عقل	۶۵۶
۱۶۴	۶۸۱	موت کے آئے بغیر شیر بھی نہیں کھائے گا ۔	۶۵۷
۷۸	۳۳۹	موتی جوا بھا ہوتا ہے ہر شخص اس کا خریدار ہوتا ہے ۔	۶۵۸
۱۵۵	۶۴۱	موتی کی نفارت نہیں جاتی مگر وہ کپڑے میں بھی گر پڑے ۔	۶۵۹

صفحہ نمبر	تاریخ	علاقہ معنون	صفحہ نمبر
۱۷۸	۷۳۱	موعد کی شناخت یہی ہے کہ اس کو نہ دولت کی پرواہ ہو نہ تلوار کا خوف ۔	۶۶۰
۴۵	۲۱۱	مور باد وجود خوبصورت ہونے کے اپنے پاؤں کے برے ہونے سے شرمندہ رہتا ہے ۔	۶۶۱
۱۷۰	۷۰۰	مہربانی کرے کوئی شخص تو تو اس کے پاؤں کی خاک بن	۶۶۲
۲۱	۱۰۳	میٹا پانی جہاں ہو گا وہیں آدمی جانور اور میوٹیاں جمع ہونگے	۶۶۳
( ن )			
۱۱	۵۳	نا اہل کو تربیت کرنا بے سود ہے ۔	۶۶۴
۱۲	۶۳	نا اہل کو تربیت کرنے سے بھی آدمی نہیں بن سکتا ۔	۶۶۵
۶۸	۳۰۳	نا اہل کے جسم پر جامہ زربفت و سیاہی سے جیسے دیوار پر سنہری کام ۔	۶۶۶
۳۰	۱۴۷	نا اہل ہے مگر نجات و رتو اس کی تعظیم کر ۔	۶۶۷
۱۱۵	۴۷۷	نا تجربہ کار آدمی سے کام لینے کے بعد شرمندگی حاصل ہوگی ۔	۶۶۸
۱۸	۸۹	نا توانوں سے مقابلہ کرنا بیجا ہے ۔	۶۶۹
۱۶۹	۴۹۸	نادانی کا دعبہ فرو لگے گا اگر نادانوں کی صحبت اختیار کر لے گا ۔	۶۷۰
۱۶۹	۵۹۸	نادان کے لئے خاموشی اچھی ۔	۶۷۱

صفحہ نمبر	تقریب	مقام و مضمون	صفحہ نمبر
۸۳	۳۶۵	نادان لڑکے سے بھی بعض وقت نشانہ لگاتا ہے۔	۶۷۲
۱۵۳	۶۳۵	نادان سے لڑنیوالے قطعہ کو۔ اپنی عزت کی امید نہ رکھنی چاہیئے۔	۶۷۳
۱۴۹	۶۲۰	نازک آدمی کی محال تہیں کہ بہادر سے لڑے۔	۶۷۴
۱۴۲	۵۸۳	نازکرا اپنی خوش بیانی۔ نادانوں کی خوشامد اور اپنے غرور پر۔	۶۷۵
۱۷۲	۷۰۹	ناشکر گزار انسان سے شکر گزار کتا اچھا۔	۶۷۶
۹۹	۴۲۱	نا عاقبت اندیش آخر پر نقصان اٹھاتا ہے۔	۶۷۷
۱۱۳	۴۶۸	نالایتی اولاد کے پیدا ہونے سے سانپ کا پیدا ہونا۔	۶۷۸
۹	۴۶	نالایتی عقلمندوں پر سبقت نہیں لیجا سکتے۔	۶۷۹
۱۵۵	۶۴۲	نالایتیوں کو تعلیم و تربیت کرنا بیفائدہ ہے۔	۶۸۰
۱۶۱	۶۷۰	نام اس شخص کرنے کے بعد نہیں لیا جاتا جس کے کچھ خاندان نہ پہنچا ہو۔	۶۸۱
۱۶۸	۶۹۵	نامعلوم بات کے پوچھنے میں مشرم کرنا دانائی کی علامت ہے۔	۶۸۲
۸	۳۷	نشان کسی کا زمین کے اوپر باقی نہیں رہا کہتے ہی اچھے اسچھے نامور ہو گزرے۔	۶۸۳
۹۵	۴۰۸	نشہ اس شخص کا جو کسی کے حسن پر فریفتہ ہو کر مست ہو گیا ہو روز قیامت کے صبح کو اترے گا۔	۶۸۴



صفحہ	صفحہ	مقامہ مضمون	صفحہ
۵۶	۲۵۳ ۲۵۴	نصیحت اثر نہیں کرتی ایسے شخصوں کی جو دوسروں کو ترک دنیا کی نصیحت کریں اور آپ روپیہ جمع کریں -	۶۸۵
۵۰	۲۲۹	نصیحت کے باتیں نادانوں کو مذاق معلوم دیتے ہیں -	۶۸۶
۱۳۵	۵۵۹	نصیحت کو دشمن کے سنار وارس ہے مگر اُس پر عمل کرنا خطا ہے	۶۸۷
۵۷	۲۵۷	نصیحت کو دل سے ستوا اگرچہ نامح کا عمل برعکس کیوں نہ ہو -	۶۸۸
۵۷	۲۵۹	نصیحت کو دل سے ستنا چاہئے -	۶۸۹
۱۱۰	۴۵۹	نصیحت کے جا کوئی گھنے یا نہ گھنے -	۶۹۰
۱۴۹	۶۲۲	نصیحت نہیں سنتا تو ملامت کرنے پر چپ رہ -	۶۹۱
۱۴۹	۶۲۱	نصیحت نہ گھنے والا گویا ملامت سنتا چاہتا ہے -	۶۹۲
۹۵	۴۰۴	نفرت رہتی ہے عقلمندوں کو بے وقوفوں سے اور بے وقوفوں کو عقلمندوں سے -	۶۹۳
۱۷۳	۷۱۱	نفس پرور کو نہ ہنراے گا - نہ بے ہنر سرداری کے لائق ہوگا	۶۹۴
۱۱۷	۴۸۵	نفس کی جتنی خاطر داری کی جائے گی اتنی ہی وہ زیادہ دشمنی کریگا -	۶۹۵
۱۱۸	۴۸۷	نفس کی خواہش پوری کرنے سے وہ اور زیادہ سرکشی کرتا ہے -	۶۹۶
۱۲۵	۵۱۲	نماز نہ پڑھ اُس شخص کے جنازہ پر جس نے عمر بھر مال جمع کیا اور کچھ خرچ نہیں کیا -	۶۹۷
۹۱	۳۸۷	نوکر سے ہنسی مذاق کیا جائے گا تو کوئی عجب نہیں کہ وہ مالک پر بھی حکومت کرنے لگے -	۶۹۸

صفحہ	تہ	علاقہ مضمون	تہ
۱۱۶	۴۸۰	نوکروں پر بجا خفگی نہ کرنی چاہئے۔	۶۹۹
۳۷	۱۷۸	نوکری کو کے سنہری پٹکے باندھے رہے جو کی روٹی پر بسر کرنا چاہا۔	۷۰۰
۲۲	۱۰۷	نوکری کرنے سے بے کار رہنا چاہا۔	۷۰۱
۱۲۵	۵۱۱	لیکھت وہی ہے جس نے کھایا اور فائدہ اٹھایا اور بد بخت وہ ہے جس نے جمع کیا اور مر گیا۔	۷۰۲
۵۱	۲۳۳	نیک روش اختیار کرنا کہ دشمن تیرے عیوب نہ بیان کر سکے۔	۷۰۳
۲۸	۱۳۵	نیک شخص کا نام ہمیشہ زندہ رہتا ہے مثل نوشیروان عادل کے۔	۷۰۴
۴۰	۱۹۱	نیک نامی کو گزشتہ لوگوں کے نہ ملتا۔	۷۰۵
۱۴۳	۵۹۰	نیکی جو مردہ الحالی میں نہیں کرتا وہ مغسی کے زمانہ میں سختی اٹھائیگا۔	۷۰۶
۸	۳۸	نیکی کچھ نہ کچھ اپنے مرنے کے قبل ہی کر لے۔	۷۰۷
۲۹	۱۴۳	نیکی کر اگر خدا کی مہربانی چاہتا ہے۔	۷۰۸
۶۲	۲۷۶	نیکی کے باعث ہی عاتم کا نام مشہور ہے۔	۷۰۹
( ۶ )			
۳۶	۱۷۰	وزیر فرشتہ بنجاتا اگر خدا سے بھی اتنا ہی ڈرتا جتنا کہ وہ اپنے بادشاہ سے خوف کرتا ہے۔	۷۱۰
۳۸	۱۸۱	وزیر مثل طیب کے ہوتا ہے۔	۷۱۱
( ۷ )			

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	علامہ مضمون	صفحہ نمبر
۳۷	۱۷۹	ہاتھ باندھ کر امیروں کے سامنے کھڑا رہنے سے تیلیوں میں چونا پکانا اچھا ۔	۷۱۲
۷۴	۳۲۵	ہاتھ پھیلا کر رقی بھرماندی مانگنے سے اس ہاتھ کا ٹاجا بٹا اچھا	۷۱۳
۳۱	۱۵۰	ہاتھی کے پاؤں کے نیچے تیرا بھی وہی حال ہو گا جو مال ایک چیونٹی کا تیرے پاؤں کے نیچے ہوتا ہے ۔	۷۱۴
۳۰	۱۲۵	ہڈی کا ٹکٹنا آسان ہے مگر وہ پیٹ پھاڑے بغیر نہیں رہے گی ۔	۷۱۵
۹۲	۳۹۴	ہرن کی آزادی باقی نہیں رہتی جب اس کے گلے میں رسی پڑ جاتی ہے ۔	۷۱۶
۵۹	۲۶۸	ہم سفر نہیں جو سفر میں تھکو جلدی کر کے چھوڑ دینا چاہیے ۔	۷۱۷
۱۵۶	۶۴۶	ہنر اگر تجربہ میں موجود ہو تو ذات بتلا نا بے سود ہے ۔	۷۱۸
۱۰۵	۴۴۶	ہنر سیکھ ( کیونکہ ) اس سے بڑھ کر کوئی دولت پایدار نہیں ہے ۔	۷۱۹
۸۰	۳۴۹	ہنرمند کی قسمت جب ناموافق ہو جاتی ہے تو وہ ایسے جگہ جاتا ہے جہاں اس کا نام تک کوئی نہ جانتا ہو ۔	۷۲۰
۶۷	۲۹۶	ہنس کُٹھا اگر کسی کے پاس حاجت لیجانا ہو ۔	۷۲۱
۵۳	۲۴۱	ہوا کو نہ روک جب وہ پیٹ میں تلخیف دینے لگے ۔	۷۲۲

صفحہ	تقریب	علامہ مضمون	صفحہ
۱۶۴	۶۷۹	ہوا کے فرشتہ کو چراغ بیوہ کے بجھنے کا غم نہیں ہوتا۔	۷۲۳
۴۰	۱۹۰	ایچ میں تخت۔ بخت اور حکومت وغیرہ (کیونکہ ان کو) اثبات نہیں۔	۷۲۴
( د )			
۵۲	۲۳۵	یکساں حالت کبھی کسی کی نہیں رہتی۔	۷۲۵

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پہلا	اقوال	ترجمہ و جمل	دوسرا
	<p><b>ویساچہ</b> بیت</p> <p>از دست و زبان کہ برآید کز جہدہ فکرشش برآید</p> <p>قطعہ</p> <p>بندہ ہماں بہ کہ ز تعقیب خویش عذر بدرگاہِ خدائے آورد ور نہ سزاوار خداوندیش کس نہ تواند کہ بجائے آورو</p> <p>۲</p> <p>پرودہ ناموس بندگان بگناہِ فاحش نہ وژد و طیفہ روزی بہ خطائے منکر نہ بڑو۔</p> <p>۳</p> <p><b>قطعہ</b></p> <p>اے کریمے کہ از خزانہ غیب</p> <p>۴</p>	<p>کس کی زبان اور کس کا قلم ہے جو اُس کے (خداوند کریم کے) شکر یہ کافق ادا کر کے۔</p> <p><b>قطعہ</b></p> <p>بندہ وہی اچھا جو اپنے گناہوں کی دگلا ایندی میں معافی پا ہے ورنہ کس کی قدرت ہے کہ اُس کی خداوندی کے لائق (خدمات بجالا سکے۔</p> <p>بندوں کے گناہوں کے شرمناک پرودہ کو فاش نہیں کرتا۔ اور خطائی بد کے سرزد ہونے پر کسی کی روزی بند نہیں کرتا۔</p> <p><b>قطعہ</b></p> <p>اے کریم جیکہ نصاریٰ اور آتش پرستوں</p> <p>۵</p>	<p><b>ویساچہ</b> بیت</p> <p>کس کی زبان اور کس کا قلم ہے جو اُس کے (خداوند کریم کے) شکر یہ کافق ادا کر کے۔</p> <p><b>قطعہ</b></p> <p>بندہ وہی اچھا جو اپنے گناہوں کی دگلا ایندی میں معافی پا ہے ورنہ کس کی قدرت ہے کہ اُس کی خداوندی کے لائق (خدمات بجالا سکے۔</p> <p>بندوں کے گناہوں کے شرمناک پرودہ کو فاش نہیں کرتا۔ اور خطائی بد کے سرزد ہونے پر کسی کی روزی بند نہیں کرتا۔</p> <p><b>قطعہ</b></p> <p>اے کریم جیکہ نصاریٰ اور آتش پرستوں</p> <p>۵</p>

بیچ	اقوال	ترجمہ حاصل	بیچ
۴	گہر تر سا وظیفہ خور داری دوستان را کجا کنی محروم تو کہ بادشمنان نظر داری	کو بھی تو اپنے خزانہ غیب سے رزق پہونچاتا ہے۔ اور دشمن پر نظر عنایت رکھتا ہے تو اپنے دوستوں کو کیونکر ناامید کر چکا۔	دیا چہ
۵	ابرو باد و مہ و خورشید و فلک کا لاند تا تو نالے بکف آرمی و بغفلت مخوری ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فداں بردار شرط انصاف نباشد کہ تو فرماں نہی	ابر۔ ہوا۔ آفتاب۔ ماہتاب اپنے اپنے کام میں مصروف ہیں تاکہ تجھے آب و دانہ میسر ہو۔ اور تو ان کو غفلت کے ساتھ (خدا کی یاد کے بغیر) نہ کھائے (جبکہ وہ سب تیرے لئے سرگرداں اور خدا کے فرماں بردار ہیں تو انصاف سے بعید ہے کہ تو خدا کا حکم بجا نہ لائے۔	قطعہ
۶	کرم میں و لطف خداوندگار گنہ بندہ کمرست و او شرمسار	بیت خداوند کریم کے مہربانیوں اور بخششوں کو دیکھ (کہ) گناہ تو بندہ کرتا ہے اور وہ شرمندہ ہوتا ہے۔	بیت
۷	از قطعہ کانرا کہ خبر شد خبرے باز نیاند	از قطعہ جن کو (اصل حال معلوم ہو گیا) ان کو اس	از قطعہ

ترجمہ و حاصل	اقوال	نمبر
دیباچہ	طرف کا خیال ہی نہیں رہتا۔	
ازرباعی	ازرباعی	
ہر عجیب جس کو بادشاہ پسند کرے ہنس رہے	ہر عجیب کہ سلطان بہ پسند ہنس رہے	۸
نظم	نظم	
جو آیا اس نے نئی عمارت بنائی	ہر کہ آمد عمارت نو ساخت	۹
مر گیا اور عمارت دوسروں کے لئے	رفت و منزل بدیگرے پرداخت	
خالی کر رکھا۔ اس دوسرے نے ابھی	واں دگر پست بچھیں ہوئے	
ایسی ہی ہوس کی (مگر) یہ عمارت کسی	دیں عمارت بسد نبرد کے	
ساتھ نہیں گئی۔		
جو دوست دوستی پر قائم نہیں رہتا اس	یار ناپائدار دوست مدار	۱۰
سے دوستی نہ رکھ۔ یہ بے وفادوستی کے	دوستی را شاید این غدار	
لائق نہیں ہوتا۔		
نیک اور بد دونوں کو بھی آخر مرنا ہے	نیک و بد چوں ہی بہ باید مرؤ	۱۱
دگر خوش نصیب وہی ہے جو نیک نامی	خنک آن کس کہ گوئے نیکی بڑو	
کی بازی لے گیا۔		
اپنی قبر پر عیش و آرام کا سامان آپ	برگ عیش بگور خوش فرست	۱۲
ہی پہلے بھیج۔ تیرے بعد تیرے لئے	کس نیار و ز پس ز پیش فرست	
وہاں کوئی نہیں بھیجے گا۔		

سیر	اقوال	ترجمہ واصل	سیر
۱۳	<p>ہر کہ مزر و رع خود خورد بخوید وقت خرمش خوشہ باید چید قطعه</p>	<p>جس شخص نے کہ اپنی کچی کمیتی کمال کھلے کے وقت اس کو خوشے چٹا پڑے گا قطعه</p>	
۱۴	<p>کنوت کہ امکان گفتار ہست بگو اے برادر بلطف و خوشی کہ فردا چوبیک اجل در رسد بحکم ضرورت زباں در کشی قطعه</p>	<p>اب کہ تجکوبات کرنیکی قدرت ہے اے بھائی لطف و خوشی سے باتیں کر دیکھو کہ جب کل موت کا پیام پہنچے گا تو خود بخود زبان بند رہے گی۔ قطعه</p>	۱۳
۱۵	<p>زباں در دہان خردمند بیت کلید در کنج صاحب ہنر چو دبستہ باشد چہ داند کہے کہ جو ہر فروش است یا بیلہ در قطعه</p>	<p>حقلند کے منہ میں زبان کیا ہے دگو یا اخزانہ صاحب ہنر کے درواز کی کنجی ہے۔ جب دروازہ بند ہو تو کوئی کیا جانے کہ جو اہر فروش ہے یا باطلی۔ قطعه</p>	۱۵
۱۶	<p>اگرچہ پیش خردمند فاشی است بوقت معلت اس بہ کہ در سخن کشی قطعه</p>	<p>اگرچہ خاموش رہنا حقلند کے پاس اوجے دگر معلت کے وقت یہی بہتر ہے کہ بات کرنے کی کوشش کی جائے۔</p>	۱۶



بیچ	اقوال	ترجمہ و حاصل	بیچ
۱۷	دو چیز طرہ عقل است دم فرو بستن بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی	دو باتیں عقل کے خلاف ہیں۔ بات کرنے کے وقت خاموش رہنا۔ اور خاموش رہنے کے وقت بات کرنا۔	ویا چہ
۱۸	چو جنگ آوری باکے برستیز	بیت	بیت
۱۹	کہ ازوے گزیرت بودیا گزیز ہر چہ نپاید و بستیگی را نشاید۔	جب لڑنا ہے تو ایسے شخص سے لڑ کہ تو اُس پر غالب آسکے یا ہلکا جا جو چیز کہ بہت دن تکنے والی نہوا پر دل نہ لگانا چاہئے۔	۱۸
۲۰	از قطعہ دولت جاوید یافت ہر کہ نکونام است کز عقبش ذکر خیر زندہ کند نام را	از قطعہ جس شخص نے کہ اپنی زندگی نیکنامی سے بسر کی اُس نے دولت جاوید پائی کیونکہ اُس کے مرنے کے بعد ذکر خیر اُس کے نام کو زندہ کرتا رہیگا۔	۲۰
۲۱	حاجت مشاطہ نیت روئے ولالہ	دل کو فرحت بخشنے والی حین عورت کے لئے مشاطہ کی ضرورت نہیں ہے۔	۲۱
۲۲	مثنوی سخنداں پروردہ پیسر کہن بنیدرشدانگہ بگوید سخن	مثنوی جو شخص کہ گفتگو مناسب و نامناسب کو جاتا ہو جس کی ساری عمر تقریر کرنے	۲۲

صفحہ	اقوال	ترجمہ و حاصل	صفحہ
۲۳	از لفظ مزن بے اہل بگفتار دم فلو گوئے گردیر گوئی چہ غم	میں گزری ہوا اور زمانہ دیدہ ہو وہ سوچنے دیا چہ کے بعد بات کرتا ہے۔ از لفظ بے سوچے سمجھے بات نکر۔ دیر سے بولے تو مفایقہ نہیں مگر اچھی طرح۔	۲۳
۲۴	بہندیش دانگہ بر آور نفس وزاں پیش بس کن کہ گویند بس	سوچ اور اس کے بعد بولنے پر آمادہ ہو اور بس کر کہنے کے قبل ہی ختم کر۔	۲۴
۲۵	منطق آدمی بہتر است از دواب دواب از توبہ گروئے مواب	گویائی کے سبب سے ہی آدمی کو نیوانا پر شرف ہے اگر تو اچھے بات نکرے تو تجھ سے بیوان اچھا۔	۲۵
۲۶	از لفظ ہر کہ گردن بدجوئی افسار زد خویشتر را بگردن اندازد	از لفظ جو شخص کہ غور سے گردن اٹھاتا ہے وہ اپنے آپ کو ذلیل کرتا ہے۔	۲۶
۲۷	اول اندیشہ آنگہ گفتار پائے پست آمدست و پس دیوار	پہلے سوچنا بعد بولنا چاہئے۔ کیونکہ پایہ تیار کرنے کے بعد ہی دیوار اٹھائی جاتی ہے۔	۲۷
۲۸	از قطعہ گر بہ شیرت در گرفتن موش	از قطعہ چو ہوں کے پکڑنے میں بلی شیر ہے	۲۸

بیچ	اقوال	ترجمہ و حاصل	بیچ
۲۸	لیک موشرست در مصاف پنگ	لیکن چیتے کے مقابلہ میں وہ مثل دیا چہ چوہے کے ہے۔	۲۸
۲۹	مصرع مردیت بیاز مائے وانگہ زن کن	مصرع اپنی مردی کو آرزو پا پھر شادی کر۔	۲۹
۳۰	باب اوّل در سیرت بادشاہان	پہلا باب بادشاہوں کے خصلتوں کے مذکور ہیں	۳۰
۳۱	ہر کہ درت از جاں بشوید - ہر چہ در دل دار و بگوید۔	جو شخص کہ اپنی جان سے ناامید ہوتا ہے وہ جو کچھ دل میں آئے بک دیتا ہے	۳۱
۳۲	میت وقتِ ضرورت چو نمائد گریز دست بگیرد شمشیر تیز	میت جب ضرورت کے وقت بھاگنے کا موقع نہیں ملتا۔ تو تیز شمشیر کے سر کو (پسپا) ہاتھ سے پکڑ لیتا ہے۔	۳۲
۳۳	دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز۔	مصلحت آمیز جھوٹ فتنہ انگیز راستی سے بہتر ہے۔	۳۳
۳۴	میت ہر کہ شاہ آں کند کہ او گوید حیف باشد کہ جز نکو گوید	میت بادشاہ جس کے کہنے کے مطابق عمل کرتا ہو اس کو نیکی کے سوا کوئی بات کہنا لازم نہیں۔	۳۴

صفحہ نمبر	ترجمہ و اصل	اقوال	صفحہ نمبر
۳۴	<p>نظم</p> <p>اے بھائی دنیا کسی کا ساتھ نہیں دیتی، اس لئے خدا سے ہی دل لگا اور بس سلطنت اور دنیا پر اعتبار نکراؤں کو پشت پناہ نہ بنا کیونکہ اُس نے تجھ جیسے بہتوں کو پرورش کیا اور مار بھی ڈالا۔</p>	<p>نظم</p> <p>جہاں اے برا درنماند بس دل اندر جہاں آفریں بند و بس مکن تکیہ بر مالک دنیا و پشت کہ بسیار کس چوں تو پرور و پشت</p>	۳۴
۳۵	<p>جب رُوح جانیکا قصد کر لیتی ہے تحت پر یا زمین پر مرنایکساں ہے</p> <p>قطعہ</p>	<p>چو آہنگ رفتن کند جان پاک چہ بر تخت مردن چہ بر روئے خاک</p> <p>قطعہ</p>	۳۵
۳۶	<p>بہت سے نامور زمین میں دفن کئے گئے ہیں جن کی ہمتی کا کوئی نشان زمین پر باقی نہیں رہا۔ اگرچہ نوشیرواں کو مگر بہت زمانہ گزرا۔ مگر صرف نیکی کی وجہ سے اُس کا مبارک نام اب تک زندہ ہے</p>	<p>بس نامور بہ زیر زمین دفن کردہ اند کز ہستیش بروئے زمین یک نشان زندت نام فرخ نوشیرواں بعدل گرچہ بے گزشت کہ نوشیرواں نہ اند</p>	۳۶
۳۸	<p>اے بھلے آدمی۔ نیکی کئے جا اور عمر کو غنیمت جان۔ قبل اس کے کہ کسی کے مرنے کی آواز سننے میں آئے۔</p>	<p>خیر کن اے غلام غنیمت شمار زاں پیشتر کہ بانگ برآید غلام نماید</p>	۳۸

صفحہ نمبر	ترجمہ و حاصل	اقوال	صفحہ نمبر
باب ۳	ٹھینگنا عقلمند لیے احمق سے اچھا۔	کو تاہ خرومند بہ از نادان بلند۔	۳۹
۳۱	جو چیز قد میں چھوٹی ہے وہ قیمت میں بڑی ہوتی ہے۔	ہر چہ بقامت کہتر بقیمت بہتر۔	۴۰
	از قطعہ	از قطعہ	
۳۱	عربی گھوڑا اگر دُجا بھی ہو دُتب بھی (طویل)	اسپ تازی اگر ضعیف بود	۴۱
	کے گد ہوں سے اچھا۔	ہچناں از طویلہ خسد بہ	
	رباعی	رباعی	
۳۲	جب تک کہ آدمی بات چیت نہیں کرتا اُس کی بھلائی اور بُرائی جیسی ہوتی ہے	تا مرد سخن نہ گفتہ باشد	۴۲
۳۳	ہر جنگل کے نسبت خیال نہ کر کہ خالی ہے	عیب و ہنرش نہفتہ باشد	۴۳
	ممکن ہے کہ اُس میں تین دوا سوتا ہو۔	ہر تیشہ گماں میر کہ غالیت	
	از قطعہ	شاید کہ پلنگ خفتہ باشد	
۳۴	لڑائی کے دن دُجا گھوڑا ہی کام آتا ہے	از قطعہ	۴۴
	موٹا سیل کام نہیں آتا۔	اسپ لاغریاں بکار آید	
۳۵	بہادر و کوشش کرو۔ ہرگز عورتوں کے ایسے کپڑے نہ پہنو۔	روز میدان نہ گاؤ پرواری	۴۵
۳۶	مشکل ہے کہ ہنرمند مر جائیں اور بے ہنراؤں کے بانٹیں ہوں۔	اے مرداں بکوشید۔ تا جامہ زناں پہنید	۴۶
		محالت کہ ہنرمنداں بمیرند و بے ہنراں بابے ایشاں بگیزند۔	

سید	اقوال	ترجمہ و حاصل	سید
۴۷	کس نیاید بہ زیر سایہ بوم در ہما از ہما شود معدوم	ہما۔ اگر جہان سے ناپید بھی ہو جائے تو اٹو کے سایہ کے نیچے کوئی نہیں آئے گا۔	باب ح ۳
۴۸	دہ درویش در گلیمے بچند و دو بادشاہ در اقلیمے نگبند۔	دس فقیر ایک کمل میں سو رہیں گے مگر وہ بادشاہ ایک ملک میں نہیں رہ سکتے	۴۹
۴۹	نیم تانے گر خور و مرد خدائے بزل درویشاں کند نیمے دگر	فقیر اگر آدمی روٹی آپ کھاتا ہے تو دوسری آدمی محتاجوں کو دیدیتا ہے	۵۰
۵۰	ہفت اقلیم ارگبید و بادشاہ ہمچناں در بند اقلیمے دگر	دگر، بادشاہ ساتوں ولایتیں بھی لے لیتا ہے۔ تو پھر بھی اور ولایت لینے کی فکر میں رہتا ہے۔	۵۱
۵۱	دہختہ کہ اکنوں گرفت ست پائے بہ نیروئے شخصے بر آید زبالے دگر چہناں روزگارے ہلے بگردوش از پنج برنگے	جس درخت نے کہ ابھی جڑ پکڑ لی ہے وہ ایک شخص کے طاقت سے اکھڑ سکتا ہے اگر اس کو اسی طرح چند روز چھوڑ دیا جائے تو آئندہ چرخی سے بھی اس کو تو جڑ سے نہ اکھاڑ سکے گا۔	باب ح ۴

بی	اقوال	ترجمہ و حاصل	بی
۵۲	سرچشمہ شاید گرفتن بہ میل چو پرشد نشاید گزشتن بہیل	چشمہ کی سوت کو سلائی سے بند کر سکتے ہیں۔ جب وہ بھر گیا تو ہاتھی (کو آڑ میں رکھنے) سے بھی نرو کا جاسکے گا۔	باب ح ۴
۵۳	بیت پر تو نیکیاں نگیر و آنکہ بنیادش بہت تر بیت ناہل را چوں گردگان برگیند	بیت جس کی بنیاد ہی بد ہے وہ نیکیوں سے نفیس نہیں پاسکتا۔ ناہل کو تربیت کرنا گویا گیند کو گیند پر رکھنا ہے۔	
۵۴	آتش کشتن و اخلہ گذاشتن و افعی کشتن و بچہ اش نگہداشتن کار خرد منداں نیت۔	آگ بجھا کر جنگا ر سی کو چھوڑ دینا سانپ کو مار کر اس کے بچہ کو پالنا عقل مندوں کا کام نہیں ہے۔	
۵۵	قطعہ ابر اگر آب زندگی بار د ہرگز از شاخ بید بر نخوری	قطعہ ابر اگر آب حیات بھی برسائے تو ہرگز بید کے درخت سے پھل نہیں کھائے گا۔	
۵۶	بافرو مایہ روزگار مبر کز نے بوریاشکر نخوری	کینے کے ساتھ اپنی اوقات ضائع نہ کر کیونکہ بانس یا نر گل سے شکر نہیں کھائے گا۔	
	قطعہ	قطعہ	

ترجمہ و حاصل	اقوال	صفحہ
نوح علیہ السلام کا بیٹا بدوں کی صحبت میں بیٹھا تو اُس کے نبوت کا خاندان گم ہو گیا۔	پسر نوح با بدران بہ نشست خاندان نبوتش گم شد	۵۷
اصحاب کہف کا کتا چند دن نیکیوں کے ساتھ رہا تو اُس نے آدمی کا مرتبہ پایا۔	سگ اصحاب کہف روزے چند پئے نیکیاں گرفت مردم شد	۵۸
دشمن کی وضعیف اور ناتواں نہ سمجھنا چاہئے	از نظر دشمن نتواں حقیر و بچارہ ستورد	۵۹
اکثر دیکھا گیا ہے کہ چھوٹے چشمہ کا پانی جب بڑھ گیا تو اونٹ کو بوجہ سمیت بہا لے گیا۔	دیدیم بے کہ آب سر چشمہ خورد چوں بیشتر آمد شتر و بار ببرد	۶۰
آدمی کی محبت میں رہ کر بڑا کیوں نہ ہوا ہو۔ بھڑکے کا بچہ بھڑکے ہی ہو گا۔	عاقبت گرگ زادہ گرگ شود گرچہ با آدمی بزرگ شود	۶۱
برے لوہے سے کوئی اچھی تلوار کیسے بنا سکے گا۔	شمشیر نیک ز این بد چوں کند	۶۲
اے عقلمند تعلیم اور تربیت سے نا اہل	ناکس بہ تربیت نشود اے حکیم کس	۶۳



صفحہ نمبر	ترجمہ و اصل	اقوال	صفحہ نمبر
باب ۴	لائق نہیں ہو سکتا۔ بارش کے طبعی پانی کی لطافت میں کوئی اختلاف نہیں ہے (مگر) باغ میں لالہ اور گنا ہے اور کھاری زمین میں گھاس۔	۶۴ باراں کہ در لطافتِ طبعش خلافِ نیت در باغِ لالہ روید و در شورہ بومِ خس	
	<b>قطعہ</b>	<b>قطعہ</b>	
باب ۵	کھاری زمین میں سنبل نہیں پیدا ہوگا۔ اس لئے اُس میں تخم امید بکر رائیگاں نکر بدوں کے ساتھ نیکی کرنا ایسا ہی ہے جیسا نیکوں کے ساتھ بدی۔	۶۵ زمینِ شورہ سنبل بر نیار و در تخمِ عمل ضایعِ گمراہ	
باب ۶	تو نگری ہنر سے ہے مال سے نہیں ہر رگی عقل سے ہے بڑی عمر ہونے سے نہیں۔	۶۶ نگوی بآباداں کرون چنانست کہ بد کردن بجائے نیک مرداں	
		۶۷ تو نگری بہ ہنرست نہ بمال۔ و بزرگی بہ عقل است نہ بسال۔	
	<b>مصرع</b>	<b>مصرع</b>	
باب ۷	جب خدا مہربان ہوتا ہے تو دشمن کیا کر سکتا ہے۔	۶۸ دشمن چہ کند چو مہرباں باشد دوست	
	<b>از قطعہ</b>	<b>از قطعہ</b>	
باب ۸	یہ میرے اختیار میں ہے کہ کسی کے دل کو آزرہ نکروں۔ لیکن بیوجہ دشمنی	۶۹ توانم آنگہ نیاز اوم اندرون کے خود راجہ کنم کوز خود برنج درست	

سیر	اقوال	ترجمہ و حاصل	پیر
۷۰	شور بجاں بہ آرزو خواهند مقبلاں راز وال نعمت و جاہ	کرنے والے کو کیا کروں کہ وہ اپنے آپ سے جلا بھٹا جاتا ہے۔ قطعہ	باب ۵
۷۱	گر نہ بیند بروز شپہ چشم چشمہ آفتاب را چہ گناہ راست خواہی ہزار چشم چناں کو رہتہ کہ آفتاب سیاہ	اگر دن میں جبکا ڈر کی آنکھ کو کچھ نظر نہیں آتا تو سورج کے چشمہ کا کیا قصور اگر سچ پوچھو تو ایسے ہزار آنکھیں سورج کے سیاہ ہو جانے سے اندھے رہنا اچھا ہے۔ قطعہ	باب ۵
۷۲	ہر کہ فریاد رس روز مصیبت خواہد گود را یام سلامت بجواں مردی کوش	جو کوئی یہ چاہے کہ مصیبت کے دن میری کوئی فریاد سنے (اُس سے کہد) کہ آسودگی کے زمانہ میں بخشش کرنی کی کوشش کرے۔	باب ۵
۷۳	بندہ حلقہ بگوش از نوازی برود لطف کن لطف کہ بیگانہ شو حلقہ بگوش	اگر فرماں بردار غلام پر تو مہربانی نہیں کرے گا۔ تو وہ نخل جا لیگا (پس) ایسی مہربانی	باب ۵

بیجا	اقوال	ترجمہ و حاصل	بیجا
۷۴	ہیت ہاں بہ کس شکر بہ جاں پروری کہ سلطان بہ لشکر کند سروری	اور محبت کر کہ غمیر بھی فرماں بردار بجا ہیت یہی اچھا ہے کہ تو لشکر کو جان کے برابر پالے کیونکہ بادشاہ لشکر ہی کے زور سے بادشاہت کرتا ہے۔	باب ۶۴
۷۵	بادشاہ را کرم باید تا بد و گرد آئند و حجت تا ورنہ پناہ و دلتش امین نشیند۔	بادشاہ کو بخشش کرنی چاہئے تاکہ لوگ اُس کے آس پاس جمع ہو جائیں اور رحم کرنا چاہئے تاکہ اُس کے دولت کے سایہ میں بیٹھ کر رہیں۔	
۷۶	نظم نکند جو رہیشہ سلطانی کہ نیاید ز گرگ چو پانی	ظلم و زیادتی کرنے والا بادشاہی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ بھیڑے سے چروائی کا کام نہیں ہو سکتا۔	
۷۷	بادشاہ ہے کہ طرح ظلم نکند پائے دیوار ملک خویش بکند	جس بادشاہ نے کہ ظلم کی بنیاد ڈالی (گویا) اُس نے اپنے ملک کی دیوار کی جھڑا کھاڑ دی۔	
۷۸	قطعہ بادشاہ ہے کور و ادار و ستم برزید	قطعہ جو بادشاہ کہ غریب پر ظلم کرنا جائز رکھتا ہو	

ترجمہ و حاصل	اقوال	بیچ
اُس کے دوست بھی مصیبت کے دن زیر دست دشمن ہو جاتے ہیں۔ رعیت سے ملکر رہا اور دشمن کے لڑائی سے بے فکر بیٹھ گیا کیونکہ بادشاہ منصف کی رعیت ہی شکر ہے۔	دوستدارش روزِ سختی دشمنِ روزِ اور بار رعیت صلح کن در جنگِ نعمِ امین زانکہ شاہِ عادل را رعیت شکر است	۷۹
بیت	بیت	
ہمیشہ زیر دستوں کی نگہبازی کرا در زان کی گردش سے ڈرتا رہا۔	غمِ زیرِ دستانِ بخورِ زینہار بترس از زیرِ دستی روزگار	۸۰
آرام کی قدر دہی شخص جانتا ہے جو کسی بلا میں گرفتار ہوا ہو۔	قدرِ عافیت کسے داند کہ بہ مصیبت گرفتار آید۔	۸۱
قطعہ	قطعہ	
اُسے آسودہ تھک جو کی روٹی پسند نہیں آتی مگر مجھے وہی اچھی ہے جو کہ تیرے نزدیک بُری ہے۔	اُسے سیرِ ترانانِ جو جس خوش نہ نماید معشوقِ من است آنکہ بہ نزدیکِ تیرے	۸۲
بہشت کے حوروں کو اعراف و فرج معلوم ہوتا ہے۔ مگر دوزخیوں سے پہچان کہ ان کے حق میں اعراف ہی بہشت ہے جو شخص کہ عاجز و ناتوان پر رحم نہیں کرتا	حورانِ بہشتی را دوزخِ بود اعراف از دوزخیوں پر پس کہ اعراف بہشت تیرے آنکہ بر آفتادگان نہ بخشد	۸۳
		۸۴

بیچ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	بیچ
	کہ گزر پائے در آید کسکش نگیرد ست	وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ انہیں عاجز ہو جاؤں گا۔ تو میری بھی کوئی دیکھیری نہ کریگا۔	
	از قطعہ	از قطعہ	
۸۵	امید نیست کہ عمر گذشته باز آید	امید نہیں کہ گذری ہوئی عمر واپس آئے	باب ۸
	قطعہ	قطعہ	
۸۶	ازاں کز تو ترسد بترس اے حکیم وگر با چنوں صد بر آئی بہ جنگ	اے حکیم! جو کوئی تجھ سے ڈرے تو بھی اُس سے ڈر۔ اگرچہ اُس کے بیسے ستود آدمیوں پر تو ترس لائی میں تھا کیوں نہ آسکتا ہو۔	باب ۹
	ازاں مار بر پائے راعی زند کہ ترسد سرش را بکوبد ب رنگ	سانپ چرواہے کے پاؤں پر اسی خوف سے کاٹتا ہے کہ وہ اُس کے سر کو پتھر سے کچل ڈالے گا۔	
	نہ بینی کہ چوں گر بہ عاجز شود بر آرد پچنگال چشم پلنگ	کیا تجھے معلوم نہیں کہ جب بلی عاجز ہو جاتی ہے۔ تو وہ چنگل سے تیندوے کی آنکھ نکال لیتی ہے	
	از بیت	از بیت	
۸۷	آنکہ غنی ترند محتاج ترند	جو لوگ کہ زیادہ امیر ہیں وہی دود	باب ۱۰

صفحہ	ترجمہ و اصل	اقوال	صفحہ
باب ۱۰	حقیقت (زیادہ محتاج ہیں۔ غریب رحمت پر رحم کر تاکہ تو زور آور دشمن سے تکلیف نہ اٹھا سکے۔	۸۸ بر رحمت ضعیف رحمت کن تا از دشمن قوی ز رحمت نہ بینی۔	
	از نظم	از نظم	
۸۹	زور دار بازوؤں اور پنجہ کی طاقت سے غریب کمزور کا پنجہ توڑنا بیجا ہے۔	۸۹ بیازوان توانا و قوت سر دست خطاست پنجہ سکین ناتوان شکست	
۹۰	جس شخص نے کہ بُرائی کا بیج بو کر بھلائی امید رکھی۔ اُس نے (دگو یا) فضول ٹھکر کی اور جھوٹا خیال باندھا۔	۹۰ ہر آنکہ تم بڑی کشت و چشم نیکی دشت دماغ یہودہ پخت و خیال باطل	
۹۱	کانوں سے غفلت کی روئی نکال اور خلق اللہ کا انصاف کر۔ اگر تو داور سی نکر یگا تو انصاف کا دن تو مقرر ہی ہے	۹۱ ز گوش پنبہ بروں آرد و داد خلق بدہ وگر تو می ندوی واد و روزادی هست	
	مثنوی	مثنوی	
۹۲	آدم کی اولاد ایک دوسرے کے جوڑ ہیں اس واسطے کہ ابن کی پیدائش ایک ہی اصل سے ہے۔	۹۲ بنی آدم اعضاء یکدیگر بند کہ در آفرینش ز یک جوہر اند	
	جب زمانہ کسی جوڑ کو تکلیف دیتا ہے تو اور جوڑوں کو بھی چین نہیں رہتا۔	جو عضوے بد رو آور در روزگار وگر عضوہا را نماز قدسار	

صفحہ نمبر	ترجمہ و حاصل	اقوال	صفحہ نمبر
باب ۱۰ ح ۱۰	تو اوروں کی تحلیف سے بینکر ہے اس لئے جھکو آدمی کہنا زیبا نہیں۔ <b>مثنوی</b>	تو کریمت دیگران بے غمی نہ شاید کہ نامت ہند آدمی <b>مثنوی</b>	۹۳
باب ۱۱ ح ۱۱	اے زیر دستوں کو ستا نیوالے زور آور یہ بازار کب تک گرم رہیگا۔ تیری بادشاہی کس کام آئے گی۔ تیرا تو مرنا ہی بہتر ہے کیونکہ تو لوگوں کو ستاتا ہے۔ <b>از قطعہ</b>	اے زیر دست زیر دست آزار گرم تا کے بماند ایں بازار بچہ کار آیدت جہان داری مردنت بہ کہ مردم آزاری <b>از قطعہ</b>	۹۴
باب ۱۲ ح ۱۲	جس شخص کا سوراہنا جانے سے اچھا ہے ایسی بُری زندگی سے مرنا ہی بہتر ہے <b>بیت</b>	و آنکہ خوابش بہتر از بیداریست آہنماں بد زندگانے مرده بہ <b>بیت</b>	۹۵
باب ۱۳ ح ۱۳	جس طرح کہ عاشق کے دل میں مبرور چھلنی میں پانی نہیں ٹھرتا۔ اُسی طرح آزادوں کے ہاتھ میں مال نہیں ہو سکتا۔	قرار در کف آزادگان نگیرد مال نہ مبرور دل عاشق نہ آب و نخل <b>از حدیث و موصیٰ بادشاہاں پُر مذر باید بودن کہ غالب ہمت لیشل</b>	۹۶
~	بادشاہوں کے تیز مزاجی اور دبدبے سے خوفناک رہنا چاہئے کیونکہ اکثر انجانوں		۹۷

صفحہ	اقوال	ترجمہ و حاصل	صفحہ
	بعض اُمورِ مملکت متعلق باشند و تمہیں از دعام عوام نکلند۔	بادشاہت کے اہم کاموں میں لگا رہنا ہے اور عام لوگوں کے ہجوم کی تکلیف برداشت نہیں کر سکتے۔	
	مثنوی	مثنوی	
۹۸	حرامش بود نہمت بادشاہ کہ ہنگامِ فرست ندارد نگاہ	اُس شخص کو بادشاہ کی دی ہوئی نعمت حرام ہو جاتی ہے جو فرست کے وقت کو نہ پہچانے۔	باب خ ۱۳
۹۹	مجال سخن تابہ بینی ز پیش بہر ہودہ گفتن مبر قد خویش	جب تک کہ تو بات کرنے کا موقع نہ پائے یہ ہودہ گفتگو سے اپنی عزت کو غراب بکمر	رد
	فرو	فرو	
۱۰۰	ابہے کوروز روشن شمع کانوری نہد زود بینی کرش بشب روشن نہ اندوہ پر	جو ہو قوف کہ روز روشن میں کانوری شمع جلائیگا۔ تو دیکھے گا کہ اس کو چند روز میں رات کو چراغ روشن کرنے کے لئے تیل بھی میسر نہ ہوگا۔	رد
۱۰۱	مناسب ارباب ہمت نیست کہ یکے را بلطف امیدوار گردانیدن و باز بنو میدی خستہ کردن۔	اصحابِ ہمت کے لئے مناسب نہیں ہے کہ کسی کو مہربانی کا امیدوار بنا کر پھر ناامیدی سے اُس کا دل آؤڑ کریں۔	رد



بیہ	اقوال	ترجمہ و حاصل	بیہ
۱۰۲	بیت بروئے خود در طماع باز نتوان کرد چو باز شد بدوشتی فراز نتوان کرد	بیت اپنے اوپر لالچی کا دروازہ نہ کھولنا چاہئے۔ جب کھول دیا تو پھر سستی سے بند نہ کرنا چاہئے۔	باب ۱۳ ح
۱۰۳	از قطعہ ہر گاہ چشمہ بود شیریں مردم و مرغ و مور گرد آئند	از قطعہ جہاں کہیں میٹھا پانی ہوتا ہے۔ آدمی پرندے اور چوہے نیاں جمع ہو جاتے ہیں	ر ر
۱۰۴	مثنوی چو دار نمکج از سپاہی در یغ مدیغ آیدش دست برون بہ تیغ	مثنوی جب سپاہی کو روپیہ کے دینے میں دریغ کیا جائیگا۔ تو اس کو بھی تلوار پر ہاتھ رکھنے میں تامل ہوگا۔	باب ۱۴ ح
	چہ مردی کند در صفِ کارزار کہ دستش تہی باشد از روزگار	(وہ شخص) لڑائی کے میدان میں کیا بہادری کرے گا۔ جس کا ہاتھ روپیہ پیسے سے خالی ہو۔	
۱۰۵	دولت و بے پاس و سفہ و فاق شناس کہ باندک تغیر مل۔ از مخدوم قدیم برگردد۔ و حقوق نعمت سالیان در نورود۔	(وہ آدمی) کمینہ اور ناشکر اور رفیل ناحق شناس ہے۔ جو تھوڑی سی حالت کے بدلے پر مالکِ قدیم سے پھر اور برسوں کے نعمت کے حقوق کو	ر ر

نمبر و حاصل	اقوال	نمبر
بھول جائے۔ <b>فرو</b>	<b>فرو</b>	
باب ۱۴۷ تو سپاہی کو روپیہ دے تاکہ وہ بھی تیرے واسطے سروپے۔ اگر تو اُسے روپیہ نہیں دے گا تو وہ بھاگ نکلیگا۔	۱۰۶ زربدہ مرد سپاہی راتا سر بدہد وگرش زرنہ ہی سپہ بند عالم	
کوکری کرنے سے بیکاری بہتر ہے۔	۱۰۷ معزولی بہ کہ مشغولی۔	
<b>رباعی</b>	<b>رباعی</b>	
جو لوگ کہ گوشہ عافیت میں بیٹھ گئے ہیں۔ انہوں نے گویا کتوں کے دانت اور لوگوں کے منہ بند کر دئے۔ کاغذ بھاڑ دئے قلم توڑ دئے اور عیب گیروں کے ہاتھ اور زبان سے نجات پائے۔	۱۰۸ آنا کہ بکنج عافیت بشتند و ندان سگ و دہان مردم بستند کاغذ بریدند و قلم بکشتند وز دست و زبان عرف گیران بستند	
<b>بیت</b>	<b>بیت</b>	
سب پرندوں میں ہمارا کو اسی سب سے شرف حاصل ہے کہ وہ ہڈی کاٹا ہے اور کسی جانور کو تکلیف نہیں دیتا۔	۱۰۹ ہمائی برہم مرغان ازاں شرف دارد کہ استخوان خور و طائرے نیاز دارد	
<b>بیت</b>	<b>بیت</b>	

بیحد	اقوال	ترجمہ حاصل	بیحد
۱۱۰	اگر صد سال گبر آتش فروزد چو یکدم امدان اُفتد بسوزد	اگر آتش پرست سیکڑوں برس آتش پرستی کرے۔ اور دم بھر کے لئے وہ اُس میں گرے تو بھی وہ گہ اُس کو جلا ہی دے گی۔	باب ۱۵
۱۱۱	بیت تو بر سر قدر خویش تن باش و وقار بازی و ظرافت بندیاں بگذار	بیت تو اپنے عزت و مرتبہ پر قائم رہ کھیل اور سخاوت باو شاہ کے ہم نشینوں کے واسطے چھوڑ دے۔	باب ۱۵
۱۱۲	قطعہ مبیں آں بے حمت را کہ ہرگز نخواہد و بد روئے نیک بختی کہ آسانی گزیند خویش تن را	قطعہ اُس جیسا کہ دیکھنا۔ کبھی اُس کو آرام حاصل ہو گا۔ جو خاص اپنے لئے تو آرام اور اور عیش اختیار کرے۔ اور جو رو اور بال بچوں کو تکلیف میں چھوڑے اُسے بھائی۔ بادشاہ کے خدمت کرنے میں دو باتیں ہوتی ہیں۔ روٹی کی امید اور جان کا خوف۔ عقلمندوں کے رائے کے خلاف ہے کہ روٹی کی امید پر جان کو خطرہ میں ڈالنا	باب ۱۶
۱۳	عقل بادشاہ۔ اے برادر۔ و طرف دارد۔ امیدست و بیم۔ یعنی امید نان و بیم جان۔ و خلاف رائے خردمندان باشد بہ امید نان و بیم جان اقتادون۔		

بیحد	اقوال	ترجمہ و حاصل	بیحد
۱۱۴	ہر کہ فیماست عدد زو دستف از جہانت بلرزو۔	جو شخص کہ چوری کرتا ہے اُس کے ہاتھ خوف سے کانپتے ہیں۔	باب ۱۶
۱۱۵	راستی موجب رفائے خداست کس ندیدم کہ گم شد از رو رہت	میت راستی رفائے الہی کا باعث ہے میں کسی کو سیدھے راستے سے ہٹنے ہوئے نہیں دیکھا۔	۱۱۵
۱۱۶	چہا کس از چہا کس بجاں برنجند خرآجی از سلطان۔ و دزد از پاسبان و فاسق از نماز۔ و روسپی از محتب	چار آدمی چار شخصوں سے بہت بخیل رہتے ہیں۔ محصول دینے والا بادشاہ سے۔ چور چوکیدار سے۔ بد معاش جہنمور سے۔ اور بدکار عورت محتب سے	۱۱۶
۱۱۷	آنرا کہ حساب پاک است از محاسب چہ پاک۔	جس کا حساب پاک ہے اُسے حساب کے دینے سے کیا ڈر قطعہ	۱۱۷
۱۱۸	گمن فراخ روی در عمل اگر خواہی کہ روز رفع تو باشد مجال دشمنی	اگر تو باہمت ہے کہ تیرے عروج کے وقت تیرے دشمن کی طاقت گھٹ جائے تو اپنے کاموں میں مدد سے تجاوز نہ کر۔	۱۱۸

صفحہ	اقوال	ترجمہ و حاصل	صفحہ
۱۱۹	توپاک باش برادر مدار ایکس پاک زند جامہ ناپاک گا ذراں برنگ	اے بھائی تو پاک رہ اور کسی سے خوف نہ کر اس واسطے کہ دھوبی ناپاک کپڑے ہی کو تھر پر پٹکتے ہیں۔	باب خ ۱۶
۱۲۰	تاتریاق از اعراق آورده شو و مارگزید سُردہ بود۔	اعراق سے زہر مہرہ لانے تک سانپ کا کاٹا ہوا مری جائیگا۔	ر ر
۱۲۱	بدریا در منافع بے شمار است اگر خواہی سلامت بر کنار است	دریا میں جانے سے فائدے تو بہت سے ہیں لیکن سلامتی چاہتا ہے تو کنارہ ہی پر ہے۔	ر ر
۱۲۲	دوستان و رزنداں بکار آیند کہ بر سفر ہمہ دشمنان دوست نمایند۔	دستر خوان پر تو سارے دشمن دوست ہی نظر آتے ہیں۔ مگر سچے دوست جیلخانہ (یعنی مصیبت) میں کام آتے ہیں۔	ر ر
۱۲۳	دوست شمار آنکہ در نعمت زند لاف یاری و برآورد خواندگی۔	اُس شخص کو دوست نہ سمجھ جو مرنہ کمالی میں دوستی اور بھائی بندی کی شنی بھار	ر ر
۱۲۴	دوست آن باشد کہ گیر دوست دوست در پریشان حالی و در ماندگی	دوست وہی ہے جو مصیبت اور تنگی کے وقت دوست کی دستگیری کرے	ر ر
	فرد	فرد	

صفحہ نمبر	ترجمہ و اصل	اقوال	صفحہ نمبر
باب ۱۶۷	جو کام متعلق ہے اس سے نہ گھبرا اور دل کو رنجیدہ نہ کر اس واسطے کہ آب حیات کا چشمہ اندھیرے میں ہے۔	رنکار بستہ میندیش و دل شکستہ دار کہ آب چشمہ حیوان درون تاریکی است	۱۲۵
۱۱	فرد زمانہ کی گردش سے آزرده نہو کیونکہ ایلو اگر چہ تلخ ہوتا ہے۔ لیکن انجام میں پہل میثا دیتا ہے یعنی نفع بخشا ہے۔ قطعہ	فرد منشین ترش از گردش ایام کہ صبر تلخ است ولیکن رشیریں داد	۱۲۶
۱۱	کیا تو نہیں دیکھتا کہ صاحب اقبال کے آگے سب لوگ تعریفیں کرتے ہوئے سلام کرتے ہیں۔ مگر جب زمانہ کی گردش سے وہ گرجا نا ہے تو سارے لوگ اس کے سر پر پاؤں رکھتے ہیں۔	قطعہ نہ بینی کہ پیش خداوند جاہ ستایش کنایں دست بربر نہند اگر روزگارش در آرزو پائے ہمہ عاشق پائے بر سر نہند	۱۲۷
۱۱	بادشاہوں کے کاروبار سفر دریا کے مانند فائدہ مند اور خوفناک ہیں یا تو تجھے خزانہ مل جائے گا یا تھمیر میں آکر ہلاک ہو گا۔	عمل بادشاہاں چوں سفر دریاست خطرناک و سودمند یا گنج برگیری یا در تھلم بمیری۔	۱۲۸

صفحہ نمبر	اقوال	ترجمہ و حاصل	صفحہ نمبر
۱۲۹	از قطعہ مکن انگشت و سوراخ کثروم قطعہ	از قطعہ تو بچھو کے پل میں انگلی نہ ڈال - قطعہ	باب خ ۱۶
۱۳۰	از قطعہ در میر و وزیر و سلطان را بے وسیت مگر دیر امن - سگ در باں چو یافتند غریب ایں گریباں گرفت و آں دامن قطعہ	بلا وسیلے کے امیر - وزیر - اور بادشاہ کے دروازہ پر نہ جا - (کیونکہ جب کٹے اور دربان غریب کو دیکھتے ہیں تو یہ گریبان پکڑ لینا ہے اور وہ دامن قطعہ	باب خ ۱۷
۱۳۱	از قطعہ خدا کے راست مسلم بزرگی و کہ جرم بیندوان برقرار میدارد	بڑائی اور مہربانی خداوند کریم ہی کو سزا ہے جو خطا دیکھتا ہے اور روزی برقرار رکھتا ہے -	ر ر
۱۳۲	از قطعہ ایچ کس نہ زندہ بردخت بے برگ	از قطعہ بے پھل کم درخت پر کوئی پتھر نہیں مارتا	ر ر
۱۳۳	از قطعہ بزرگی بایدت بخشدگی کن کہ دانہ تانیفشان زوید	از قطعہ اگر تجھے سرداری چاہے تو بخشش کن کیونکہ جب تک بیخ نہ بوٹیگا نہ اُگے گا	باب خ ۱۸
۱۳۴	از قطعہ اگر گنجے کنی بر عامیاں بخش	از قطعہ اگر تو نے مال جمع کیا ہے تو لوگوں کو	ر ر

بی	اقوال	ترجمہ و حاصل	بی
	دس ہر گدے را بر بنی	دیا کرتا کہ ہر ایک محتاج کو ایک ایک چانول کا دانہ پہنچے۔	
۱۳۵	بیت قارون ہلاک شد کہ چل خانہ گنج داشت نوشیرواں نمرود کہ نام نگو گذشت	بیت قارون جو پائیس کوٹے خزانہ کے رکھتا تھا مر گیا۔ مگر نوشیرواں (ابنک) نہیں مرا کیونکہ اپنا نام نیک دنیا میں چھوڑ گیا۔	باب ۱۸ خ
۱۳۶	قطعہ اگر زبغ رعیت ملک خور دیسے برآورد غلامان او درخت ازین	قطعہ اگر ایک سبب بھی بادشاہ رعیت کے بارغ سے کھائیگا تو اس کے غلام خیرت کو جڑ پیر سے اٹکھاڑ ڈالینگے۔	باب ۱۹ خ
۱۳۷	بہ نیم بیضہ کہ سلطان ستم روا دارد ز زندگ شکر یانش ہزار مرغ بربخ	اگر آدھا انڈا بھی ظلم سے لینا بادشاہ جائز رکھیگا تو اس کے نوکر ہزاروں مرغ بھون ڈالینگے۔	۱۱
۱۳۸	ہر کہ خلق خدا را بیا زار و نادل سلطان برست آرد خداے تعالیٰ ہماں خلق را بروگمار و نادنا را ز ہذا و او بر گرد	جو شخص کہ بادشاہ کا دل اپنے قبضہ میں لانے کے لئے خلق خدا کو اذیت پہنچاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر انہیں لوگوں کو مقرر کر دیتا ہے تاکہ وہ اس سے	باب ۲۰ خ



بیحد	اقوال	ترجمہ و حاصل	بیحد
		بدل لیں۔	
۱۳۹	بیت آتش سوزاں نکند باسپند انچہ کند و و دل در و مند	بیت جلتی ہوئی آگ راہی کے دانہ پرانا اثر نہیں کرتی جتنا کہ در و مند کی آہ کا دھواں اثر کرتا ہے۔	باب ح ۳۰
۱۴۰	مثنوی مسکین خراگرچہ بے تمیزست چوں بارہمی برد عزیزست	مثنوی غریب گدھا اگرچہ بے تمیز ہے لیکن وہ بوجہ اٹھاتا ہے اس لئے عزیز ہے۔	ر ر
۱۴۱	گداؤں و خدایانِ باربردار بہز آدمیانِ مردم آزار	لڈو بیل اور گدھے۔ ظالم لوگوں سے اپنے ہیں۔	ر ر
۱۴۲	قطعہ ماصل نہ شود رفاے سلطان تا خاطر بندگاں بخوئی۔	قطعہ بادشاہ کی خوشنودی اس وقت تک حاصل نہ ہوگی۔ جب تک تو لوگوں کو خوش نہ رکھے گا۔	ر ر
۱۴۳	خواہی کہ خدائے بر تو بخشد بخشای خدائے کن نکوئی	اگر تو چاہتا ہے کہ خدا تیرے اوپر رحم کرے تو۔ تو خدا کے بندوای اچھا سلوک کر۔	ر ر

نمبر	اقوال	ترجمہ و حاصل	پیشہ
۱۴۴	نہ ہر کہ قوت بازو سے منبے وارو بہ سلطنت بخور و مال مردماں بگرا	جو شخص کہ قوت بازو اور حکومت رکھتا ہو اس کو مناسب نہیں ہے کہ وہ زبردستی سے لوگوں کا مال کھائے۔	باب خ ۲۰
۱۴۵	تو اں بخلق فرو برون استخوان درشت وے شکم بدر و چوں گیر داند ز ناف	سمت ہڈی کو خلق میں نکل سکتے ہیں لیکن وہ ناف میں اٹک جاتی ہے تو پیٹ پھاڑ ڈالتی ہے۔	۲۱
۱۴۶	نمناں دستگار بدر روزگار بساند بر و لعنت پاندار	ظالم و بدکار تو نہیں رہنا مگر لوگوں کی لعنت ملامت اس پر قائم رہتی ہے۔	۲۲
۱۴۷	منشوی ناسزاے را کہ بینی بختار عافداں تسلیم کردند اختیار	منشوی اگر کسی نالائق کو نصیب ور دیکھے تو (تو اس کو سلام کر) اس واسطے کہ عقل مندوں نے سلام کرنا اختیار کیا ہے۔	باب خ ۲۱
۱۴۸	چوں نداری ناخن درندہ تیز بابداں آں بہ کہ گم گیری ستیز	جب تو تیز اور پھاڑنے والے ناخن نہیں رکھتے تو یہی بہتر ہے کہ بد لوگوں سے لڑائی نہ کرے۔	۲۲
۱۴۹	ہر کہ با فلول باز و پنجہ گرد	جس شخص نے طاقتور آدمی سے پنجہ	۲۲

بیحد	اقوال	ترجمہ و حاصل	بیحد
	ساعدا سیمین خود را رنجہ کرد باش تا دستش بہ بند در دنگار پس بکام دوستان مغررش برآر	لڑایا۔ اُس نے گویا اپنے نازک کھائی کو دکھایا۔ جبر کر جب تک کہ زمانہ اُسے (طافور کو) مجبور کر دے پھر دوستوں کے مقصد کے موافق اُنکا بھیجا نکال۔	
	از قطعہ	از قطعہ	
۱۵۰	زیر پایت گردانی حال مور ہمچو حال تنت زیر پائے پیل	اگر تو خوب غور کریگا تو معائیرے خیال میں آجائیگا کہ جو حالت چو نہی کی تیرے پیر کے تلے ہوگی وہی یہ حکمت ہاتھی کے پاؤں کے نیچے ہوگی۔	باب خ ۲۲
	قطعہ	قطعہ	
۱۵۱	چو گردی بالکلوخ انداز پیکار سر خود را بنا دانی شکستی	تو ڈھیللا پھینکنے والے سے کیا لڑا گویا اپنے سر کو تو نے بیوقوفی سے توڑ دیا۔	باب خ ۲۳
۱۵۲	چو تیر انداختی بر روی دشمن چناں دامن کا ندرا آماجش نشستی	اگر تو دشمن کی طرف تیر پھینکے گا تو سمجھ کہ تو اُسی کے نشانہ پر بیٹھا ہوا ہے۔	باب خ ۲۴
	قطعہ	قطعہ	
۱۵۳	سلخ باد دشمن اگر خواہی ہر گز کہ ترا	اگر تو دشمن سے مل چاہتا ہے تو اگر	باب خ ۲۴

بیحد	اقوال	ترجمہ و حاصل	بیحد
۱۵۴	در قعایب کند و نظرش تمس کن سخن آخرہ وہاں میگزرد مودی را سختش تلخ نہ خواہی و ہنس شیر کن	وہ بیٹھ پیچھے تیری شکایت بھی کرے تو تو اس کے رو برو اس کی تعریف کر۔ برسے باتیں مودی ہی کے زبان سے نکلا کرتے ہیں۔ اس لئے اگر تو چاہتا ہے کہ اس کے منہ سے ایسے باتیں نہ سنے تو اس کے منہ کو میٹھا کر۔	باب ۲۴ ح
۱۵۵	بیت آنرا آگہ بجائے قت ہر دم کرے عذرش بنہ ار کند لبرے ستے	بیت جو شخص کہ ہمیشہ تجھ پر مہربانی کرتا رہا ہو اگر وہ ساری عمر میں ایک آدمہ وقت ظلم بھی کرے تو اسے معاف کر۔	۱۵۶
۱۵۶	مثنوی گم گزندت رسد ز خلق مرغ کہ نہ راحت رسد ز خلق نہ مرغ	مثنوی اگر خلیق کے طرف سے تجھے نقصان پہنچے تو آزرده نہ ہو اس واسطے کہ خلیق سے نہ تو راحت ملتی ہے اور نہ مرغ۔	۱۵۷
	از خدا دل خلاف دشمن و دوست کہ دل ہر دو در ہر طرف دوست	دوست اور دشمن کی مخالفت کو خدا کے طرف سے سمجھ کیونکہ دونوں کا	

صفحہ	اقوال	ترجمہ و حاصل	صفحہ
	گوجہ تیسرا زکماں ہی گروز از زکساند اربیندا اہل خود	دل اسی کے قبض میں ہے۔ اگرچہ تیر کسان ہی سے نکلتا ہے لیکن عقلند مانتا ہے کہ حقیقت میں اس کا چوڑ نیوالا کسان نہیں ہے بلکہ نشانہ انداز ہے۔	باب ۲۴ ح
۱۵۷	دو باد اگر آید کسے بہ خدمت شاہ سوم ہر آئینہ دروئے کند بلطف نگاہ	بیت اگر کوئی شخص دور و ز میح کو باد شاہ کی خدمت بجا لائے تو وہ تیسرے دن فرور اس پر مہربانی سے توجہ کرے گا۔	باب ۲۵ ح
۱۵۸	مہتری در قبول فسرمان ست ترک فرماں دلیل مرمان ست	قطرہ سرداری حکم کے ماننے میں ہے اور حکم کا نہ ماننا کہ نفسی کی دلیل ہے	۱۵۸
۱۵۹	ہر کہ سیمائے ماسناں دارد سر خدمت بر آستان دارد	جو شخص کہ بچوں کی ایسی نشانی رکھتا ہو (جیسا چاہے ہے) وہ اطاعت و فرمانبرداری کا بجالاتا ہے۔	۱۵۹
	امیدست پرستندگان مخلص را کہ نامہ نگردند و آستان الہ	میر دل سے عبادت کر سنے والوں کو امید ہے کہ خدائے تعالیٰ کے درگاہ سے نامہ بند ہوں گے	۱۶۰

ترجمہ و ماحصل	اقوال	پہلو
<p>از قطعہ</p> <p>دنیا کے لوگوں پر ظلم جبر و نکر تا کہ (ان کی) بددعا آسمان پر نہ پہنچ جائے</p> <p>قطعہ</p> <p>زخمی دلوں کے آہ کے دھویں سے ڈراس واسطے کہ آخر دل کا زخم ٹھہر جائے</p> <p>جہاں تک ہو سکے کسی کے دل کو نہ دکھا اس واسطے کہ ایک آہ دنیا کو</p> <p>اٹ پلٹ کر دیتی ہے</p> <p>دوست کو اتنا اختیار نہ دے کہ اگر دشمن بن جائے تو غالب آ سکے</p> <p>خدمت کی امید اسی شخص سے رکھی جاتی ہے جس کی دولت سے کچھ</p> <p>حقتہ ملنے کی توقع ہوتی ہے۔</p> <p>بادشاہ رعیت کی نگہبانی کرنے کے واسطے ہیں نہ کہ رعیت بادشاہ کی</p> <p>خدمت کیلئے۔</p> <p>از قطعہ</p>	<p>از قطعہ</p> <p>زور مندی مکن براہل زمین تا دعائے برآسمان نرود</p> <p>قطعہ</p> <p>خدر کن زود درو نہائے ریش کہ ریش و روں عاقبت سرنگند</p> <p>بہم بر مکن تا توانی دلے کہ آہ ہے جہاں نے بہم برگند</p> <p>دوست را چندان قوت مدد کہ اگر دشمنی کند تواند۔</p> <p>توقع خدمت از کسے وارد کہ توقع نیست او دارد۔</p> <p>ملوک از بہر پاس رعیت اند نہ بگزشت از بہر طاقت ملوک۔</p> <p>از قطعہ</p>	<p>۱۶۰</p> <p>۱۶۱</p> <p>۱۶۲</p> <p>۱۶۳</p> <p>۱۶۴</p>

بیحد	اقوال	ترجمہ حاصل	بیحد
۱۶۵	گو سپند از برائے چوپان نیت بلکہ چوپان برائے خدمت اوست قطعه	بکر سی پروا ہے کیلئے نہیں ہے بلکہ پروا ہمارے کے حفاظت کیلئے ہے قطعه	باب ۲۸۷
۱۶۶	گر کیے را تو کا مراں بینی و گیرے را دل از مجاہدہ ریش روز کے چند باشش تا بخورد خاک مغز سر خیال اندیش	اگر تو کسی شخص کو آسودہ حال اور مالدار اور کسی کو محنت سے رنجیدہ دل دیکھے تو چند روز صبر کرتا کہ مال دار کے دماغ کو مٹی کھالے۔	
۱۶۷	فرق شاہی و بندگی برخواست چوں قضا کے نبشتہ آمد پیش گر کے خاک مردہ بار کند نقش اسد تو انگر از درویش	جب کبھی جوئی قضا آگئی تو بادشاہ اور غلامی فرق نہیں رہتا۔ اگر کوئی قبر کھود کر مردے کو دیکھے تو نہیں پہچانا جاسکتا کہ وہ امیر ہے یا غریب۔	
۱۶۸	دریاب کنوں کہ نعمت بہت بہت کیں دولت و ملک میرود دست بہت بیت قطعه	بیت جو دولت کہ اب ترے قابو میں ہے اُس سے نیکی کر لے۔ اس لئے کہ یہ دولت اور ملک ہاتھوں ہاتھ چلے جائیں گے۔ قطعه	

سید	اقوال	ترجمہ و حاصل	تصحیح
۱۶۹	مگر تیرے امید راحت و رنج پائے درویش بزرگ بودے	اگر تیرے اور دگر کی امید نہ ہوتی تو فخر کا پانوں آسمان پر ہوتا۔	باب ۲۹ ح
۱۷۰	گرد و زیر از غذا بہ تر سیدے ہچمان کنز ملک ملک بودے	اگر وزیر غذا سے اسی طرح ڈرتا۔ جیسا کہ بادشاہ سے ڈرتا ہے تو وہ فرشتہ بن جاتا۔	ر ر
	مثنوی	مثنوی	
۱۷۱	خلاف رائے سلطان رائے جہن بہ خون خویش باشد دست شستن	بادشاہ کے مرضی کے خلاف رائے دنیا گویا اپنے خون میں ہاتھ دھو رہا ہے	باب ۳۱ ح
۱۷۲	اگر شاہ روز را گوید شب است ہی بیاید گفت ایک ماہ و پردیس	اگر بادشاہ دن کو کہے کہ رات ہے تو کہنا چاہئے کہ چاند اور ستارے بھی نکلے ہیں۔	ر ر
	از قطعہ	از قطعہ	
۱۷۳	غیبے گرت ماست پیش آورد دو میان آب است و یک چھو دیغ	اگر کوئی غریب تیرے پاس چاچھ لایگا تو اس میں دو حصے پانی کے ہونگے اور بچہ بھر دی۔	باب ۳۲ ح
	از قطعہ	از قطعہ	
۱۷۴	چہاندیدہ بسیار گوید و دروغ جہاں کا پھرا ہوا (سیاح) شخص بہت	جہاں کا پھرا ہوا (سیاح) شخص بہت جھوٹ بولا کرتا ہے۔	ر ر



سبب	اقوال	ترجمہ حاصل	سبب
۱۷۵	نہ مروت اُن نزدیکِ خرمند کہ باپیلِ دہاں پیکار جوید بلے مرد آں کس است از روئے تیغ کہ چون خشمِ پیدایش باطل نگوید	عقلند کے نزدیک دشمن جو انہوں نہیں ہے جومت ہاتھی سے لڑے بلکہ سچ پوچھو تو جو انہوں ہی ہے کہ جب اُسے غم آئے تو یہ وہ نہ بکے	باب ۳۳
۱۷۶	تا تو لنی درون کس عجز اش کاندہریں را رخا رہا باشد	جہاں تک ہو سکے تو کسی کے دل کو نہ دکھا اس واسطے کہ ایسے رستے میں بہت سے کائناتیں عذاب ہوتے ہیں۔	باب ۳۴
۱۷۷	کار و رویش مستند برآر کہ ترانہ ساز ہا باشد	غریب اور غرض مندوں کا کام نکال کیونکہ تجھ کو بھی بہت سے کام ہوں گے	۱۷۷
۱۷۸	مان جو خوردن و نشستن بہ کہ کمر زین بخدمت بستن۔	سنہری پٹکے کر پر باندھ کر خدمت کرتے رہنے سے جو کی روٹی کھانا اور بیگہ بیٹنا بہتر ہے۔	۱۷۸
۱۷۹	برست آہنگ نقشہ کردن خمید بہا زدست بر شید پیش ہیر	کسی امیر کے روبرو ہاتھ باندھے کھڑے رہنے سے بہتر ہے کہ	۱۷۹

صفحہ نمبر	ترجمہ و حاصل	اقوال	صفحہ نمبر
	اُس ہاتھ میں چوٹے کو پکایا جائے۔		
	<b>سمیت</b>	<b>سمیت</b>	
باب ۳۶	اگر دشمن مر جائے تو کوئی خوشی کا مقام نہیں ہے کیونکہ ہماری زندگی بھی ہمیشہ کے لئے نہیں ہے۔	اگر عمر و عہد و جائے شادمانی نہایت کہ زندگانی مایہ ناز و ادنیٰ نہایت	۱۸۰
باب ۳۷	وزیرا بہتر لڑے گیوں کے ہیں اور طبیب سوا بیمار کے دوا کسی کو نہیں دیتا۔	وزیرا بہر مثال البانڈ و طبیب وار و نید ہر مگر بہ سقیم۔	۱۸۱
	<b>مثنوی</b>	<b>مثنوی</b>	
باب ۳۸	اگر محض عقل ہی سے روزی زیادہ ملتی تو احمق سے زیادہ کوئی شخص رٹا کا محتاج نہ ہوتا۔	اگر روزی بدانش بر فروک ز ناداں تنگ تر روزی بود	۱۸۲
	(دکار گمان قضا و قدر نادانوں کو ایسی روزی پہنچاتے ہیں کہ عقل مند لوگ ان کو دیکھ کر حیران رہتے ہیں۔)	بنادان آں چناں روزی رسانند کہ و انایاں در آں حیراں بماسند	
	<b>مثنوی</b>	<b>مثنوی</b>	
	دولت اور قسمت کا ہونا لیاقت پر نہیں ہے اور سوائے آسمانی یعنی خلکی مدد کے حاصل نہیں ہوتی۔	بخت و دولت بکار دانی نہایت جز بتائید آسمانی نیست	۱۸۳

سید	اقوال	ترجمہ و ماحصل	پیشینہ
	کیمیا گر بھٹ مائدہ و رنج ابد اندر خرابہ یافتہ گنج	کیمیا گر غصہ اور رنج اٹھاتا رہا اور بے وقوف ویرانہ میں رہی خزانہ پالیا۔	باب ۳۸
۱۸۳	افتادست ورجہاں بسیار بے تمیز ارہمذ و عاقل خوار	جہان میں بہت سے دفعہ ایسا بھی اتفاق ہوا ہے کہ بے تمیز نفسیہ و ربنے اور دانا خوار رہے۔	۲۸
	قطعہ	قطعہ	
۱۸۵	تشنہ سوختہ و چشمہ روشن چوید نومپندار کہ از پیل دماں اندیشد	جس شخص کی جان تشنگی سے جالکا ہو اگر ایسا شخص کسی صاف چشمہ پر پہنچ جائے تو نہ سمجھنا کہ وہ مست ہاتھی سے خوف کرے گا۔	باب ۳۹
۱۸۶	نمہ گر سند درخانہ خالی برخواں عقل باور نکند کز رمضان اندیشد	(اسی طرح) بھوکا فاسق کسی خالی مکان میں بھرا ہوا خواں پا جائے تو عقل باور نہیں کرتی کہ وہ رمضان کا خیال کرے گا۔	۲۹
	قطعہ	قطعہ	
۱۸۷	ہرگز آن را بد دوستی مپسند کہ رو و دجامے ناپسندیدہ	ہرگز اس شخص کو دوستی کے لائق نہ سمجھ جو ناپسندیدہ مقام پر جایا۔	۳۰

پہلا	ترجمہ و ماحصل	اقوال	پہلا
	<p>کرنا ہو۔</p> <p>کسی پیاسے کا دل نہ چاہے گا لگنے باب ۳۹</p> <p>دہن کے جھوٹا کئے ہوئے پانی کو پیئے۔</p>	<p>نشہ رادل نواہد آب زلال</p> <p>نیم خورہ وہاں گسندیدہ</p>	۱۸۸
باب ۳۹	<p>بیت</p> <p>عقلزد لوگ اس شخص کو بزرگ نہیں سمجھتے جو بزرگوں کی شکایت کرتا ہو۔</p>	<p>بیت</p> <p>بزرگش نخواستہ اہل خسرو کہ نام بزرگان بر نشستی برد</p>	۱۸۹
	<p>قطعہ</p> <p>جبکہ خوش نصیبی اور تخت اور حکومت اور کرد و فر کو ثبات نہیں ہے تو یہ سب چیزیں بے جا ہیں۔</p>	<p>قطعہ</p> <p>ایں آہ پچیت ہوں می بگنود تخت و تخت و اسوی و گنود</p>	۱۹۰
	<p>گندہ سے ہوئے لوگوں کے ایک نامی کو نہ خٹا تاکہ نہریں نیکنامی بھی برفروہ رہے۔</p>	<p>نام نیک رفنگان ضائع مکن تا بماند نام نیکت پائیدار</p>	۱۹۱

بیہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	بیہ
	<b>باب دوم</b>	<b>دوسرا باب</b>	
	دراخلاق درویشاں	فقیروں کے خصلتوں کے بیان	
	قطع	قطع	
۱۹۲	ہر کہ را جامہ پارسا بیسی پارسا دان و نیک مردانگار	جس شخص کا لباس پرہیزگاروں کا سا دیکھے تو اس کو پرہیزگار جان اور بھلا آدمی خیال کر۔	باب ۲ ح ۱
	دردانی کہ در نہانش چیت معتب را دروں خانہ چہ کار	دور اگر تو اس کے دل کا مال نہیں جانتا تو کچھ نہ کہہ۔ کیونکہ کو تو ال کو گھر کے اندرونی کاموں سے کیا مطلب۔	۱۹۳
	از قطع	از قطع	
۱۹۳	عاصیاں از گناہ تو بہ کنند عارفان از عبادت استغفار	جو گناہ گار ہیں وہ گناہ سے توبہ کرتے ہیں۔ (مگر) عارف عبادت سے بخشنش چاہتے ہیں۔	باب ۲ ح ۲
۱۹۴	عابدان جزائے طاعت خواہند و بازرگانان بہائے بفاعت۔	عبادت کرنیوالے اپنے بندگی کا معاوضہ چاہتے ہیں۔ اور سوداگر لوگ مال کی قیمت (مانگتے ہیں)۔	۱۹۵
۱۹۵	موت اہل مصافحہ در روئے و چہ در	مصافحہ باطن لوگوں کی دوستی حاضر و	باب ۲ ح ۳

بیاب	اقوال	ترجمہ و حاصل	بیاب
	قنانہ چنانکہ در پشت عیب گیرند و در پشت ہمیزند۔	غائب میں یکساں ہوتی ہے۔ یہ نہیں کہ غائب میں تو تیری شکایت کریں اور رو بہ رو تجھ پر سے نثار ہوں۔	
	نظم	نظم	
۱۹۶	ہر کہ عیب و گراں پیش تو آورد و شمرود بیگماں عیب تو پیش و گراں خواہد بود	جو شخص تجھ سے دوسروں کے عیب بیان کریگا و بیشک تیرے عیب بھی دوسروں سے کہیگا۔	باب ۲۴
۱۹۷	از کرم اخلاق بزرگاں بدیع ست روئے از مصاحبت و رویشاں بگردانیدن و فائدہ دریغ داشتن۔	مسکینوں کی صحبت سے منہ پھیرنا اور ان کو فائدہ پہنچانے میں دریغ کرنا بزرگوں کی مہربانی اور اخلاق سے بعید ہے۔	باب ۲۵
	بیٹ	بیٹ	
۱۹۸	چہ دانند مردم کہ در جامعہ کیت نویسنده و اندک در نامہ پیت	لوگ کیا جانیں کہ کپڑے میں کیا ہے لکھنے والا ہی جانتا ہے کہ خط میں کیا ہے۔	
	نظم	نظم	
۱۹۹	صورت عال عارفاں دلق است ایں قدر بس کہ روئے در خلق است	عارفوں کی ظاہری علامت گدڑی ہے دنیا کو فریب دینے کے لئے مرف گدڑی ہی کافی ہے۔	

ردیف	اقوال	ترجمہ و حاصل	ردیف
۲۰۰	در عمل کوشش ہر پہ خواہی پوش تاج بر سر نہی و علم بر دوش	عمل کرنے میں کوشش کر اور جو تیراجی چاہے پہن خواہ تاج سر پر رکھ یا علم کا ندھے پر لئے رہ۔ یعنی سپاہی بن۔	باب خ ۵
۲۰۱	ترک دنیا شہوت ست دہوں پارسانی نہ ترک جامہ و بس	شہوت اور ہوس کا ترک کرنا ہی ترک دنیا ہے۔ محض جامہ کا ترک کرنا پارسانی نہیں ہے۔	۱۱
۲۰۲	در قزاقند و مرد باید بود بر محنت صلاح جنگ چہ سود	چلتا۔ (جو یلغی کپڑے کا ہوتا ہے) پہن نے کیلئے آدمی بھی جواں مرد ہونا چاہئے نامرد آدمی کے جسم پر سامان جنگ ہونے سے کیا فائدہ	۱۱
۲۰۳	پہیت پارسا میں کہ حرکتہ در بر کرد بامد کعبہ را بیل غلہ کرد	پہیت بس نے جب پہن کر اپنے کو پارسا نظاہر کیا اُس نے گویا کعبہ کے غلاف کو گدھے کی جھول بنایا۔	۱۱
۲۰۴	قطع چو از قوسے یکے بیدانشی کرد نہ کہ را بنزلت ماند نہ میرا	قطع قوم میں کا ایک شخص بھی بیوقوفی کر جاتا ہے تو اس قوم میں کسی	باب خ ۵

نمبر	اقوال	نرمہ حاصل	نمبر
۲۰۵	نبی مبینی کہ گاؤں کے در علف خوار بیالایہ ہر گاؤں و اون وہ را	عزت نہیں رہتی ۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ اگر ایک بیل بھی سبز کھیت میں داخل ہو جاتا ہے تو گانوں کے کل بیلوں کو قصور و ٹھیراتا ہے ۔	۲۰۵
۲۰۶	نظ بیک ناتراشیدہ در آجلیے برنجید دل ہوشمند اس بے	نظ ایک بے ادب کے سبب سے محل کے سب عقل مند وں کا دل آزردہ ہو جاتا ہے ۔	۲۰۶
۲۰۷	اگر برکہ پڑ گند از گلاب سگ دروے اُفتد کند منجلا ب	اگر کسی حوض کو گلاب سے بھر دیں اور اس میں ایک گٹا گر جائے تو وہ اُسکو ناپاک کر دیتا ہے ۔	۲۰۷
۲۰۸	قطع لے ہنر بانہادہ بر کف بہت عیب ہا بر گرفتہ زیر بغل	قطع اے شخص تو نے اپنے ہنروں کو تو ظاہر کیا ہے ۔ لیکن عیبوں کو چھپایا ہے ۔	۲۰۸
	تا چہ خواہی خریدن لے مغرور روز در مادیگی بسیم و غل	ایسی حالت میں ۔ اے مغرور مصیبت کے وقت ان کو ٹھٹھ	



صفحہ	اقوال	ترجمہ واصل	تفسیر
۲۰۹	<p>قطع</p> <p>نہ بیند مدعی جز خویش تن را کہ دارد پردہ پندار در پیش</p>	<p>سکوں سے کیا خریدا چاہتا ہے</p> <p>قطع</p> <p>مغرور اپنے سوا کسی کو نہیں دیکھتا کیونکہ اُس کے آگے غرور کا پردہ پڑا ہوا ہوتا ہے۔</p>	<p>باب ۲ خ ۲</p>
۲۱۰	<p>گرت چشم خدا بینی بہ بخشد نہ بینی ہیچکس عاجز از خویش</p>	<p>اگر خدا تجھ کو چشم بصیرت بخشے تو تو اپنے سے زیادہ عاجز کسی کو نہ دیکھے۔</p>	<p>باب ۲ ح ۴</p>
۲۱۱	<p>از قطع</p> <p>طاؤس را بہ نقش و نگارے کہ هست خلق تحمین کنند دا و نخل از پائے دست غیش</p>	<p>از قطع</p> <p>اُس نقش و نگار کے سبب جو مور پر ہے خلقت اُس کی تعریف کرتی ہے مگر وہ اپنے بڑے پاؤں سے شرمندہ ہے۔</p>	
۲۱۲	<p>از نظم</p> <p>اگر درویش بر حالے بماندے سیر دست از دو عالم بر فشانده</p>	<p>از نظم</p> <p>اگر فقیر ہمیشہ ایک ہی حالت پر رہتا ہے تو (وہ) دونوں جہان کی پرواہ نہ کرتا۔</p>	<p>باب ۲ خ ۴</p>
۲۱۳	<p>دوران باخورد حضور و نزدیکان</p>	<p>دور رہنے والے جو باخبر ہیں</p>	<p>باب ۲ ح ۱۰</p>

بیج	اقوال	ترجمہ و حاصل	بیج
	بے بصر دور۔	نزدیک ہیں۔ مگر نادان نزدیک رہنے پر بھی دور سمجھے جاتے ہیں	
۲۱۳	از قطع فہم سخن چوں نہ کند مستمع قوت طبع از متکلم مجوس	از قطع سامعین تقریر کے مطلب کو سمجھنے والے نہ ہوں تو تقریر کرنے والے سے امید نہ رکھ کہ وہ دل لگا کر تقریر کریگا۔	باب ۱۰
۲۱۵	بیت خوش است زیر منیلاں براہ باد خست شب خیل لے ترک جاں ببا بد گفت	بیت سافرت میں رات کو جنگل کی پکڑنڈی پر کانٹوں کے درخت کے نیچے سونا آرام تو معلوم دیتا ہے۔ مگر ایسے شخص کو اپنی جان کی امید نہ رکھنی چاہیے	باب ۱۱
۲۱۶	خانہ دوستان برو بے در دشمنان مکوب۔	دوستوں کے گھر صاف کر مگر دشمنوں کے دروازے کو نہ کھلے	باب ۱۲
۲۱۷	بیت چوں بنختی دریغانی تن بجز اندر مدہ دشمنان پاوست برکن دوستان پاوستین	بیت اگر کوئی تکلیف آجائے تو عاجز ہو کر نہ بیٹھ۔ بلکہ دشمنوں کی کھال	باب ۱۳

بیچ	ترجمہ و اصل	اقوال	بیچ
	<p>کھینچ (یعنی مقابلہ کر) اور دوستوں کے دوستین بنا (یعنی دوستوں سے سلوک کر)</p> <p><b>بیت</b></p> <p>خدا جس کو اپنے دروازے سے بکال دیتا ہے وہ ہر طرف بھٹکا پھرتا ہے۔ مگر جس کو وہ بلا لیتا ہے اُسے کسی کے دروازے پر نہیں دوڑاتا۔</p>	<p><b>بیت</b></p> <p>۲۱۸ ہر سودو دامنکس زہد خوش بر اند دازا کہ بخواند بدر کس ند اوند</p>	
<p>باب ۱۴</p> <p>باب ۱۵</p> <p>باب ۱۶</p>	<p><b>قطع</b></p> <p>گو دڑی اور تسبیح اور صوفیانہ لباس تیرے کس کام آئیگا۔ اپنے آپ کو بُرے کاموں سے بچائے تو رکھ۔ در دیشونگی سی اونی ٹپلی پینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ در دیشونگی اوصاف پیدا کر۔ اور تاناریوں کی سی ٹوپی پہن۔</p> <p><b>قطع</b></p>	<p><b>قطع</b></p> <p>۲۱۹ دلقت بچہ کار آید تسبیح و مرتع خود را ز عملہائے نگوہیدہ برٹی</p> <p>عاجت بکلاہ برکے دشتنت نیست در دیش صفت باش و کلاہ تری دا</p> <p><b>قطع</b></p>	

بیجا

اقوال

ترجمہ و ماحصل

بیجا

۲۲۰

ایسے بے اسب تیز رو کہ بساند  
کہ خوننگ جان بمنزل بُرد

بہت دفعہ ایسا ہوا ہے کہ تیز  
گھوڑے ٹمک کر رہ گئے۔ اور  
لنگڑے گدے بمنزل ملے کر گئے  
بہت سے زخمی لوگ تو بچ گئے  
اور ہٹے کئے قبر میں دفن  
کر دیے گئے۔

اسکے در خاک تندوستان را  
دفن کردند و زخم خوردہ نمود

از قطع

از قطع

۲۲۱

پارسیان روئے در مخلوق  
پشت بر قبلہ می کنند نماز

جس پارسا کا دل دنیا میں لگا ہوا  
وہ در حقیقت مثل اُن لوگوں کے  
ہے۔ جو قبلہ کی جانب پشت  
کر کے نماز پڑھتے ہیں۔

بیت

بیت

۲۲۲

چوں بندہ خدا سے خویش خواند  
باید کہ بجز خدا نداند

جب بندہ (پروردگار عالم کی)  
اپنا خدا سمجھتا ہو تو اُس کو چاہیے  
کہ خدا کے سوا اور کسی پر بھروسہ  
نکیرے۔

قطع

قطع

۲۲۳

آہنے را کہ مورچا نہ بخورد

جس لوہے کو رنگ کا گیا ہو

باب  
۱۸ ح

بی	اقوال	ترجمہ و حاصل	بی
	نتواں بردار و بے مصل زنگ	اُس زنگ کو مصل سے بھی نہیں نکال سکتے ہیں۔	
۲۲۳	باسید دل چہ سود گفتن و عطا نمود میخ آہنی در سنگ	(اسی طرح) ظالم کو نصیحت کرنا بے فائدہ ہے۔ کیونکہ پتھر میں لوہے کی میخ نہیں ہا سکتی۔ <b>قطع</b>	
۲۲۵	دربزرگی و دار و گیر عمل ز آشنایاں فراغتے دارند روز در ماندگی و مسزولی در دل پیش دوستان آرد	اقبال اور حکومت و ملازمت کے زمانے میں دوستی کی پرواہ نہیں کی جاتی۔ (مگر) ادبار اور بے روزگاری کے وقت اپنے دل کا درد دوستوں کے روبرو بیان کیا کرتے ہیں۔ <b>قطع</b>	
۲۲۶	روزگار سلامت شکستگان دیا کہ جبر خاطر مسکین بلا بگرداند	اپنے عروج کے زمانے میں مصیبت زدوں کی مدد کر کیونکہ محتاجوں کے دل کو خوش کرنے سے بلائیں مل جاتی ہیں۔	
۲۲۷	چو سائل از تو بزار طلب کند چیز بدہ و گر نیست مگر زبیرستاند	اگر کوئی محتاج آہ و زاری کرتا ہوا تجھ سے کچھ مانگے تو تو اُس کو دے	

باب ۱۸ ح

۱۸ ح

باب ۱۸ ح

بیچ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	بیچ
۲۲۸	از قطع آواز خوش از کام و دہان و شیریں گر نغمہ کند و ز کند دل بفرسید	ورنہ ظالم زبردستی تجھ سے چین لیا از قطع سری آواز جو (معشوق) شیریں لکے منہ سے نکلتی ہے وہ خواہ گانے کی ہو یا نہ ہو دلفریب ہوتی ہے۔	باب ۱۹ ح
۲۲۹	از قطع اگر بید باب حکمت پیش ناواں نہو آئند آیدش باز یکہ در گوش	از قطع اگر نادان کے رو برو حکمت کے نشوا باب بھی پڑے ہائیں تو وہ اس کے کانوں کو بطور مذاق معلوم ہوں گے۔	باب ۲۰ ح
۲۳۰	قطع اندروں از طعام خالی وار تا درد نور معرفت بینی تھی از حکمتی بعلت آں - گر پُری از طعام تا بینی -	قطع پیٹ کو کھانے سے خالی رکھنا کہ تو اُس میں معرفت کی روشنی دیکھ سکے تو دانائی سے اس سبب سے غافل ہے کہ تیرا پیٹ کھانے سے پاک نک بھرا ہوا ہے۔	باب ۲۱ ح
۲۳۱	بیت بغذرتوبہ توان رستن از غلاب ندر طیک می نتوان از زباں مر دم است	بیت غذرا ورتوبہ کر کے خدا کے غضب سے نجات پاسکتے ہیں۔ لیکن لوگوں کی	باب ۲۲ ح

بی	اقوال	ترجمہ و حاصل	بی
۲۳۲	قطع در بستہ بروئے خود ز مردم تا عیب نگسترند ما را۔	زبان (بدگوئی) سے چھوٹنا بہت مشکل ہے۔ قطع لوگوں کو نہ معلوم ہونے کے لئے ہم دروازہ کے اندر اپنے عیبوں کو بند کر دیتے ہیں۔	باب ۲۲
۲۳۳	در بستہ چہ سود عالم الغیب وانائے نہاں و آشکارا	مگر دروازہ کے بند کرنے سے کیا فائدہ کیونکہ غیب کا جاننے والا خدا ایسا ہے کہ وہ چھپی اور کھلی ہوی باتوں کو جانتا ہے۔	باب ۲۲
۲۳۴	رباعی تو نیکو روش باشش تا بدگمال بہ نقص تو گفتن نیا بد بحال	رباعی تو اپنی روش نیک رکھے تو دشمن کو تیرے عیوب کے بیان کرنے کی طاقت نہ ہوگی۔	باب ۲۲
۲۳۵	چو آہنگ بر لٹ بود مستقیم کے از دست مطرب خورد گوشتمال	اگر بر لٹ (باجہ) لگی آواز ٹیک ہوگی تو بجانیولے کے ہاتھ سے وہ کیوں گوشتمالی کھائے گا۔	رب
	ہیت	ہیت	

صفحہ	اقوال	ترجمہ و اصل	صفحہ
۲۳۵	<p>شکوہ گاہ شگفت است و گاہ نوشید درخت و گاہ برہنہ است و گاہ پوشیدہ</p> <p>مثنوی</p>	<p>پھولوں کی کلی کبھی تو کھلی ہوئی ہوتی ہے اور کبھی مرجانی ہوئی۔ اسی طرح درخت بھی کبھی تو سرسبز رہتا ہے اور کبھی سوکھا ہوا۔</p> <p>مثنوی</p>	<p>بات ۲۶۷</p>
۲۳۶	<p>اگر دنیا نباشد درو مندیم وگر باشد ہمہ رشس پائے بندیم بلائے زین جہاں آشوب نتریت کرنج خاطر است از بہت در گزیت</p> <p>از قطع</p>	<p>اگر دھیسانہ ہو تو ہم تکلیف میں رہتے ہیں۔ اور اگر ہو تو اس کے محبت میں پھنسے ہوئے ہوتے ہیں۔ پس دنیا سے بڑھ کر تکلیف دینے والی اور کوئی شے نہیں ہے۔ کیونکہ اگر وہ ہے تو بھی تکلیف ہے اور نہیں ہے تو بھی تکلیف ہے۔</p> <p>از قطع</p>	<p>۲۳۶</p>
۲۳۷	<p>مطلب گر تو نگری خواہی جز قناعت کہ دو لے ست ہنی</p> <p>۲۳۸</p>	<p>اگر تو دولت مند کی چاہتا ہے تو قناعت کے سوا اور کچھ نہ مانگ کیونکہ یہ دولت خوشگوار ہے۔</p> <p>فقیر کا صبر تو نگر سخی کی خیرات سے اچھا ہے۔</p>	<p>۲۳۷</p>



بیچ	اقوال	ترجمہ و اصل	بیچ
۲۳۹	بدیدار مردوم شدن عیب نیست ولیکن نچند آنکه گویند بس -	لوگوں سے ملنے کیلئے جانا برا نہیں ہے۔ مگر اتنا نہیں کہ وہ نیرا ہو جائیں	باب ۲۸ ح
۲۴۰	اگر خویشی را ملامت کنی ملاست نہ باید شنیدن کس	گو غفلت تجھے برا ہے مگر تو نیک رہ کیونکہ یہ اس سے بہتر ہے کہ تو برا ہو اور لوگ تجھے بھلا کہیں۔	۲۸ ح
۲۴۱	از مثنوی چو باد اندر شکم پیچد فرویل کہ باد اندر شکم باریت برول	از مثنوی اگر ہوا پیٹ میں تکلیف دینے لگے تو اس کو نروک۔ کیونکہ جو ہوا پیٹ میں بند رہتی ہے وہ گویا ایک بار سے دل پر۔	باب ۲۹ ح
۲۴۲	بیت حریف گراں جانِ ناسا کار چو خواہد شدن دست پیشش مار	بیت جب یار مخالف جانا چاہے تو اس کے مانع مت ہو۔	۲۹ ح
۲۴۲	نظم زن بد در سداے مرد نکو ہم دریں عالم است و فرج او زینہار ارقریں بد ز نہار	نظم نیک مرد کے گھر میں عورت بُری ہوتی دو زخ اسی دنیا میں ہے۔ بد عورت کے صحبت سے ہمیشہ	باب ۳۰ ح

بیچ	اقوال	ترجمہ و حاصل	بیچ
۲۴۳	دقتار بنا عذاب الناس از مثنوی اے گرفتار پائے بند خیال دگر آزادگی بسند خیال غم فرزند و نان و جامہ فوت بازت آرد ز سیر در ملکوت	خدا محفوظ رکھے۔ از مثنوی اے کنبہ کے فید میں پھنسے ہو آدمی بیفکری کا خیال پھر نہ کر۔ کیونکہ رولی کپڑا اور کھانا اور پچوڑ کی فکر عالم باطن کی سیر سے تجھے با رکھیں گے۔	باب ۳۱ ح
۲۴۴	زلف خواں ز بغیر پائے عقلت ودام مرغ زیرک۔	عقل مندوں کے پاؤں کی زنجیر معتوقوں کی زلف ہے۔ اوجال ہوشیار پرندوں کی۔	باب ۳۲ ح
۲۴۵	ہر گہمت از فقیہ و پیر و مرید وز زباں اور ان پاک لفظ چوں بد نیاے دوں فرو آمد بجس در بماند پائے گس	خدا رسیدوں۔ تارک دنیاؤں شلو یا پاک باطن ناموں میں سے جس شخص نے اس دنیا کے دنی میں دل لگایا اس کی حالت اس کمکی کی ہوئی جو شہد میں لت پت ہو گئی ہو۔	۲۴۶
۲۴۶	علماء از بردہ تا دیکر بخوانند و نہ ابد را چہرے مرہ تا ز ابد بمانند۔	عالموں کے نام معاش مقرر کرتا کہ حوصلہ افزائی ہو اور دوسرے لوگ	

بیان	اقوال	ترجمہ و حاصل	بیان
۲۴۷	قانون خوبصورت پاکیزہ روئے را نقش و نگار و خاتم فیروزہ گو بمباش ورودیش نیک سیرت فرخندہ رائے نان رباط و لقمہ و ریوزہ گو بمباش	بھی علم سیکھیں۔ مگر پرہیزگاروں اور زادہ دلوں کو کچھ مذہب تاکہ وہ پرہیزگاری پر قائم رہیں۔ <b>قطع</b>	۲۴۷
۲۴۸	آنگہ زاهدت نمی ستاند و آنگہ سے ستاند زاهدیت۔	زیور اور مرصع انگشتری نہ بھی ہو تو حسین اور خوب و عورت خوبصورت ہی ہوتی ہے یہی کیفیت نیک خلعت اور خوشدل فقیہ کی بھی ہے کہ لنگر خانہ کی روٹی اور خیرات وقت پر نہ بھی ملے تو نہ سہی۔	۲۴۸
۲۴۹	اگر نان از بہر جمیعت خاطر و فراغ عبادت می ستاند حلال است و اگر از بہر نان می نشیند حرام۔	جو سچا فقیر ہے وہ کسی سے کچھ نہیں لیتا۔ اور جو لوگوں سے لیتا ہے وہ فقیر نہیں ہے۔	۲۴۹
۲۵۰	بیت نان از بہر بے کسج عبادت گرفتہ اند	اگر محض دلجمعی اور عبادت کی واسطے روٹی لیتا ہے تو حلال ہے۔ اگر روٹی منے کے لئے لوگوں میں بیٹھا ہو تو حرام ہے۔	۲۵۰
		<b>بیت</b>	
		عافوں نے خیرات کی روٹی لینا اس	

بیجہ	اقوال	ترجمہ و حاصل	بیجہ
	صاحب دلائل نہ کبھی عبادت برائے نان	جانز رکھا ہے کہ ایک الگ جگہ بیٹھ کر عبادت کریں۔ مگر عبادت تنہائی میں روٹی کے لئے نہیں کرتے۔	
	ازسیت	ازسیت	
۲۵۱	کوفتہ را نان ہتی کوفتہ است۔	تھکے ہوئے بھوکے مسافر کی واسطے	باب ۳۵ خ
۲۵۲	ہر کہ درویشاں اندر ایشان را واسے بدہ و انچہ تو نگر اندازایشان چیرے بخواد کہ دیگر کیے گرد تو نگر و نہ	روٹی روٹی ہی کوفتوں سے بڑھ کر ہے جو فقیر میں انہیں کو کچھ روپیہ دے (مگر) جو دولت مند میں اُن سے کچھ نہ کچھ مانگ تاکہ ہر کوئی تیرے پاس نہ آئے	باب ۳۶ خ
۲۵۳	ترک دنیا بمروم آموزند خویش تن سیم دخل اندوزند	دناصح اوروں کو تو دنیا کی نصیحت کرتے ہیں۔ مگر خود روپیہ اور اناج جمع کیا کرتے ہیں۔	باب ۳۷ خ
۲۵۴	عالمے را کہ گفت باشد و بس ہر چہ گوید نگیر داندر کسن	جو عالم کہ لوگوں کو تو نصیحت کرے اور آپ اُس کے موافق عمل نہ کرے اُس کی نصیحت کا اثر کسی کے دل پر نہیں ہوتا۔	۲۵۴
۲۵۵	عالم آنکس بود کہ بنمکند	سچا دناصح وہی ہے جو خود کو بڑا	۲۵۵

صفحہ	اقوال	ترجمہ و حاصل	صفحہ
	نہ گوید بخلق و خود نکند	کام نہ کرے اور دوسروں کو اس کے نہ کرنے کے لئے کہے اور خود بھی باز رہے۔	
	بیت	بیت	
۲۵۶	عالم کہ کامرانی و تن پروری کند او خوشتر گم است گراہ پیری کند	جو عالم کہ اپنے ہی نفع اور آسائش کا خیال رکھتا ہو وہ درحقیقت خود ہی گمراہ ہے دوسروں کی کیا رہنمائی کریگا۔	باب ۳۸
	قطر	قطر	
۲۵۷	گفت عالم بگوش جاں بشنو در بہاند بہ گفتش کردار	عالم کی نصیحت کو دل سے سن اگرچہ اُس کا عمل نصیحت کے موافق نہ ہو	۲۵۷
۲۵۸	باطل است آنچه مدعی گوید خفته را خفته کئے کند بیدار	جو کچھ مدعی کہتا ہے وہ غلط ہوتا ہے سوئے ہوئے کو سویا ہوا آدمی کیسے جگا سکتا ہے۔	۲۵۸
۲۵۹	مرو باید کہ گیرد اندر گوش در بنشت است پند بر دیوار	نصیحت کو دل سے سنا چاہیے اگرچہ وہ نصیحت دیوار پر لکھی ہو ہی کیوں نہ ہو	۲۵۹
	از قطر	از قطر	
۲۶۰	متاب اے پارسا روئے از گنہگار بر بخشایدگی در روئے نظر کن	اے پرہیزگار گنہگار کو دیکھ کر منہ نہ پھیر بلکہ نظر شفقت سے اُس کو دیکھ	باب ۳۹

بیب	اقوال	ترجمہ و حاصل
۲۶۱	حرقة درویشان جامعہ رفاست ہر کہ دریں کسوت تحمل بمیرادی نکند برصیت و خرقہ برود حرام است	ہا مہ رضا (رفائے الہی) فقیروں کا لباس ہے۔ جو کوئی اس لباس میں رہ کر تحمل نہ کرے۔ وہ محض تکار ہے اور جبہ اس پر حرام ہے۔ قطع
۲۶۲	گرگزشت رسد تحمل کن۔ کہ بعفو از گناہ پاک شوی	اگر تم کو کسی سے تکلیف پہنچے تو مہر کر کیونکہ بخشدینے کے سبب سے تو گناہ سے پاک ہو جائیگا۔ از نظر
۲۶۳	اے برادر جو عاقبت خاک است خاک شو پیش از آنکہ خاک شوی	اے بھائی۔ جبکہ انسان کا انجام خاک میں ملنا ہے تو خاک ہونے سے پہلے ہی تو خاک ہو جا۔ از نظر
۲۶۴	ہر کہ پیہودہ گردن افسر از د خویش تن را بگردن اندازد	غور سے جو شخص سداٹھا تا ہے (وہ گویا) اپنے ہی کو منہ کے بل گراتا ہے۔ قطع
۲۶۵	لاف سہوگی و دعویٰ مردی بگذار عاجز نفس فروماندہ چہ مردی چہ زنی	اپنے طاقت اور جوانمردی کی جھوٹی بیانی کرنا چھوڑ دے۔ کیونکہ نفس کے باب

بیت	ترجمہ و مہمل	اقوال	بیت
	<p>تالیع رہنے کے بعد تو مرد رہا تو کیا تو جوت رہا تو کیا۔</p> <p>اگر تجھ سے ہو سکے تو لوگوں کا منہ میٹھا کر دیا تو مردی اس میں نہیں ہے کہ تو کسی کے ہنہ پر ملے۔</p> <p>از قطعہ</p>	<p>گرت از دست برآید دہنے خیر کن مردی آن نیست کہ چلتے بزی در دہنے</p> <p>از قطعہ</p>	
باب خ ۲۴	<p>اگر کسی میں باتمی کا سر توڑے گی طاقت ہو دگر، اُس میں آدمیت نہ ہو تو وہ انسان نہیں ہے۔</p>	<p>اگر خود برود پشانی پیل نہ مرد است آنکہ دروسے مردی</p>	۲۴۶
باب خ ۲۴	<p>بھائی جو اپنے ہی مطلب کے ٹکڑے ہو وہ نہ تو بھائی ہے نہ دوست</p>	<p>برادر کہ در بند خویش است نہ برادر است و نہ خویش است۔</p>	۲۴۷
باب خ ۲۴	<p>میت</p> <p>اگر ہم سفر تنکو چور کر جائے گی ملدی کرے تو وہ ہمسفر ہی نہیں جس شخص کا دل تجھ سے محبت نکوے تو اپنا دل اُس سے نہ لگا۔</p> <p>شعر</p>	<p>میت</p> <p>ہمراہ اگر نہ ہو تو میت دل در کے بہت کہ دل سے نہ ہو میت</p> <p>شعر</p>	۲۴۸
باب خ ۲۴	<p>اگر عزیز دل ایسا نہ داری اور پر نہیں داری</p>	<p>محل بود خویشی را دیا نیست توئی</p>	۲۴۹

صفحہ	ترجمہ و مہمل	اقوال	صفحہ
	<p>نہ ہو تو اُس کے ساتھ محبت اور دوستی رکھنے سے بہتر ہے کہ اُس سے قطع تعلق کیا جائے۔</p> <p><b>بیت</b></p>	<p>قطع رحم بہتر از مودت قرلی</p> <p><b>بیت</b></p>	
باب ۲۳	<p>ایسے ہزار عزیزوں کو جو خدا سے بیگانہ ہوں ایک اجنبی پر قربان کرنا چاہئے جو خدا سے محبت رکھتا ہو۔</p> <p><b>از نظم</b></p>	<p>ہزار خویش کہ بیگانہ از خدا باشد فدائے یک تن بیگانہ کا شنا باشد</p>	۲۷۰
باب ۲۴	<p>جب کوئی بُری خصلت ایک بار دل میں جم جاتی ہے تو وہ مرنے تک نہیں جاتی۔</p> <p><b>بیت</b></p>	<p>خوے بد در پیچھے کہ نشکست نرود جز بوقت مرگ از دست</p>	۲۷۱
باب ۲۵	<p>اگر مکلف اور اعلیٰ ریشی لباس بد مذکور عورت کے جسم پر ہو تو اُس کو بھی عیب لگتا ہے۔</p> <p><b>بیت</b></p>	<p><b>بیت</b></p> <p>زشت باشد و بیقے دد بیا کہ بود بر عروس ناز بیا</p>	۲۷۲
باب ۲۶	<p>بد شکل عورت کے لئے اندھا خاوند ہی بہتر ہے۔</p> <p><b>مثنوی</b></p>	<p>شوے زن زشت روئے نامینا</p> <p><b>مثنوی</b></p>	۲۷۳



بیچ	اقوال	ترجمہ و مہمل	بیچ
۲۴۴	اگر کشور کشائے کامراں است و گرد رویش عاجمندان است نہ آں ساعت کہ خوانند این آں بُرد نہ خوانند از جہاں پیش از کفن بُرد	اگرچہ بادشاہ اپنے ہر ایک مقصد میں کامیاب ہے۔ اور فقیر روٹی کا محتاج۔ مگر جس وقت کہ یہ دونوں مرجائیں گے اُس وقت یہ دونوں کفن کے سوا اور کچھ دنیا سے نہ لیجائیں گے۔	۲۴۴
۲۴۵	طریق درویشان ذکر است و شکر و خدمت و طاعت و ایثار و فطانت و توحید و توکل و تسکیم و تحمل ہر کہ بدیں صفیا موصوف است بحقیقت درویش است۔ و اگر در قباست اما ہرزہ گر و بے نماز ہو پرست ہوئس باز کہ روز با بہ شب آرد و ربند شہوت و شب ہا روز کند در خواب غفلت۔ و بخورد ہر چہ در میان آید و بگوید ہر چہ بر زبان آید ز بدست۔	فقیروں کا طریقہ یہ ہے کہ خدا کی عبادت و اطاعت کریں۔ شکر و خدمت بجلائیں و عالمگیری جس حالت میں وہ رکھے اُس میں خوش رہیں اور جو ان صفیوں سے موصوف ہے وہی سچا فقیر ہے خواہ وہ دنیا دار ہوں کے لباس میں کیوں نہ ہو۔ مگر جو شخص اپنے من مانے کام کرنیوالا نماز نہ پڑھنے والا۔ حریص ہو پرست ہو۔ اور جو کہ تمام دن مثل رات کے شہوت پرستی میں بسر کرتا ہو اور جس کی رات خواب غفلت	۲۴۵

سید

اقوال

ترجمہ و اصل

میں بسر ہوتی ہو۔ اور جو کچھ ملے  
وہ کھاتا ہو۔ اور جو زبان پر آئے  
بکدیتا ہو۔ وہ زندہ ہے۔ گودہ فقیرانہ  
لباسیں پہنے ہوئے کیوں نہ ہو

قطر

اگرچہ ماتم طائی نہیں رہا مگر نیکی کے  
سبب سے نام نیک مشہور رہیگا۔  
اپنے آمدنی کا کچھ حصہ بطور خیرات  
دیتا رہے کیونکہ جب بانی بہت  
پہلے ہوئے انگوڑے کے بیل کے  
شاخوں کو کاٹ دیتا ہے تو انگوڑے  
کا بار زیادہ آتا ہے۔

بیت

بہرام گور کے قبر پر لکھا ہوا ہے  
کہ بازو کے زور سے بخشش کا  
ہاتھ بہتر ہے۔

قطر

نمائند ماتم طائی و لیکستابہ ابد  
بماند نام بندش بہ نیکوی مشہور  
زکوۃ مال بدرکن کہ فصل زرا  
چو باغبان نبردیشتر دہد انگور

۲۷۶

۲۷۷

بیت

بنشت است بر گور بہرام گور  
کہ دست کریم بہ کہ بازو گور

۲۷۸

پیش	اقوال	ترجمہ و ماحصل	پیش
	<p><b>باب سوم</b> در فضیلت قناعت قطعه</p>	<p><b>تیسرا باب</b> قناعت کی فضیلت کیلئے قطعه</p>	
۲۷۹	<p>اے قناعت تو نگرم گرداں کہ در اے تو ہیج حکمت نیت</p>	<p>اے قناعت مجھے تو نگرم گرداں بنادے کہ تجھے بڑا کردار کوئی نیت نہیں ہے۔</p>	
۲۸۰	<p>کنج مبر اختیار لقمان ست ہر کردا مبر نیت حکمت نیت</p>	<p>مگر کا گوشہ لقمان نے اختیار کیا ہے دس جس میں مبر نہیں حقیقت اُس میں عقلمندی ہی نہیں ہے۔</p>	
۲۸۱	<p>دہستی مردن بہ کہ عاعت پیش کے بردن</p>	<p>کسی کے پاس اپنی حاجت لیجانے سے ہو کام نہا بہتر ہے۔</p>	
۲۸۲	<p>ہم رقعہ و متن بہ والزام کنج مبر کو بہر جامہ برخواستہ بخت</p>	<p>کپڑوں کے واسطے اوروں کو خط لکھی سے پیوند پر پیوند لگانا اور مبر کے گوشہ میں ایمان سے بیٹھا بہتر ہے۔</p>	
۲۸۳	<p>حقا کہ باعقوبت دوزخ برابر است رفق بہ پاسبے مردی ہمایہ و شہت</p>	<p>خدا کی قسم نہ ہمایہ کے مدد سے بہشت میں جانا بھی دوزخ کے خدا</p>	

صفحہ	ترجمہ و حاصل	اقوال	صفحہ
باب ۲۸۴	<p>(تکلیف) کے برابر ہے۔</p> <p><b>نظم</b></p> <p>عقل مند آدمی اس وقت بولتا ہے یا کھانے کے طرف اس وقت ہاتھ پھیلاتا ہے جبکہ اس کے نہ بولنے سے خلل پیدا ہوتا ہو۔ یا نہ کھانے سے ہلاک ہوتا ہو۔ اس لئے اس کا بولنا عقل مندی کا ہوتا ہے اور اس کا کھانا ترہ تندرستی بخشتا ہے۔</p>	<p><b>نظم</b></p> <p>سخن انکہ کند حکیم آغاز یا سنگشت سوئے لقمہ دراز کہ زنا گفتش خلل زاید یا زنا خوردنش بجا آید لاجرم حکمتش بود گفتار خوردنش تندرستی آرد بار</p>	۲۸۴
باب ۲۸۵	<p><b>بیت</b></p> <p>غذا کا کھانا زندہ رہنے اور خدا کی یاد کرنے کے لئے ہے۔ مگر تیرا عقیدہ تو یہ ہے کہ زندگی کھانے ہی کے لئے ہے۔</p>	<p><b>بیت</b></p> <p>خوردن برائے زیستن و ذکر و است تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است</p>	۲۸۵
باب ۲۸۶	<p><b>قطعہ</b></p> <p>جب کسی کی عادت کم کھانے کی ہوگئی ہو اور اسے کسی وقت سختی پیش آجائے تو وہ آسانی سے اس کو کاٹ دیتا۔</p>	<p><b>قطعہ</b></p> <p>چو کم خوردن طبیعت شد کے را چو سختی پیشش آید سہل گیرد</p>	۲۸۶

بیحد	اقوال	ترجمہ و ماحصل	بیحد
	وگرتن پر درست اندر فراسنے چوتنگی مینداز ستمی بمیسرد	اگر وہ آسودگی کے زمانہ میں تن پرورد رہا ہو اور اس کو کسی وقت کھانا نہ ملے تو وہ بھوک کی تکلیف سے مر جائیگا۔	باب ۶۷
۲۸۷	میت نچند ان بخور کزد ہانت برآید نچند انکہ از ضعف جانت برآید	میت نہ تو اتنا زیادہ کھا کہ مہنہ سے نکل پڑے اور نہ اتنا کم کھا کہ ناتوانی سے جان نکل جائے۔	باب ۷۷
۲۸۸	قطع با آنکہ در وجود طعام ست خط نفس ریخ آورد طعام کہ بیش از قدر بود	قطع غذا کے کھانے سے جسم اور دل کو آرام اور راحت ہوتی ہے تاہم جو غذا مقدار سے زائد کھائی گئی ہوگی وہ تکلیف پیدا کر دے گی۔	باب ۷۸
۲۸۹	گر گل شکر خوری بتکلف زیاں کند ورنہ خشک دیر خوری گل شکر بود	گل قند کیوں نہ ہو انداز سے زیادہ کھا لیگا تو نقصان کرے گا۔ اور اگر سوکھی ہی روٹی تو دیر سے کھا لیگا تو وہ گل قند کا فائدہ دیگی۔	باب ۷۹
۲۹۰	میت معدہ چو کرپر گشت و شکم در زحمت	میت جب معدہ کے خوب بھر جانے	باب ۸۰

۶۶	اقوال	ذبحہ و غسل	۶۶
۲۹۱	سودن دار و سبہ اسباب رہت نفس را و عدہ دادن بطعام آسان تراست کہ بقال را بدرم۔	سے پیٹ میں درد ہونے لگتا ہے تو سب اچھے اچھے مفید اور لذیذ چیزیں بھی فائدہ نہیں دیتیں۔ نفس کے ساتھ کھانے کا وعدہ کرنا کھڑے کو روپیہ دینے کا وعدہ کرنے سے آسان تر ہے۔	بات خ ۹
۲۹۲	قطع ترک احسانِ خواجہ اولیٰ تر کا حتمال جفا کے بوا بان	قطع کسی تو نگر کے دربانوں کی زیادتی برداشت کرنے سے بہتر ہے کہ اُس کا احسان ہی نہ لیا جاوے۔	ر
۲۹۳	بہتر نہ گوشت مردن بہ کہ تقاضائے زنت قضا باں	گوشت کی آرزو میں مرجانا قضا بوں کے سنت تقاضے سے بہتر ہے	ر
۲۹۴	بیت اگر حنظل خوری از دستِ خوش رو بہ از شیرینی از دستِ ترش رو	بیت ترش رو کے ہاتھ کی میٹھا لکھانے سے خوش رو کے ہاتھ سے اندر اُن کا پھل کھانا بہتر ہے۔	بات خ ۱۰
۲۹۵	قطع زنجب روستے ترش کرد پیش یا زنجبر	قطع سچے دوست کے پاس بھی بد نصیبی کے	بات خ ۱۱

بیحد	اقوال	ترجمہ و مہل	باب
	مروکہ عیش بر وزیر تلخ گردانی	باعث ترش و بکر نہ جا۔ کیونکہ اُس سے اُس کا بھی عیش تلخ کرے گا۔	
۲۹۶	بکارتے کہ روی تازہ روئے و غنڈا فرو نہ بند و کار کشادہ پیشانی	اگر تم کو اپنا کوئی کام نکال لینے کے غرض سے جانا ہو تو ہنمکہ جا کیونکہ خندہ رو شخص کی درخواست بے سود نہیں جاتی۔	باب ۱۱
۲۹۷	از بیت بینوا کی یہ از مذلت خواست	از بیت مانگنے کی ذلت سے غلطی بہتر ہے	
۲۹۸	میر حاجت بہ نزدیک ترش روئے کہ از خوئے بدش فرسودہ گردی	بد مزاج آدمی کے پاس اپنی فروتنی نہ لیجا کیونکہ اُس کی بد مزاجی سے تجھے بچ ہوگا۔	باب ۱۲
۲۹۹	اگر حاجت بری نرد کے بر کہ از رویش بہ نقد آسودہ گری	اگر غرض لیجانا ہے تو ایسے شخص کے پاس لیجا جس کی صورت دیکھنے سے کم از کم تشفی تو ہو جائے	
۳۰۰	بخور دیشیر نیم خورہ سگ	بھوک کی سختی سے غار کے اندر	باب ۱۳

پیرایہ	ترجمہ و حاصل	اقوال	پیرایہ
	جان بھی نکلا رہی ہو تو برداشت کریگا مگر شیر کہنے کا جھوٹا کبھی نہیں کھائےگا	گر بہ سختی ہمیں رواند رغار	
بات ح ۱۳	افلاس اور بھوک کی تکلیف برداشت کر مگر کمینہ کے سامنے ہاتھ نہ پھیلا۔	تن پہنچا رگی دگر سنگلی - بنہ دوست پیش ہند دار	۳۰۱
--	اگر کوئی بیوقوف دولت و حکومت میں فریدوں بھی بن جائے تو اُس کو بزرگ نہ سمجھ۔	اگر فریدوں شود بہ نعمت و ملک بے ہنر را بہ هیچ کس شمار	۳۰۲
--	نالائق کے جسم پر جامہ زر لفت و حریر ایسا ہی ہے جیسا کہ دیوار پر لاجورد اور سنہری کام ہوتا ہے	پرنیان و نیچ برنا اہل - لاجورد و طلاست بردیوار	۳۰۳
بات ح ۱۴	جو شخص کہ اپنے قوت بازو سے پیدا کی ہوئی روٹی کھاتا ہے وہ حاتم طائی کا احسان نہیں اٹھاتا۔	ہر کہ نان از عمل خویش خورد منت حاتم طائی نبرد	۳۰۴
بات ح ۱۵	اگر مکار بتی کو پر ہوتے تو وہ چڑیا کا نام تک دنیا میں نہ رہنے دیتی۔	گر تہ مسکین اگر پر داشتے تعم کنبشک از جہاں برداشتے	۳۰۵
	بیت	بیت	



صفحہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	صفحہ
۳۰۶	عاجز باشد کہ دست قوت یابد بر خیزد و دست عاجز را بر تابد	کینوں کو حکومت لمباے اور موقع ہاتھ آئے تو وہ غریبوں کا ہاتھ مروڑنے لگتے ہیں۔	باب ۱۵ ج ۱
	از ربا عی	از ربا عی	
	سفلہ چو جاہ آمد و سیم و زرش سیلے خواهد بفرورت سرش	کینہ کو دولت تہمت سونا اور چاندی لمباتی ہے تو اس کا سر مزدور ایک بار دھول کھانے کا محتاج بن جاتا ہے۔	ر
۳۰۷	مورسماں بہ کہ نباشد پیش	وہی چیونٹی اچھی جس کو پر نہوں۔	ر
	بیت	بیت	
۳۰۸	آنکس کہ تو انکرت نمے گرداند او مصلحت تو از تو بہتر داند	جو شخص کہ تجھے امیر مالدار نہیں بناتا وہ تیری بہتری کو تجھ سے زیادہ جاتا ہے۔	ر
	قطر	قطر	
۳۰۹	در بیابان خشک و ریگ رواں تشنہ را در دہاں چہ دُرچہ مدف	سوکھے جنگل اور اُرنیوالی ریتی میں پیاسے کے مہنہ میں موتی اور سیپ برابر ہیں۔	باب ۱۴ ج ۳
۳۱۰	مرد بے نوشتہ کا و قدا از پائے	جس کے پاس کھانے کے چیزیں	ر

سید	اقوال	ترجمہ و ماحصل	پیشینہ
	در کمر بند اوچہ ز چہ خرف	نہ ہوں اور تھکا ماندہ ہو۔ ایسے مسافر کے کمر بند میں اشتہافیاں اور ٹھیکریاں برابر ہیں۔	باب ۳ ح ۶
	قطع	قطع	
۳۱۱	گر سہ زر جعفری وارد مردے تو شہ برنگار و کام	آدمی کے پاس کتنا ہی خالص اور عمدہ سونا ہو تو بھی اس کو بدوں تو شہ وزار راہ کے قدم نہ اٹھانا چاہئے	باب ۳ ح ۱۴
۳۱۲	در بیابان فقیر سوختہ را شعلہ چختہ بہ ز فقرہ خام	تھکے ہوئے اور بھوک سے بیتاب شدہ مسافر کو بہ نسبت خالص پانڈی کے پکا ہوا شعلہ بہتر ہے۔	باب ۳ ح ۱۵
	قطع	قطع	
۳۱۳	مرغ بریاں چشم مردم سیر گستر از برگ ترہ بر خوان ست	پیٹ بھرے ہوئے لوگوں کے سائے بٹھا ہوا مرغ ساگ سے بھی کم ہے۔	باب ۳ ح ۱۸
	راکھ را دستگاہ و قدرت نفیت شعلہ پختہ مرغ بریاں ست	مگر جس کو کھانا ہی میسر نہ ہو اس کے حق میں پکا ہوا شعلہ بھی جھٹے ہوئے مرغ سے بڑھ کر ہے۔	باب ۳ ح ۱۹
	نظم	نظم	

بیحد	اقوال	ترجمہ و حاصل	بیحد
۳۱۴	بد لطافت چو بر نیاید کار سر پہ لے دیتی کشد ناچار	جب نرمی سے کام نہیں چلتا تو مجبوراً ( آدمی ) بے غرتی کرنے پر آمادہ ہو جانا ہے ۔	باب ۲۰ ح ۲۰
۳۱۵	ہر کہ بر خویش تن نہ بخشاید گر نہ بخشد برد کے شاید	جو شخص کہ اپنے پر رحم نہ کرے اس کو اگر کوئی دوسرا شخص رحم نہ کرے تو بجا ہے ۔	باب ۲۰ ح ۲۰
۳۱۶	آن شنید سے کہ در صحرائے غور بار سالائے بیفتاد از ستور گفت چشم تنگ و نیا دار را یا قناعت پر کند یا خاک گور	غور کے جنگل میں جب ایک ریل کا اسباب چو پایہ پر سے گر پڑا تو کہنے لگا کہ دنیا دار کی حریفی کچھ کو یا تو قناعت بھر دیتی ہے یا قبر کی مٹی ۔	باب ۲۱ ح ۲۱
۳۱۷	دست تفرع چہ سود بندہ محتاج را وقت و عاید خدا وقت کرم در بغل	جو شخص کرم غرض کے وقت بارگاہ ایزدی میں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتا ہو ۔ اور جس وقت خدا کا فضل اس پر ہو اس وقت اپنے ہاتھوں کو بغل میں داب لیتا ہوا ایسے	باب ۲۲ ح ۲۲

صفحہ	ترجمہ و حاصل	اقوال	صفحہ
	<p>شخص کو دعا مانگنے سے کیا فائدہ ہوگا۔</p> <p><b>قطعر</b></p> <p>جوسونا اور چاندی کے تیرے پاس ہے اُس سے اوروں کو آرام پہنچا اور خود بھی فائدہ اٹھا۔</p> <p>جس وقت تو اس مکان خالی کو چھوڑا اُس وقت یہ سمجھ لے کہ جن اینٹوں سے وہ مکان بنایا گیا تھا اُس میں ایک ایک اینٹ سونے کی تھی اور ایک ایک چاندی کی۔</p>	<p><b>قطعر</b></p> <p>از زر و سیم راستے بریاں خویشتن ہم تھے برگیر</p> <p>وانکہ این خانہ کنز تو خواہد ماند خستہ از سیم و خستہ از زر گیر</p>	۳۱۸
۲۲	<p><b>بیت</b></p> <p>اے نیک مرد دولت مجتہ سے فائدہ اٹھا اسلے کہ بد نصیب ہے وہ شخص جو جمع لو کیا مگر اُس سے حظ نہیں اٹھایا۔</p>	<p><b>بیت</b></p> <p>بخور اے نیک سیرت سر مرد کاں فرومایہ گرد کرد و بخورد</p>	۳۱۹
۲۳	<p><b>بیت</b></p> <p>شکاری ہمیشہ ہی شکار کو نہیں لاتا۔</p>	<p><b>بیت</b></p> <p>میاد نہ ہر بار شغالے ہر د</p>	۳۲۰

سید	اقوال	ترجمہ و ماحصل	صفحہ
۳۲۱	<p>بک روز برہمی کہ پلنگش بخورد</p> <p><b>حکمت</b></p> <p>میاد بے روزی درد جلد گیرد دماہی بے اہل بر خشکی نمیرد</p>	<p>کسی روز تو دیکھے گا کہ پتیا اس کو بھاڑتا ہے۔</p> <p><b>حکمت</b></p> <p>جس کے مقوم میں کچھ ملنے کا نہ ہو ایسے شکاری کو دجلہ میں بھی کچھ ہاتھ نہیں لگتا۔ اور جس کی قفسار نہ اُنی ہو ایسی پھلی خشک زمین پر بھی نہیں مرنے لگی۔</p>	باب ۲۳
۳۲۲	<p>چو آید ز پے دشمن جاں ستاں بہ بند و اہل پائے مرو دواں</p> <p><b>نظم</b></p>	<p>جب جان کا سینے والا دشمن دوڑتے ہوئے آتا ہے تو اس وقت بھاگ جانے والے کے پاؤں کو بھی موت باندھ ڈالتی ہے۔</p>	باب ۲۴
۳۲۳	<p>یک طلعت زیبا بہ از ہزار طلعتِ زیبا</p> <p><b>قطعہ</b></p>	<p>ایک اچھی شکل ہزار قیمتی لباسوں کے بیشتر قطعہ</p>	باب ۲۵
۳۲۴	<p>شریف اگر متعین شود خیال مہند کہ پاینگاہ بلندش منیع خواہد شد</p> <p><b>قطعہ</b></p>	<p>کسی شریف آدمی کے مندرست ہو جانے سے یہ نہ سمجھا کہ اس کا</p>	باب ۲۶

صفحہ نمبر	ترجمہ و ماصل	اقوال	صفحہ نمبر
باب ۳ ح ۲۵	مرتبہ گھٹ گیا یا کوئی یہودی اپنے مکان کے چاندی کے دہلیز میں سونے کے کیلیں جڑ دے تو اس کو دیکھ کر یہ خیال نہ کرنا کہ وہ شریف ہو جائیگا۔	در آستانہ سیمین بہ بیخ زر بزند گمان میر کہ یہودی شریف خواهد شد	
باب ۳ ح ۲۶	<p>بیت</p> <p>ایک رتی بھر چاندی کے واسطے ہاتھ پھیلا نا اس سے اچھا ہے کہ چہ رتی کے عیوض ہاتھ کاٹ دیں</p>	<p>بیت</p> <p>دست دراز از پے یک جبہ نسیم ہو کہ بترند بدانگے و نسیم</p>	۳۲۵
باب ۳ ح ۲۷	<p>بیت</p> <p>فضل اور ہنر کا ہونا بے فائدہ ہے جب تک کہ لوگوں میں ظاہر نہ کریں۔ اسی طرح جب تک کہ خود کو آگ پر نہ لکھیں اور مشک کو نہ پیئیں۔ دولت کو شش کرنے سے ہاتھ نہیں آتی۔ اس کے لئے افطار کم کرنا ہی اس کا علاج ہے۔</p>	<p>بیت</p> <p>فضل و ہنر ضایعت تا ننمایند عود بر آتش نہند و مشک بمایند</p>	۳۲۶
	<p>بیت</p> <p>دولت نہ بکشید نہ چارہ کم جوشید نہ</p>	<p>دولت نہ بکشید نہ چارہ کم جوشید نہ</p>	۳۲۷
باب ۳ ح ۲۸	<p>بیت</p> <p>جس طرح کہ اندھے کہ ابرو پر سرمہ</p>	<p>بیت</p> <p>کس نتواند گرفت دامن دولت بزرگ</p>	۳۲۸

پہلو	ترجمہ و حاصل	اقوال	پہلو
	<p>لگانے سود ہے۔ اسی طرح ہر قسمت آدمی کا دولت کو قوت بازو سے پیدا کرنے کی کوشش کرنا ہے سود۔</p>	<p>کوشش بیفایدست و نمہ برابر و کوثر</p>	
<p>بات ۲۷</p>	<p><b>بیت</b> اگر تیرے ہر ایک بال میں دو دو سو ہنروں تو بھی جب زیر انسیب ہی بڑا ہے تو کوئی ہنر کام نہیں آتا سفر کے فوائد بہت ہیں (مثلاً) دل کی تازگی۔ نفع کا حاصل کرنا عجایبات کا دیکھنا۔ نادر باتوں کا سنا۔ شہروں کی سیر۔ دیکھنا کی صحبت۔ علم و ادب و مرتبہ کا حاصل کرنا۔ مال و مقدر کا بڑھانا یاروں کی شناخت اور زمانہ کی آزمائش۔</p>	<p><b>بیت</b> اگر ہر سیر ہویت دو صد ہنر باشد ہنر بہ کار نیاید چو بخت بد باشد ۲۳۰ فوائد سفر بسیار است از نزهت خاطر و جز منافع و دیدن عجائب و شنیدن غرائب۔ و تفریح بلدان و مجاورت خلایق و تحصیل جاہ و ادب و مزید مال و مکتب و معرفت یاران و تجربت روزگار۔</p>	<p>۳۲۹</p>
<p>۲۷</p>	<p><b>قطر</b> اے نا تجربہ کار جب تک کہ</p>	<p><b>قطر</b> تابہ و گمان خانہ در گروی</p>	<p>۳۳۱</p>

ترجمہ و ماحصل	اقوال	ترجمہ
تو اپنے ہی کنبہ اور دوکان میں کھنول رہے گا۔ ہرگز آدمی نہ ہوگا۔ یعنی کامل نہ بنے گا۔ اس کے سفر آخرت کرنے سے پہلے تو دنیا میں پھر اور سفر و سفر کر۔	ہرگز اے خام آدمی نہ شوی برو آند جہاں نفرت کن پیش از آن روز کہ جہاں بروی	۳۳۲
امیر آدمی پیار۔ جنگل اور بیابان جہاں کہیں جائے وہ اس کو مسافر نہیں معلوم ہوتی کیونکہ وہ جہاں جائے گا وہاں خیمہ نصب کر کے خواب گاہ اور مقام آسائش بنائے گا۔ مگر جس کو دنیا کے ضروری سامان ہی کے مہیا کرنے کا مقدور نہیں ہے وہ اپنے وطن میں بھی مسافر اور اجنبی ہی ہے۔	منعم کو و دشت بیابان غریبیت ہر جا کہ رفت خیمہ زد و خواب گاہ ساخت و انرا کہ بر مراد جہاں نیست و ترس در زاد بوم خویش غریب است و ناخفت	۳۳۳
عقل مند آدمی کا وجود دشمن کمرے سونے کے ہے اس لئے کہ جہاں جاتا ہے	وجود مردم دانا مثال زیر طلاست کہ ہر جا کہ رود قدر و قیمتش دانند	۳۳۴



صفحہ	اقوال	ترجمہ و اصل	صفحہ
		لوگ اس کی قیمت اور قدر جان لیتے ہیں۔	
	بزرگ زادہ نادان بشہر و مانند کہ درو یا رغوبش بیچ بستاند	مگر نادان آدمی وہ شریف زادہ ہی کیوں نہ ہو مثل (شہر و) یعنی چرمی سکے کے ہے جس کو غیر مقامات میں مفت بھی کوئی نہیں لیتا	باب ۲۷
۳۳۵	اندک کی جمال بہ از بسیارے مال	بہت سارے مال سے تھوڑی سی خوبصورتی اچھی۔	۲۷
۳۳۶	روئے زیبا مرہم دلبائے خستہ است و کلید در بائے بستہ۔	خوبصورت چہرہ خستہ دلوں کا مرہم اور بند دروازہ کی کوئی ہے	۲۷
	از قطعہ	از قطعہ	
۳۳۷	شاہد آنجا کہ رود غرت و حرمت بیند و بر آئند بقرش پدر و مادر خویش	خوبرو جہاں جائیگا وہاں اس کی غرت اور حرمت ہوگی اگرچہ اس کے ماں باپ اس کو عقد نکاح نہ ہوں۔	
	از قطعہ	از قطعہ	
۳۳۸	بچوں در سہر موافقت و دلبری بود اندیشہ نیت گر پندازد سے بری بود	جب لڑکے میں نرمی اور دلبری ہو اور باپ اس سے ناراض	۲۷

بی۔	اقوال	ترجمہ و حاصل	بی۔
		ہو جائے تو کوئی اندیشہ کی بات نہیں ہے۔	
۳۳۹	دُشمن را ہمہ کس مشتری بود از قطعہ	در یکتا کا ہر شخص خریدار ہوتا ہے از قطعہ	
۳۴۰	یار از لے زیبات آواز خوش کہ این خط نفسیت و آن قوت روح	خوبصورت چہرہ سے خوش آوازی اچھی (کیونکہ) وہ خطِ نفس ہے اور یہ قوتِ روح۔	
۳۴۱	گر لعل ہے رود از شہر خویش سختی و محنت بہر دینہ روز	اگر گدڑی سینے والا اپنے شہر سے ملکِ غیر میں دہلیزِ مسافر جائے تو وہ سختی اور تکلیف نہیں اٹھائے گا۔	
۳۴۲	در بجز آبی قدر از ملک خویش گر سہ خفتد ملک نیم روز	لیکن اگر بادشاہ اپنے ملک سے جا کر کسی ویرانہ میں جا پڑے تو وہ بھوکا سوئے گا۔	
۳۴۲	ہر آنکہ گردش گیتی بکین او بزوت بغیر ملتش رہبری کند ایام	جب زمانہ کی گردش کسی کے ساتھ دشمنی کرنے پر آمادہ ہو جاتی ہے	

پہلے	ترجمہ و حاصل	اقوال	پہلے
	<p>تو وہ اس کو بڑے باتوں کی طرف رہبری کرتی ہے۔</p> <p>جس آشیانہ سے نکلا تھا پھر اس آشیانہ میں جانا جس کو تر کے قسمت میں نہو قضا اس کو دانہ اور جال کے طرف لیجاتی ہے۔</p>	<p>کہوترے کو دگر آشیاں خواہد دید قضا ہی بردش تا بسوے دانہ و دم</p>	۳۴۳
باب ۲۷	<p>روزمی اگرچہ قسمت سے ملتی ہے لیکن اس کے حاصل کرنیکی تدبیر کرنا شرط عقل ہے۔</p> <p>بلا اگرچہ مقدمہ سے آتی ہے۔ مگر اس کے آنے کے راستوں سے پرہیز کرنا واجب ہے۔</p>	<p>رزق اگرچہ مقسوم است اما بابا مصول آن قفل شرط است و بلا اگرچہ مقدمہ است از ابواب دخول آن عذر کردن واجب۔</p>	۳۴۴
۲۷	<p>قطع</p> <p>رزق اگرچہ پہنچتا ہے مگر دروازہ پر جا کر دھونڈنا ہی شرط عقل ہے۔</p>	<p>قطع</p> <p>رزق ہر چند یگیاں بر سر شرط عقلت جستن از درہا</p>	۳۴۵
۲۷	<p>اگرچہ آدمی بلا موت آنے کے نہیں مرنے۔ تو بھی عہد اثر دے</p>	<p>گرچہ کس بے اہل نخواہد مرد تو مرد در دہان اثر دہا</p>	۳۴۶



سید	اقوال	ترجمہ و مہمل	سید
۳۴۷	چوں مرد بر قناد ز جائے و مقام لبش دیگر چہ غم خورد ہمہ آفاق جائے است	کے ہنہ میں نجا۔ قطع جب آدمی اپنے جگہ اور مقام سے پل نکلا تو پھر اس کو کیا فکر ہے کل دنیا اسی کی جگہ ہے۔	باب ۲۷
۳۴۸	شب ہر تو انگرے بسراے ہی د دریش ہر کجا کہ شب آد سراے است	تو انگر آدمی راتوں کو سراسر میں جا کر مقام کیا کرتے ہیں۔ مگر فقیر کو جہاں کہیں رات ہو جاوے ہی اس کی سرائے ہے	۲۷
۳۴۹	ہنر و چوختش نباشد بکام جائے رود کس ندانند نام	بیت جب ذی ہنر آدمی کی قسمت ناموفق ہو جاتی ہے تو وہ ایسے جگہ جاتا ہے جہاں اس کا نام تک کوئی نہیں جانتا	۲۷
۳۵۰	یے زرتواند کہ کند بر کس زور دزد و داری بزور محتاج نہ	فرد جس کے پاس مال نہ ہو وہ کسی پر زور نہیں کر سکتا۔ اگر مال رکھتا ہو تو زور کی ضرورت نہیں ہے۔	۲۷
۳۵۱	بدوز و شرہ دیدہ ہو تمند	بیت حرم عقلند کی بھی آنکھ سی دیتی ہے	۲۷

صفحہ نمبر	ترجمہ و ماحصل	اقوال	صفحہ نمبر
	<p>طبع ہی چڑیوں اور پھیلیوں کو جاں میں پسند دیتی ہے۔</p> <p>نظم</p> <p>جب جھگڑے کا موقع نظر آئے</p> <p>تو برداشت کر کیونکہ نرمی جھگڑے</p> <p>کے دروازہ کو بند کر دیتی ہے۔</p> <p>ستیریں کلامی اور نرمی سے ہانچی</p> <p>کو ایک بال سے کھینچ سکتا ہے</p> <p>جس جگہ تجھے لڑائی کا موقع نظر آئے</p> <p>تو نرمی سے کام لے۔ کیونکہ نرم</p> <p>ریشم کو تلوار نہیں کاٹتی۔</p> <p>جس کسی کے دل کو تو نے آزر دیا</p> <p>کیا ہوا اُس کو اگر بعد میں سو قسم کے</p> <p>راحتیں بھی پہنچائے تو بھی اُس</p> <p>ایک رنج کے بدلے سے</p> <p>بے خوف نہ رہے کیونکہ تیر زخم میں</p> <p>سے تو نخل آتا ہے مگر رنج</p> <p>دل میں برہناتا ہے۔</p>	<p>در آرد طمع مرغ و ماہی بہ بند</p> <p>نظم</p> <p>چو پر خاش مینی تحمل یار</p> <p>کہ سہلے بہ بند و در کارزار</p> <p>بشیریں زبانی و لطف و خوشی</p> <p>توانی کہ پیلے بموئے کشتی</p> <p>لطافت کن آنجا کہ مینی ستیز</p> <p>نمبرد قر نرم رات تیغ تیسز</p> <p>ہر گوار بنجے بدل رسانیدی اگر در</p> <p>عقب آں صدراحت برسانی از</p> <p>پاداش آں یک رنجش ایمن</p> <p>مباشش کہ پیکان از جراحت</p> <p>بدر آید و آزار در دل بماند۔</p>	<p>۳۵۲</p> <p>۳۵۳</p> <p>۳۵۴</p> <p>۳۵۵</p>

بیگ	اقوال	ترجمہ و حاصل	بیگ
۳۵۶	مستوایمن کہ تنگ دل گردی چوں ز دوست دے بہ تنگ آید	جب تیرے ہاتھ سے کسی کا دل دکھ چکا ہو اُس سے بے فکر نہ رہ ورنہ تیرا دل بھی ویسا ہی دکھے گا۔	باب ۲۷ ح
۳۵۷	سنگ پر بارہ عصارِ فن کہ بود کز عصارِ سنگ آید	قلعہ کے دیوار پر پتھر نہ پھینک کیونکہ ممکن ہے کہ قلعہ سے پتھر آئیں۔	۲۷
۳۵۸	بشہ چو پیر شد بزرند پس را باہمہ سردی و صلابت کہ دوست	جب بہت سے پھر ایک جا ہو جاتے ہیں تو بڑے قوت دار ہاتھی کو بھی مار ڈالتے ہیں۔	۲۷
۳۵۹	مورچکاں را جو بود اتفاق شیرِ زیاں را بد را زند پوست	جب بہت سے چوٹیاں متفق ہو جاتے ہیں تو خشناک شیر کے پوست کو بھی بھاڑ ڈالتے ہیں۔	۲۷
۳۶۰	زخمِ دندانِ دشمنان تیز است کہ نماید پیشم مردم دوست	دشمنوں کے دانتوں کا زخم تیز ہوتا ہے۔ جو بظاہر لوگوں کے نظر میں دوست معلوم ہوتے ہیں۔	۲۷

بیجا	اقوال	ترجمہ و حاصل	بیجا
۳۶۱	بیت گرچہ بیرون زر زرق نتوان خورد در طلب کاہلی نباید کرد	بیت قسمت میں جتنا لکھا ہوا ہے اُس سے زیادہ کوئی نہیں کھاتا۔ تاہم اُس کی تلاش کرنے میں سستی نہ کرنی چاہئے۔	بیت اگر غوطہ زن مگر بچہ کی صورت سے ڈرے گا تو ہرگز قیمتی موتی دے دیا کے اندر سے، اُس کے ہاتھ نہ اُٹیں گے۔
۳۶۲	بیت غواص اگر اندیشہ کند کام نہنگ ہرگز نمکند و زگر انما یہ بچنگ	بیت چنگی کا نیچے والا پاٹ حرکت نہیں کرتا اس لئے اُس کو بیماری بوجھ پہنا پڑتا ہے۔	بیت آسیا زیریں متحرک نیت لاجرم تحمل بارِ گراں میکند
۳۶۳	بیت میاد نہ ہر بار شفاے ببرد باشد کہ یکے رو پلنگش خورد	بیت شکاری کو ہر وقت شکار نہیں ملتا ممکن ہے کہ ایک دن تیندوا اُس کو بچا ڈالے۔	بیت قطر

بیحد	اقوال	ترجمہ و اصل	بیحد
۳۶۵	کہ بود کز حکیم روشن رے بر نیاید دست تدبیرے	کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بڑے بڑے لایق اور ذی فہم لوگوں سے بھی کوئی تدبیر ٹھیک بن نہیں پڑتی۔ اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک نادان بچہ بھولے سے نشانہ کو تیرے اڑا دیتا ہے۔	بات خ ۲۷
	قطع	قطع	
۳۶۶	ہر کہ بر خود سوال کشاد تا بیدر نیاز مسند بود	جس نے اپنے اوپر سوال کا دروازہ کھول لیا وہ مرتے دم تک عاجز ہی رہتا ہے۔	بات ح ۲۸
۳۶۷	آنگہ گزار بادشاہی کن گردن بے طبع بلند بود	حرم چھوڑ دے اور بادشاہی کر اس لئے کہ بے طبع کی گردن بلند ہوتی ہے۔	بات ح ۲۹
	مثنوی	مثنوی	
۳۶۸	گوشت تو اندک ہمہ عمر سے نشود آواز دف و چنگ و نی دیدہ شکید ز تماشائے باغ بے گل و نسریں بسر آرد و ماغ	ممکن ہے کہ کان عمر بھر دف و چنگ اور بانسری کی آواز نہ سنے اور آنکھ باغ کی سیر کرنے سے اور روانہ گلاب اور چنبیلی کی خوشبو کا	بات ح ۳۰



پہلا باب	ترجمہ و حاصل	اقوال	پہلا باب
باب ۲۸ ع	<p>خط اٹھانے سے صبر اختیار کریں</p> <p>اگر پیروں سے بھرا ہوا نرم تکیہ</p> <p>نہو تو سر کے نیچے پتھر رکھ لے</p> <p>اور اگر معشوقہ عجوبہ روبرو نہ ہو</p> <p>تو بغل میں ہاتھ رکھ کر سو جائے۔</p> <p>مگر اس کج بخت پیٹ کو اتنا نہیں</p> <p>کہ ادنی چیزوں کے ساتھ موافقت</p> <p>کریے۔</p>	<p>گر نہ دبا بش آگندہ پر</p> <p>خواب تو ان کو مجیز برسر</p> <p>در نہ بود لہر سخا بہ پیش</p> <p>درست تو ان کو دبا خوش خویش</p> <p>دیں شکم بے ہنر پیچ پیچ</p> <p>مہر زار و کب ساز و بہ پیچ</p>	

بیحد

اقوال

ترجمہ و ماحصل

بیحد

## باب چہارم

## چوتھا باب

دروغاید خاموشی

دشمن آن پر کہ نیکی نہ بیند

۳۹۹

فسرود

بہتر چشم عداوت بزرگتر عیبست  
کفایت سعدی و بد چشم دشمنان مارست

۴۰۰

بیت

نور کوئی فسرود ز چشم نہ ہو

۴۰۱

رشت : شد چشم ہو تک کوہ

یک نقصان مایہ دیگر رشت ہم سایہ

۴۰۲

بیت

بیت

آفتاب کا نور کل دنیا کو روشن کرنے

والا ہے ۔ مگر چون در کے نظریں

وہ بہت بُرا معلوم ہوتا ہے ۔

ایک تو مال کا نقصان دوسرے پر ہی

باب

۴۰۳

کا ہنسی اُڑانا ۔

بیت

بیان	اقوال	ترجمہ و اصل	بیان
۳۷۳	مگو اندر خویش بادشمنان کہ لاجول گویند شادی کنان	اپنی تحلیف کو دشمن سے نہ کہہ کیونکہ وہ خوش ہوں گے۔	باب ۲۷
۳۷۴	بیت گفتہ ندارد و گئے بانو کار ولیکن چو گفتی دلیلش بیار	بیت کچھ کہے گا ہی نہیں تو کوئی تجھ سے سر و کار نہ رکھے گا۔ مگر جب تو لے کہا تو دلیل پیش کر۔	باب ۲۸
۳۷۵	بیت آنکس کہ بقرآن خبر ز و نہ ہی آنت جوابش کہ جوابش نہ ہی	بیت جس شخص کی تشفی قرآن یا حدیث کے دلیلوں سے کی جا سکتی ہو اُس کو جواب نہ دینا یہی اُس کا جواب ہے۔	باب ۲۹
۳۷۶	از نظم دو عاقل را بناسد کس و پیکار نہ دانائی ستیز و باسکار	از نظم دو عقلمند آدمیوں میں عداوت اور فساد نہیں ہوتا نہ عقلمند آدمی بیوقوف سے لڑتا ہے۔	باب ۳۰
۳۷۷	بیت اگر نادان بوخت سخت گوید خیزندش بہ نری دلی جوید	بیت اگر نادان آدمی جہالت سے سخت کلامی کرے۔ عقلمند نری کے ساتھ اُس کی دلجوئی کرتا ہے۔	باب ۳۱

صفحہ	اقوال	ترجمہ حاصل	صفحہ
	دگر در ہر دو جانب جا بلا شد اگر نہ خبر باشد بگسلانند نظم	اور اگر دونوں طرف جاہل ہی ہوں تو اگر ترجیب ہی تو وہ تو ہر دو ایسے گے نظم	۳۴۷
۳۴۸	سخن گرچہ دامنہ شیریں بود سیر و ارق قدیق و تمسین بود چو کیا رفتی گویا باز پس کہ علم اچو یکبار خوردند پس نظم	اگر کوئی کلام دلپذیر یا شیریں یا لائق تقدیق و تمسین ہو تو بھی ایک بار کہنے کے بعد دوبارہ اس کو نہ کہو کیونکہ جب سٹھائی ایک بار کھایا جاتی ہے تو پھر اس کی خواہش نہیں رہتی۔ نظم	۳۴۸
۳۴۹	سخن را سراسر است اسخو و ندوین میا در سخن در میان سخن نظم	بات کی بھی ابتدا اور انتہا ہو اگر کسی کے اس لئے دوسرے سے بات چیت ہونے وقت اس میں دخل نہ لے۔ نظم	۳۴۹
۳۵۰	فداوند تبریر و فرہنگ و ہوش نگوید سخن تانہ بیند نموش نظم	عقل مند اور ہوشیار آدمی اس وقت تک بات نہیں کرتا جب تک کہ وہ خاموش نہیں پاتا۔ نظم	۳۵۰
۳۵۱	نہ ہر سخن کہ برآید گوید اہل شناخت نظم	بادشاہ کی زبان سے علی ہوئی باتوں نظم	۳۵۱

صفحہ	ترجمہ و ماحصل	اقوال	صفحہ
	<p>کو عقلمند آدمی دوسروں سے نہیں کہتے اس لئے کہ بادشاہی راز کا ظاہر کرنا گویا اپنے سر کو دیرینہ بے</p> <p><b>بیت</b></p>	<p>بہتر شاہ سرخوشی شایدا بخت</p> <p><b>بیت</b></p>	
<p>باب ۱۰</p>	<p>آدمی اوروں سے اپنے کو نفع پہنچنے کی امید رکھتا ہے مجھے تو سے بھلائی کی تو امید نہیں ہے مگر کم از کم نقصان تو بھی نہ پہنچا۔</p> <p><b>فرو</b></p>	<p>امیدوار بود آدمی بخیر گساں مرا بخیر تو امید غایت شد مرسل</p> <p><b>فرو</b></p>	<p>۳۸۲</p>
<p>باب ۱۲</p>	<p>ہر شخص اپنے عیب کو بے فوئی سے ہنر جانتا ہے جب تک کہ دوسرے اُس عیب کو اُس پر ظاہر نہ کریں۔</p>	<p>ہر آنکس کہ عیبش نگویند پیش ہنر داند از عیبش</p>	<p>۳۸۳</p>

پہلے	اقوال	ترجمہ و ماحصل	پہلے
	<h2>باب پنجم</h2> <p>در عشق جوانی</p>	<h2>پانچواں باب</h2> <p>جوانی کے عشق کے بیان میں</p>	
۳۸۴	<p>ہرچہ در دل فرو و آید در دیدہ نکونیا</p>	<p>جو دل کو پسند آتی ہے وہی زیادہ</p>	باب ۱
۳۸۵	<p>نظم</p> <p>ہر کہ سلطان مژد او باشد گرمہ بد کند نیکو گوید دکھ را پادشہ بیند اند کشتن از خیل خانه نواز د</p>	<p>نظم</p> <p>جس شخص کو بادشاہ عزیز رستا ہو اُس سے کہنے ہی بڑے حرکات سبز رہوں تو بھی وہ اچھے ہی سمجھے جاتے ہیں۔ اور جس شخص کو بادشاہ نے نفا ہو کر گھر بٹھا دیا ہو۔ اُس کو اُس کے گھر کے آدمی بھی نہیں پوچھتے۔</p>	
۳۸۶	<p>اے کے برادر چوں اقرار دوستی کردی توقع خدمت مدار کہ چوں عاشقی و عشوقی در میان آمد مالکی و مملو کی برقا</p>	<p>اُسے بھائی۔ جب تو نے کسی کو اپنا دوست بنانے کا اقرار کر لیا تو اب اُس کے ہاتھ سے اپنی تابعداری یسے کی امید نہ کر کیونکہ جہاں عاشقی</p>	باب ۲

بہارِ حبیب	ترجمہ و ماحصل	اقوال	بہارِ حبیب
	<p>و معشوقی کار شد پیدا ہوا ہاں غلامی و بندگی کے مراتب اٹھ جاتے ہیں قطع</p> <p>باب ۲۷ مالک اپنے خوبصورت نوکر کے ساتھ ہنسنے کھیلنے اور محبت کرنے لگے تو کیا عجب ہے کہ وہ نوکر مالک کی طرح اس پر حکومت کرنا شروع کر دے اور وہ مالک اس نوکر کا ناز خادم کے طرح اٹھانے لگے۔</p>	<p>قطع</p> <p>۳۸۷ خواجہ بایں دہری رنار پوں در آید پیازے و خندہ پر شب کو چو خواجہ ملک کند دیں کشد بار ناز چوں بندہ</p>	
<p>باب ۲۸</p>	<p>میت</p> <p>غلام (پانی کا کھینچنے والا اور رانٹوں کا بنانے والا) ہونا چاہئے کیونکہ نایک یہ غلام پہلوان ہوتا ہے قطع</p> <p>باب ۲۹ سلطان عشق کی سواری جہاں میں جائے گی وہاں زہد و پرہیزگاری</p>	<p>میت</p> <p>۳۸۸ غلام آگیش باید و خشت زن بود بندہ ناز میں خشت زن</p> <p>قطع</p> <p>۳۸۹ ہر کجا سلطان عشق آمد ناز توبت باز و نئے تقویٰ راصل</p>	

ردیف	اقوال	ترجمہ و اصل	نظم و بحر
۳۹۰	پاکدامن چون زید بپارو اوقتا وہ ناگریاں دروعل	فوت کا بس نہیں چلتا۔ جو بپارو گلے تک کچھ میں پسنا ہو وہ کیونکر پاک رہ سکتا ہے	باب ۳۷
۳۹۱	شہادت مودت نباشد باندیش جان دل از مہربانان برگزین	اپنی جان کے خوف سے معشوق کے محبت سے دل پھیر لینا شرط دوستی سے بعید ہے۔	باب ۳۷
۳۹۲	از قطع بنگ جویاں بروز بخت دشمنان را کشد و خواب دست	از قطع جو انہر دو لگ اپنے پنج کے زور سے دشمنوں کو مارے ہیں اور معشوق اپنے عاشق کو محبت کے	باب ۳۷
۳۹۳	دل پر مجاہدہ نہادان آسان تر است کہ چشم از مشاہدات فرو گفتن	زور سے بہ نسبت معشوق کے نہ دیکھنے کے سختیوں کا جھیلنا آسان تر ہے۔	باب ۳۷
۳۹۴	از نظم ہو پالہ بنگ در گردان نوازد بہ خویش تن رفتن	از نظم جس ہرن کے محلے میں جیتی بندی ہوئی ہو وہ جہاں چاہے رہاں پھر نہیں سکتا۔	باب ۳۷
	بیت	بیت	



صفحہ	اقوال	ترجمہ و حاصل	ترتیب
۳۹۵	شب پرہ گروصل آفتاب نخواہد رونقِ بازار آفتاب نخواہد	اگر چہ کا ڈر آفتاب سے نہ ملنا چاہی تو آفتاب کی غفلت گھٹ نہیں جائیگی۔	باب ۱۰ ح
۳۹۶	از شنوی چند خرامی و کبسر کنی دولت پارینہ تصور کنی	از شنوی یہ شیخی اور کبر تو کب تک کریگا اپنی پھلی دولتِ حسن کا خیال کر۔	باب ۱۱ ح
۳۹۷	بیت شاید پس کار خویش تن بختن لیکن نتوان زبان مردم بستن	بیت یہ ممکن ہے کہ (کوئی شخص) اپنے بد اعمالیوں سے توبہ کر کے (غضبِ الہی) سے نجات پا سکے لیکن زبانِ خلائق کا بند کرنا اس سے ممکن ہے۔	باب ۱۲ ح
۳۹۸	قطر امروانکہ کہ خوب و شیرین است تلخ گفتار و تند خوئے بود	قطر نوجوان لڑکا جب تک کہ وہ خواہش اور شیرین کلام ہے سخت گویا اور تند خوئے ہوتا ہے۔	باب ۱۱ ح
	چوں بایش آمد و بلاغت شد مردم آمیز و مہر جوئے بود	مگر جب دایمی مویخہ نکل آئے میں تو آدمیوں میں مل جکر بات کی	باب ۱۱ ح

بیحد	اقوال	ترجمہ و حاصل	بیحد
۳۹۹	مشتاقی یہ کہ مٹولی۔ قطع	کوشش کرتا ہے کہ اور لوگ اس سے محبت کریں۔ بیزاری سے مشتاق رہنا بہت ہی ہے۔ باب ۱۰ ج ۲	
۴۰۰	چشم بر اندیش کہ بر کند باد عیب نماید ہنرش در نظر و ہنر داری و ہفتاد عیب و دست نہ بیند بخراں یک ہنر	دشمن کے آنکھیں بھوٹ جائیں کہ اس کے نظر میں ہنر عیب دکھائی دیتا ہے۔ مگر دوست نہ اگر تو میں سو عیب ہوں اور ایک ہنر تو وہ ہیو اے ہنر کے عیب دیکھتا ہی نہیں۔ از نظر	
۴۰۱	ہر کہ دل پیش و ہری دارد ریش و دست دیگرے دارد	اپنا دل اپنے معشوق کے حوالہ کرنے والا گویا اپنی دال بھی دوسرے کے ہاتھ میں دیدیتا ہے۔ باب ۱۰ ج ۲	
۴۰۲	گر نشاید بدست رو بردن شرط عشق است در طلب مردن	معشوق سے ملنے کی راہ نہ ملے تو اس کے طلب میں مرنا شرط عشق ہے۔	
	بیت	بیت	

پہلا	اقوال	ترجمہ و حاصل	پہلا
۴۰۳	پارسا را بس اینقدر زنداں کہ بود ہم طویلہ زنداں	بچوں کی صحبت میں کچھ دن پہنایا سچے عبادت کرنے والوں کے لئے گویا قید میں رہنا ہے۔	باب ۱۳ ح
۴۰۴	دانا را از ناداں نفرت ست نادان را از دانا وشت	عقل مند آدمی کو بیوقوفوں سے مبتنی نفرت رہتی ہے اتنی ہی نفرت بیوقوفوں کو عقل مندوں سے ہوتی	باب ۱۲ ح
۴۰۵	گل بتاراج رفت و غار مبارز گنج برداشتند و مار بساند	دکھلا ب کا بھول تو گیا مکر کا نٹے رہ گئے اخرا نہ تو گیا مگر سانپ	باب ۱۴ ح
۴۰۶	دیدہ بر تارک سناں دیدن خوشتراز روئے دشمنان دیدن	موجود۔ اپنے آنکھوں کو نیزے کے نوک پر دیکھنا دشمن کا منہ دیکھنے سے اچھا ہے۔	۱۱
۴۰۷	واجب است از ہزار دوست برید تا یکے دشمنت بیاید دید	ایک دشمن کا منہ نہ دیکھنے کے لئے ہزار دوستوں سے قطع تعلق کر دینا بہتر ہے۔	۱۲
۴۰۸	از قطعہ مست سے بیدار گردنیم شب مست ساتی روز بخشد بادلاد	جو آدمی کہ شراب پیکر مت ہو گیا ہو وہ آدمی رات کو ہوش میں	باب ۱۵ ح

بیہ	اقوال	ترجمہ و حاصل	بیہ
۴۹	شعر گر نفع کئی و گھر نہ زیاد و نہ دوزخ باز پس نخواهد داد	آجائے گا مگر جو شخص کہ ساقی کے حسن پر فریفتہ ہو کر مست ہو گیا ہو اُس کا نشہ تو شاید روز قیامت کے صبح میں ہی اتر کے گا۔	۴۹
۵۰	شعر نہاید بستان اندر چیز و کس دل کہ دل برداشتن کا ریت مشکل	کتنی ہی گریہ و زاری کر دے چرایا ہو مال چو کبھی واپس نہیں دے گا۔	۵۰
۵۱	شعر اے کہ قرائش نگر فتنے و خواب تا گل و لعلیں نفسا ندے نعمت گر دشب گیتی گل رویش بر نیت خار بنان بر سر خاکش برست	کسی چیز یا کسی شخص پر اپنا دل نہ لگانا چاہئے اس لئے کہ پھر دل کا پلٹنا مشکل ہو جاتا ہے۔	۵۱
		شعر جس شخص کو کہ اُس کے بستر پر گلاب و چنبیل کے پھول بچھائے بغیر اندام کے ساتھ نیند نہیں آتی تو اُس کے اُس گلاب سے بچھائے ہوئے بستر کو گر بخشن زمانہ نے فنا کر دینا اور اُس کے اطراف میں کانٹوں کے	

بیہ	اقوال	ترجمہ و اہل	بیہ
۴۱۲	از نظم چو گل بسیار شد پیاں بلغزند	درخت اگا دے۔ از نظم جہاں کچر زیادہ ہوا ہا تھی بھی پھل جاہیں	۴۱۲
۴۱۳	از قطعہ سود دریا نیک بودے گرنوے نیم مزج صعبت گل خوش بڑی گرنیستی تشویش غار	از قطعہ اگر لہروں کا خوف نہ ہوتا تو دریا کے فوائد بہت اچھے ہوتے۔ اسی طرح کانٹوں کا خوف نہ ہوتا تو پھولوں کی صحبت بہت اچھی ہوتی۔	۴۱۳
۴۱۴	از درجہ چشم محبوں بایستہ در جمال یہی نظر کردن تا سر مشاہدات ادبر تو جمل کند۔	یہی کو محبوں کی آنکھ سے دیکھا جائے تو اس کے دیکھنے کا اصلی راز آپ کے دل پر ظاہر ہوگا۔	۴۱۴
۴۱۵	از قطعہ گفتن از زنبور بے حاصل بود بایکے در عمر خود ناخوہ نیش	از قطعہ جس کو عمر بھر کبھی زنبور نے نہ ٹسا ہو ایسے شخص سے زنبور کے متعلق کہنا بے سود ہے۔	۴۱۵
۴۱۶	از قطعہ انگور تو آورده ترش طعم بود	از قطعہ تازے توڑے ہوئے انگور	۴۱۶

بیحد	اقوال	ترجمہ و ماحصل	نکتہ
	روز دوسہ صبر کن کہ شیریں گردد	ترش ہو تے ہیں ایک دو روز صبر کر تو وہی میٹھے ہوں گے۔	
	بیت	بیت	
۴۱۷	نہ در ہر سخن بحث کردن رواست	ہر بات میں بحث کرنا مناسب نہیں	باب ۱۹
۴۱۸	خطاب بزرگاں گرفتن خطاست	ہے بزرگوں کے عیب کو گرفت کرنا خطا ہے۔	
	مثنوی	مثنوی	
۴۱۹	یکے کردہ بے آبروئے بے	جو شخص خود بے آبرو ہوا ہو اُس کو	
	چہ غم دار و دلش ز آبروئے کے	دوسرے کے غمت و آبرو کی کیا	
		پر واہ ہے۔	
	بسانام نیکوئے پنجاہ سال	پچاس برس تک پیدا کیا ہوا اچھا نام	
	کہ یک نام ز شش کنڈیا مال	ایک بدنامی سے بالکل مٹ جاتا ہی	
۴۲۰	ہرگز از در تراز دست زور	جس کے ترازو کے پتے میں	
	دیر باز دست۔	سونا ہے اُس کے بازو میں طاقت	
	نظا	نظا	
	ہر کہ زردید سرفرو آرد	زر کو جو دیکھتا ہے سرجھا لیتا ہے	
	در ترازوئے آئین و شست	حتیٰ کہ ترازو کی آہنی دھڑی بھی سونا	

بیحد	اقوال	ترجمہ و مہمل	پیشہ
۴۲۱	<p>بیت</p> <p>بہ تندی سبک دست ہر دُن بہ تیغ بدندان گز و پشت دست دریغ</p> <p>از قطعہ</p> <p>چہ سود از زردی آنکہ تو بہ کردن کہ نتوانی کند انداخت بر کاخ</p> <p>شعر</p> <p>ہمہ حال عیب خویشیند طعنہ بر عیب دیگران مزیند</p>	<p>دیکھتے ہی جھک جاتی ہے۔</p> <p>بیت</p> <p>بے سمجھے سو پچھے غصہ سے دفعتاً باب تلوار پر ہاتھ ڈالنے والے کو آئندہ</p> <p>پچھتا کر ہاتھ کی پیٹ دانتوں سے کاٹنا پڑتی ہے۔</p> <p>از قطعہ</p> <p>اگر تو نے کسی مکان پر کند نہ جاسکے کی وجہ سے چوری سے تو پہ کی تو</p> <p>کیا فائدہ۔</p> <p>شعر</p> <p>جو لوگ عیبوں سے بھرے ہوئے ہیں اُن کو لازم ہے کہ دوسروں کو</p> <p>اُن کے عیبوں کے سبب سے بدنام نکریں۔</p>	<p>باب</p> <p>۴۰۰</p>
۴۲۲	<p>۴۲۳</p>	<p>۴۲۴</p>	<p>۴۲۵</p>

پہلے	اقوال	ترجمہ و اصل	پہلے
۴۲۴	<p><b>باب ہشتم</b></p> <p>وضع پیری</p> <p>مزاج اگر چہ مستقیم ہو اعتماد بقارانشاید</p> <p>و مرض اگر چہ داخل بود دلالت کلی بر</p> <p>ہلاکت نہ کند۔</p>	<p><b>چھٹا باب</b></p> <p>بڑاپے کے ناتوانی کے بیان</p> <p>مزاج کتنا ہی صحیح اور معتدل ہو لائق</p> <p>اعتماد بقانہیں اور مرض ہر چند</p> <p>مہلک ہو بالکل ہلاکت پر دلالت</p> <p>نہیں کرتا۔</p>	باب ۱
۴۲۵	<p>از شنوی</p> <p>خواجہ در بند نقش ایوان است</p> <p>خانہ از پاسے بست میران رت</p>	<p>از شنوی</p> <p>ساحب مکان تو محل کے نقش کے</p> <p>فکر میں ہے اور گھر کو دیکھو تو بنیاد سے</p> <p>گر کر ویران ہوئے کو ہے۔</p>	باب ۲
۴۲۶	<p>پیر مرد سے بنزع مے نالید</p> <p>پیر زن مند لش ہی مالید</p>	<p>ایک بوڑھا آدمی حالت نزع میں</p> <p>رو رہا تھا اور اس کی بیوی عورت</p> <p>اس کو مندل مل رہی تھی۔</p>	باب ۳
۴۲۷	<p>چوں معبط شد اعتدال مزاج</p> <p>نہ خرمیت اثر کند نہ علاج</p>	<p>جب مزاج اعتدال سے تجاوز کر جاتا</p> <p>ہے تو نہ گندگو تو نذر اثر کرتا ہے نہ علاج</p>	باب ۴
۴۲۸	<p>از قطع</p> <p>وفاداری مدار از بلبلان چشم</p>	<p>از قطع</p> <p>بلبلوں سے وفاداری کی امید نہ رکھو</p>	باب ۵



سید	اقوال	ترجمہ و اہمل	پہچان
	کہ ہر دم بر گل و گیسو سدا یند	کیونکہ ہر وقت (دہ نئے نئے) دوسرے پھولوں (کے شاخوں پر) چھپاتی رہتی ہیں۔	
۴۲۹	زن جوان را اگر تیرے در پہلو نشیند از آنکہ پیرے۔	جوان عورت کو اپنے پہلو میں تیر کا لگنا بوڑھے مرد کے بیٹھے سے بہتر معلوم ہوتا ہے۔	باب ۲۰
۴۳۰	از ر با عی زن کمز مرد بے رضا برخیزد بس فتنہ و جنگ از ان سراغ خیزد	از ر با عی جب عورت مرد کے بغل سے ناراض ہو کر اٹھ جاتی ہے تو اس گھر سے بہت سے فتنے اور لڑائیاں برپا ہوتے ہیں۔	۴۳۰
۴۳۱	قطع روئے زیبا و جامہ دیبا عرق و عود و رنگ و بوسے ہوں ایں ہمہ زینت زناں باشند مرد را کیر و خایہ زینت بس	قطع حسین چہرہ۔ لباس دیبا و جامہ عود و رنگ۔ خوشبو و عود و خوش نفسانی۔ یہ تمام چیزیں عورتوں کے لئے باعث زینت ہیں (مگر) مرد کی زینت مردی سے ہے۔	۴۳۱

نمبر	اقوال	ترجمہ و حاصل	نمبر
۳۳۲	اے کہ مشتاق منزلے مثناب	اے منزل پر پہنچنے کی خواہش کرنے والے اگر تم کو منزل تک پہنچنا ہے تو جلدی نہ کر میری نصیحت پر عمل کرو اور صبر کرنا سیکھو۔	باب ۴۴
۳۳۳	اسپ تازی دو تک زود بشتاب	تیز رفتار گھوڑا وہی منزل تک جلد پہلے گا دیگر دھیمے چلنے والا اوٹ آہستہ آہستہ رات دن در منزل میں سے گرتا پھلا جائے گا۔	باب ۴۵
۳۳۴	چوں پیر شدی ز کودکی دست بدآ	جب تو بوڑھا ہو گیا تو بچپن چھوڑ دو اور کھیل و مذاق کو نوجوان کے لئے کر۔	باب ۴۶
۳۳۵	طرب نوجوان ز پیر چوئے	نوجوانی کے مزے کو بڑھاپے میں تلاش نہ کر۔ کیونکہ دریا میں گیا ہوا پانی پھر واپس نہیں آتا۔	باب ۴۷
۳۳۶	زرع را چوں رسید وقت درو	جب جس کھیت (فصل) کے کاٹنے	باب ۴۸

بیہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	بیہ
۳۷۴	نخر اند چنانکہ سبزہ نو از قطع	کا وقت پہنچ گیا ہو وہ سبزہ نو کے طرح نہیں لہرتا۔ از قطع	۳۷۴
۳۷۵	موتے پتیس سید کردہ گیر راست نخواستن این پشت کوز قطع	بال تو خضاب سے سیاہ ہو گیس گے (مگر) جھکی ہوئی پیٹھ کو سیدھا کرنا نہ ہو کے گا۔ قطع	۳۷۵
۳۷۶	پیر ہفتا سہ جونی نکتہ عشق معترے محی بنی چشم روشنت	بابت ۸ ختر سال کی عمر پانے کے بعد جوان آدمی کی طرح شادی کر لینا کس کام کا۔ اس کی حالت ایسی ہے جیسے کہ پیدائشی اندھے کو خواب میں بصارت آ جانا۔	۳۷۶
۳۷۷	روز باید نہ زر کہ بانورا گزرے سخت بکہ مدمن گوش قطع	عورتوں کو زر و زیور چننا مرغوب نہیں ہوتا اور نہ تازہ مرد بلکہ طاقتور آدمی مطلوب ہوتا ہے۔ قطع	۳۷۷
۳۷۸	دریغا گردن طاعت نہاد گرویش ہمراہ بودے دست دوان	عبادت الہی کے ساتھ خیرات کرنا بھی ضروری ہوتا تو مقام افسوس	۳۷۸

بیحد	اقوال	ترجمہ و ماحصل	بیحد
۱۴۴	<p>بدنیار سے چو خرد و گل بہانند در الحمدی بخواہی صد بخوانند</p> <hr/>	<p>(بخیل سے) ایک پیسہ مانگا جائے تو وہ اس گدھے کی طرح رو جائیگا جو کیچڑ میں پھنسا ہوا ہوا اور اگر اس کو سورہ فاتحہ پڑھنے کو کہا جائے تو سو مرتبہ پڑھے گا۔</p> <hr/>	<p>باب ۲</p>

سیرہ	اقوال	ترجمہ و حاصل	باب
	<p>باب ہفتم</p> <p>در تاثیر تربیت</p> <p>قطعه</p>	<p>ساتواں باب</p> <p>تربیت کے تاثیر کے بیان ہیں</p> <p>قطعه</p>	
۴۴۴	<p>ہر شیخ صیقل نکلواند کرد</p> <p>آہنے را کہ بد گسار باشد</p>	<p>جس لوہے کا اصلی جو ہری ہو</p> <p>اُس کو کوئی صیقل گرا چاہی نہیں بنا سکتا</p>	باب ۱۱
۴۴۳	<p>چوں بود اصل جو ہری قابل</p> <p>تربیت را درواثر باشد</p>	<p>جب کسی کا اصلی جوہر اچھا ہو تو بھی</p> <p>تعلیم کا اثر اُس پر ہو گا۔</p>	۴۴۳
۴۴۴	<p>سگ بد ریاضے ہفتگانہ بشوئے</p> <p>کہ چو ترشد پلید تر باشد</p>	<p>اگر کتے کو ساتوں دریاؤں</p> <p>میں بھی دھوئیں تو جب تر ہو گا</p>	۴۴۴
۴۴۵	<p>خر غیشی گرشس بجگہ ہرند</p> <p>چوں بیاید ہنوز غریب باشد</p>	<p>اگر حضرت عیسیٰ کے گنہگار کو گناہ</p> <p>معظم میں بھی لیجا میں تو صوبہ ہیں</p>	۴۴۵
۴۴۶	<p>اے جانانِ پدر - ہنر آموزید کہ ملک</p> <p>و دولت دنیا اعتماد را نشاید</p>	<p>اے جانِ پدر - ہنر سیکھو کہ ملک</p> <p>ملک اور دولت کا کچھ بھروسہ</p>	باب ۱۲
۴۴۷	<p>وسیم وز در سفر محل خطرست</p> <p>یادزد بیکبار سیرد یا خواجہ بقیاریق</p>	<p>نہیں سونا چاندی اور زرہیں کا پتہ</p> <p>سفر میں خوف کا باعث ہے</p>	۴۴۷

تہذیب	ترجمہ و حاصل	اقوال	تہذیب
	<p>یا تو چور اس کو ایک ہی مرتبہ چور لکھا  گا یا مالک مال تھوڑا تھوڑا کر کے  کھالے گا لیکن ہنر ایک جتنا چشمہ  ہے اور ہمیشہ قائم رہنے والی  دولت ہے اگر ہنر مند مفلس  بھی ہو جائے۔ تو کچھ غم نہیں  کیونکہ ہنر نذات ایک دولت  ہے ہنر مند جہاں جائے گا اس  کی قدر ہوگی اور سند پر بٹھایا جائیگا  بے ہنر بھیک مانگے گا اور دیکھ  پائے گا۔</p>	<p>بخورد۔ اما ہنر چشمہ زائیدہ است  و دولت پائیدہ اگر ہنر مند از دولت  بیفتد غم نہ باشد کہ ہنر و نفس خود  دولت است کہ ہر کجا کہ رود قدر  بیند و بدر نشیند و بے ہنر لقمہ چسند  و سختی بیند۔</p>	
<p>باب ۲۲</p>	<p>مرتبہ پا کر بعد میں محکوم بننا اور ناز  سے پہلے ہوئے کو لوگوں کی سختیوں  کو برداشت کرنا بہت رنجیدہ ہے۔  باپ کی میراث چاہتا ہے تو باپ کا  علم سیکھ کیونکہ باپ کی یہ دولت  میراث دس دن میں خچ کر دیا جاسکتی ہے</p>	<p>سخت است پس از باہ تکلم بر برون  خود کردہ بنا ز جور مردم بردن  میراث پدر خواہی علم پدر آموز  کیس مال پدر خرچ توان کرد بد روز</p>	<p>۷۴۴ ۸۴۴</p>

پہلے	اقوال	ترجمہ و ماحصل	پہلے
۴۹	<p>سخن اندیشیدہ باید گفتن و حرکت پسندیدہ کردن رہے خلق را علی التعموم و بادشاہاں را علی الخصوص بموجب آنکہ بر دست و زبان ایشان ہرچہ رفتہ شود ہر آئینہ با فواہ بگویند و قول و فعل عوام الناس را چند اعتبار سے نہ باشد۔</p> <p style="text-align: center;"><b>قطع</b></p>	<p>ہر شخص کو عموماً اور بادشاہوں کو خصوصاً بات سوچ سمجھ کر اور حرکت اچھی کرنی چاہئے اس واسطے کہ بادشاہ سے جو فعل سرزد ہوتا ہے۔ اور جو لفظ ان کے زبان سے نکلتا ہے لوگ اس کا چرچا کرتے ہیں اور عام لوگوں کے قول و فعل کا چنداں اعتبار نہیں ہوتا۔</p> <p style="text-align: center;"><b>قطع</b></p>	<p>بات</p> <p>ح ۳۳</p>
۵۰	<p>اگر مہنہ پسند آید ز درویش ریفقائش سیکے از مہنہ دانند</p>	<p>اگر درویش سے سونا پسندیدہ حسد کتیں بھی سرزد ہوں تو اس کے دوستوں کو سو میں سے ایک حرکت بھی بڑی معلوم نہ ہوگی اور اگر بادشاہ کے زبان سے ایک بات بھی مذاقاً نکلتا ہے گی تو لوگ اس کو ایک ملک سے دوسرے ملک میں پہنچا دیں گے۔</p>	<p>۳۳</p>

ترجمہ و حاصل	اقوال	پیر
<p>باب ۲۳</p> <p>حسن شخص کو بچپن میں ادب نہ سکھایا گیا ہو بڑا ہونے کے بعد اس سے خیر و نیکی و کامیابی جانتے رہتے ہیں۔</p> <p>باب ۲۴</p> <p>کلیں نگری کو جسم طرح چاہیں سوڑے سکتے ہیں۔ لیکن سوکھنے کے بعد لگ کے بغیر سیدھی نہیں ہو سکتی۔</p> <p>باب ۲۵</p> <p>حسن لڑکے نے استاد کی سختی نہ دیکھی ہو اسے زمانے کے سختیوں کو دیکھنا ہوگا۔</p> <p>باب ۲۶</p> <p>جب سکھانے والا استاد۔ (مارنے بیٹھے والا نہ ہو) تو لڑکے باؤار میں چل چپٹا کھینے لگتے ہیں</p> <p>از شتوی</p>	<p>باب ۲۱</p> <p>ہر گمہ در فردیش ادب نمکنی در بزرگی نفع از در فرامست</p> <p>باب ۲۲</p> <p>چوب تر را چنانکہ خواہی پیچ نشو و شک جز بہ آتش راست</p> <p>باب ۲۳</p> <p>ہر آن طفل کو جو را آموزگار نہ بیند جفا بیند از روزگار</p> <p>باب ۲۴</p> <p>استاد و معلم چو بود بے آزار خرسنگ بازند کو دکان در بازار</p> <p>از شتوی</p>	<p>۲۵۱</p> <p>۲۵۲</p> <p>۲۵۳</p> <p>۲۵۴</p>



شعر	اقوال	ترجمہ و حاصل	پیر
۴۵۵	جو استاد بہ زمہ سپرد	استاد کی سختی باپ کی محبت سے اچھی - قطع	باب خ ۴
۴۵۶	جو دولت نیت خرچ آہستہ تر کن کہ میگویند ملا مان سدا دے	جب تجھے آمدنی نہیں ہے تو بہت خرچ نہ کر کیونکہ ملحق لوگ نقصیت گایا کرتے ہیں کہ	باب خ ۵
	بگو بہستان اگر باران نہ بار د بالے دیدہ گرد و خاک رو د	اگر پیسہ پر مینہ نہ برے تو ادب ایک ہی سال میں سوکھی ندی بن جائے گا۔	
۴۵۷	عقل و ادب پیش گیر دلو لعب بگذار کہ چون لغت سپری شود	عقل و ادب اختیار کر اور کھیل کو دھوڑ دے اس لئے کہ جب دولت تمام ہو چکے گی تو تو تکلیف اٹھائے گا اور پچھائیگا	۴۵۷
	سختی بری و پشیمانی خوری۔	مثنوی	
۴۵۸	ہر کہ عمل شد بہ سخا و کرم بند نہ شاید کہ ہند برورم	جو شخص کہ سخاوت اور بخشش میں مشہور ہو گیا ہو اسے درجہوں پر کاغذ نہ لگانی چاہئے۔	۴۵۸
	نام نگوی چو بردن شد بکوئے	بخشش دینے کی شہرت جا بجا	

بی	اقوال	ترجمہ و حاصل	بی
	درنتوانی کہ بہ بندی بر دے	ہو جانے کے بعد تجربہ سے اپنا دروازہ بند کیا جا سکے گا۔	
	<b>قطع</b>	<b>قطع</b>	
۴۵۹	گرچہ دانی نشوند مگوے ہرچہ دانی تو از نصیحت و ہند	اگرچہ تو جانتا ہے کہ کوئی نہیں سنیگا (پھر بھی) جو کچھ پسند و نصیحت تو جانتا ہے کہے گا۔	باب ۵
	زود باشد کہ خیر و سر بہی پرو پا افتادہ اندر بند	کیونکہ بہت جلد تو دیکھ لے گا کہ اس نہ سننے والے بد و ملع شخص کے دونوں پیر بیڑیوں میں جکڑ ہوے ہوں گے۔	
	دست بردست میزند کہ درینغ نشینم ہمہ شیشہ دانشمند	اور ہاتھ ملتا ہوا پچھتا رہے گا کہ عقلمند آدمی کی نصیحت کو میں نے کیوں نہیں سنا۔	
	<b>مثنوی</b>	<b>مثنوی</b>	
۴۶۰	حریف سفلہ در پایان مستی ننیدیشد ز روز تنگدستی	کینہ اور بے وفائی آدمی دولت کے نشہ میں تنگدستی کے دن کا خیال نہیں کرتا۔	
۴۶۱	درخت اندر بہاران بر شاخند	جب درخت کے پھل پھول	

بیہ	اقوال	ترجمہ واصل	بیہ
	زستان لاجرم بے برگ ماند	موسم بہار میں جھڑ جاتے ہیں تو باڑے کے دنوں میں اس کے پتے نہیں رہتے۔ قطع	
۴۶۲	گرچہ سیم وز زنگ آید ہی در بہ سنگے نباشد ز رویم	اگرچہ سونا چاندی پتھر میں سے ہی نکلتا ہے (لیکن) کل پتھروں میں سونا چاندی نہیں ہوتا۔	باب ۶۲
۴۶۳	برہمہ عالم ہی تابد ہسٹیل جائے انباں میکند جائے ادیم	سہیل تارے کی روشنی کل دنیا پر پڑتی ہے۔ لیکن کہیں تو اس سے معمولی چٹرا بنتا ہے کہیں خوشبودار چٹرا۔	
۴۶۴	چنانکہ لعل خاطر آدمی زاویست بروی اگر بروزے وہ بودے بمقام از ملائکہ درگذشتے۔	آدمی کا دل جتنا کہ روزی کے پیدا کرنے میں لگا رہتا ہے۔ (اتنا ہی) اگر روزی دینے والے کے طرف رہتا تو اس کا مرتبہ فرشتوں سے بھی بڑھا ہوا ہوتا قطع	باب ۶۴
۴۶۵	فراموشست نکر ایزد در اں حال	اُسے ناچیز و پست ہمت آدمی	

ترجمہ و حاصل	اقوال	پیر
<p>جس نے تجھ کو اس وقت فراموش نہیں کیا جبکہ تو زماں کے پیٹ میں ایک مخفی اور بیہوش ناچیز لطفہ تھا جس نے تجھ کو جان و تن - سمجھ - ہنر - حسن - زباں - عقل - غور - اور تمیز دی - اور جس نے تیرے پیچھے میں دسوں انگلیاں و دونوں کاندموں کو دوہاتہ بنائے کیا اس خدا نے خود عمل کے نسبت تو یہ سمجھتا ہے کہ کیا موجودہ میں وہ تجھ کو رزق پہنچانا (معاذ اللہ) بھول جائے گا -</p>	<p>کہ بودی لطفہ اندون و مدہوش روانت داد و طبع و عقل و ادراک جمال و لطف و راس و فکر و ہوش و عاشقست مرتب کرد بر کف دو بازویت مرتب ساخت بر دوش کنوں پذیری اسے ناچیز بہت مکہ خاوند کردنت روزی فراموش</p>	
<p>کعبہ کا خلاف جس کو لوگ چوتے ہیں اس کی بزرگی اس وجہ سے نہیں ہے کہ وہ ریشمی کپڑے کا ہے بلکہ چند درز تک ایک بزرگ کی صحبت میں رہنے</p>	<p>قطع جامہ کعبہ را کہ می بوسند اونہ از گرم پیلہ نامی شد بہترین سے نشست روز و چند باجرم پچواہ گرامی شد</p>	<p>۴۶۶</p>

سیر	اقوال	ترجمہ و حاصل	صفحہ
۴۶	اے پسر۔ ترا پر سندر و زینت کہ ہنرت پیت و لگو نیکہ پد زینت	سے وہ بھی مثل اس بزرگ کے قابل تعظیم ہوا۔ اے بیٹے قیامت کے دن تجہ سے یہ دریافت کریں گے کہ تیرے عمل کیا ہیں یہ نہیں پوچھنا کہ تیرا باب (نسب) کون ہے۔	باب ۸
۴۷	زنان باردار اے مرد ہوشیار اگر وقت ولادت مار زائند ازاں بہتر بہ نزدیک مرد مند کہ فرزند ان ناہموار زائند	اے مرد ہوشیار۔ غفلت مندوں کے نظریں مالہ عورتیں نالائق بچہ جننے سے سانپ جنیں تو اچھا ہے۔	باب ۱۰
۴۸	ہر کہ با اہل خود وفانہ کشد نشود دوست روستے و دشمنند	از قطع جو شخص کہ اپنے عزیزوں کے ساتھ وفاداری نہیں کرتا وہ نہ تو دوست سمجھایاے گانہ عقلند۔	باب ۹
۴۹	آنگہ در رفاے خداے غرور بل۔ بیش ازاں باشد کہ در بند فطر نفس خویش۔ (بالغ است)	بنوع عجب نشان ایک ہے وہ یہ کہ اپنے خواہش کے پور کرنے میں جس قدر جدوجہد کرتا ہے	باب ۱۱

بیحد	اقوال	ترجمہ و حاصل	بیحد
	و ہر آنکہ در و این صفت موجودیت بہ نذر محققان بالغ نہ شمارندش۔	اُس سے زیادہ کوشش اللہ جل ثنا کو رضامند رکھنے میں کرے جس شخص میں یہ صفت موجود نہیں ہے وہ اہل تحقیق کے نزدیک بالغ نہیں از قطع	
۴۱	و اگر چہ سادہ را عقل و ادب نیست بہ تحقیقش نباید آدمی خواند	اگر چالیس سال کے آدمی کو عقل و ادب نہ ہو تو اُس کو حقیقت میں انسان نہ کہنا چاہئے۔ قطع	
۴۲	جو ان مردی و لطف ست آدمیت ہمیں نقش بیولا نے ہندار	اصلی انسانیت۔ جو ان مردی اور احسان کرنے ہی میں ہے۔ محض صورت بشری نہیں ہے۔	
۴۳	ہنر باید کہ صورت میتواں کرد بایواں ہادر آزش گف و ز نگار	کسی دیوار پر شکر گف و ز نگار سے صورت و شکل اتارنے کے لئے بھی عقل و رکار ہے۔	
۴۴	چو آنسان را نباشد فضل و مہلا چہ فرق از آدمی تا نقش دیوار	اگر انسان میں فضل و احسان نہ ہو تو اُس میں اور دیوار کے نقش میں کیا فرق ہے۔	

پہلے	اقوال	ترجمہ و اصل	پچھلے
۴۵	بدست آوردن دنیا ہزیمت یکے را اگر توانی دل بدست آر	اسباب کے جمع کرنے ہی میں ہزیمتی نہیں ہے۔ اگر ممکن ہو تو کسی کے دل کو اپنے قبضہ میں	باب ۱۱
۴۶	ہر کہ نام آزمودہ را کار بزرگ فرماید با آنکہ ندامت برو بنزدیک خردمند بخت عقل منسوب گردد۔	جو نام تجربہ کاروں سے بڑا بھاری کام لیتا ہے وہ آخر میں شرمندگی اٹھاتا ہے اور عقلمندوں کے پاس کم عقل کہلاتا ہے۔	باب ۱۲
۴۷	ندم ہوشمند روشن راے با فرومایہ کار ہائے خلیفہ بوریا با ف گرچہ با فہمت بنزدیش بکار گاہ حسیر	عقلمند و عالی دماغ آدمی گیند کو بڑے بڑے غدات نہیں دیتا اگرچہ پوریا بنے والے والا بھی بنے کا کام جانتا ہے مگر ریشم کے کارخانہ میں اس سے ریشم نہیں بنواتے	باب ۱۳
۴۸	شنوی ہر بندہ گیر خشم بسیار جورش کن دوش میازار اورا تو بدیم درم خسری آخ ذہد قدرت آفریدی	شنوی نوکر پر بہت غصہ اور ظلم نکرا اور اس کو دستا کیونکہ تو نے دس روپیہ دیکر خرا ہے لیکن اپنی قدرت سے تو اس کو پیدا نہیں کیا۔	باب ۱۴

سید	اقوال	ترجمہ و ماحصل	تذکرہ
	ایں حکم وغرور و خشم تا چند ہست از تو بزرگتر خداوند	یہ حکم اور غرور اور خشم کب تک خدا کے تعالیٰ تجھ سے بھی بڑا حاکم ہے۔	
۴۷۹	اے خوابہ ارسلان و آغوش فرماندہ خود کمن فراموش بزرگتر حسرتے در روز قیامت آن بود کہ بندہ صالح را بہشت برند و خداوند کارناخ را بدوزخ۔	اے لونڈی اور غلاموں کے سردار اپنے حاکم خدا کو نہ بھول۔ قیامت کے دن سب سے بڑی حسرت یہ ہوگی جب نیک بخت غلام کو بہشت میں پہنچا جائے گا اور بدکار آقا کو دوزخ میں۔	باب ۱۶
۴۸۰	قطع بر غلام کے طوع خدمت است خشم بے مدراں و دیو لگیر کہ نصبت بود بہ روز شمار بندہ آزاد و خواجہ در زنجیر	جس غلام پر تیری خدمت واجب ہے اُس پر بہت غصہ اور خفگی نکر۔ کیونکہ قیامت کے دن بڑی پیڑھی ہوگی جب غلام آزاد اور آقا گرفتار ہوگا۔	۴۷۹
۴۸۱	قطع بکار ہائے گراں مرد کار دیدہ فرست کہ شیر شذرہ در آرد زیر خرم کند	منہک اور اہم کاموں کی انجام دہی کے لئے آزمودہ کار آدمی کو بھیج اس لئے	باب ۱۶



صفحہ	اقوال	ترجمہ و حاصل	صفحہ
۴۸۲	جوان اگر چہ قوی بال و پیل تن باشد بجنگ دشمنش از ہول بگلدیند	کہ وہ دشمنانک شیر کو بھی کمند کے پھنڈے میں پھنسلے گا۔ جوان آدمی کتنا ہی قوی اور جسم ہو (تو بھی) دشمن کے لڑائی میں خوف کے مارے اس کے جوڑیل جاتے ہیں۔ لڑائی کی کیفیت جنگ آزمودہ ہی کو معلوم رہتی ہے جیسے کہ شروع کا مسئلہ عالم کو۔	باب خ ۱۷
۴۸۳	نبرد پیش مصاف آزمودہ معلوم است چنانکہ مسلہ شروع پیش دشمنند	از قطع	باب خ ۱۷
۴۸۴	از قطع مرد در ویش کہ باریتم فاقہ کشید بد در مرگ همانا کہ بسکبار آید	از قطع جو فقیر کہ فاقہ کی سختیاں اٹھایا ہو اہو اس کو موت کے دروازہ سے پار ہو جانا سہل ہو گا۔	باب خ ۱۸
۴۸۵	وانکہ در دولت و در نعمت آسائی ز مردنش زین ہمہ شک نیست کہ دشوار آید	اور جس نے کہ آرام اور دولت میں زندگی بسر کی ہو اس میں شک نہیں اس کو وہ سب چھوڑ کر مرنا مشکل ہو گا۔	باب خ ۱۹
۴۸۵	ہر آن دشمنی کہ باوے احسان گئی دوست گردد و مگر نفس را چندانک بداند	ہر ایسا دشمن جس کے ساتھ تو حسن کرتا ہے وہ دوست بن جاتا ہے	باب خ ۱۹

بیحد	اقوال	ترجمہ و حاصل	بیحد
	بیش گنی مخالفت زیادت کند۔	مگر نفس کی خاطر داری جتنی تو زیادہ کرتا جاتا ہے اتنی ہی وہ تجھ سے مخالفت زیادہ کرتا ہے۔	
	قطع	قطع	
۴۸۶	فرشتہ خوئے شود آدمی بہ کم خوردن دگر خورد چو بہایم بیوفتد جو جساد	کم کھانے سے آدمی فرشتہ خصلت بن جاتا ہے اگر جانوروں کی طرح کھا تو تجھ کے طرح پڑا رہے۔	باب ۱۹
۴۸۷	مراد ہر کہ براری مطیع امر تو گشت خلاف نفس کہ گردن کشد چو یافت	حس کی مراد تو بر لانا ہے وہ میرے حکم کا مطیع ہو جاتا ہے (مگر) نفس اس کے برعکس ہے کہ مراد پاتے ہی سرکشی کرتا ہے۔	۴۸۶
	بیت	بیت	
۴۸۸	کریمیاں را بدست اندر نرم نیت خداوندانِ نعمت را کرم نیت	بخشش کرنے والوں کے ہاتھیں روپیہ نہیں اور دولت مندوں کو۔ بخشش کرنے کا خیال نہیں۔	۴۸۷
	از قطع	از قطع	
۴۸۹	سورگرد آورد بہ تابستان تا فراغت بود زمستانش	چون نیاں گرمیوں میں سماں جمع کر لیتے ہیں تاکہ جاڑوں میں آرام کے	۴۸۸

بیاد	اقوال	ترجمہ و حاصل	پیشہ
۴۹۰	بیت خداوند مکننت بحق مشتغل پراگندہ روزی پراگندہ دل	ساتھ بسر کریں۔ بیت جس کے پاس روزانہ خوراک مہیا ہے ایسا خفص خدا کے عباد میں مشغول رہتا ہے۔ اور جس کے پاس نہیں ہے وہ پراگندہ دل ہوتا ہے۔	باب خ ۱۹
۴۹۱	رباعی اے بلبل بلند بانگ در باطن بیچ بے گوشہ چہ تدبیر گنی وقت بے بیچ	رباعی اے مثل ڈھول کے آواز دینے والے مگر اندر غالی جس وقت تو یہاں سے ملک عدم کی راہ لے گا اُس وقت تو شبہ بغیر کیا تدبیر کرے گا۔ اگر تجھ میں جو انمردی ہے تو دنیا سے طبع کا منہ نہ پھیر دے ہزار دانوں کی تسبیح کا ہاتھ سے پھیرنا بیچ ہے	یہ
۴۹۲	بیت تشنگاں را نماید اندر خواب ہمہ عالم بچشم چشمہ آب	بیت پیاسے کو خواب میں بھی کل دنیا بہتے ہوئے پانی کا چشمہ دکھائی دیتی ہے	یہ

ترجمہ و ماحصل	اقوال	نمبر
<p>جو شخص کہ خدا کی اطاعت میں دوسروں سے کم اور دولت میں سب سے بڑھا ہوا ہو ایسا شخص دیکھنے ہی میں تو نگر ہے مگر درحقیقت مفلس ہے</p> <p><b>فرد</b></p> <p>اگر کوئی بے وقوف تو نگر اپنے دولت کے غرور میں کسی عالم شخص کے ساتھ تکبرے بیش آئے تو اس کو گدھا ہی سمجھ خواہ وہ کتنا ہی بڑا امیر کیوں نہ ہو۔</p> <p>بخیل کا روپیہ اُس وقت باہر نکلتا ہے جب وہ مر جاتا ہے۔</p> <p><b>بیت</b></p> <p>ایک شخص بڑی محنت و کوشش سے دولت جمع کرتا ہے اور دوسرا اگر بلا محنت و مشقت اُس کو اڑا جاتا ہے۔</p> <p>پرکھنے والا ہی جانتا ہے کہ سونا کونسا</p>	<p>ہر کبطاعت از دیگران کست و بنعت بیش بصورت تو انگر است بمعنی درویش۔</p> <p><b>فرد</b></p> <p>گرے ہنر بہال کند کبر بر حکیم کون خورش شمار اگر کاو و غیر است</p> <p>سیم بخیل از خاک و قے بر آید کہ وے در خاک رود۔</p> <p><b>بیت</b></p> <p>برنج و سعی کے نعتے بچنگ آرد و گر کس آید و بے رنج و سعی برآرد</p> <p>محک داند کہ ز پریت و گدا داند</p>	<p>۴۹۳</p> <p>۴۹۴</p> <p>۴۹۵</p> <p>۴۹۶</p> <p>۴۹۷</p>

بیحد	اقوال	ترجمہ و حاصل	پہچان
۴۹۸	کرمک کیت۔ اگر ریگ بیا باں دُر شو چشم گدایاں پر شود۔	بے فقیہی جانتا ہے بخیل کون ہے جنگل کے ریتی کا ایک ایک کنکر موتی ہو جائے تو بھی منلوں کی نظر نہ بھرے گی۔	باب ع ۱۹
۴۹۹	شعر ویدہ اہل طمع بہ نعمت دنیا پُر نشود ہچمناں کہ پناہ بہ شبہم	جس طرح کہ شبہم کے بوندوں سے چشمہ بھر نہیں سکتا اُسی طرح لالچی کی آنکھ کو کل دنیا کی نعمت بھی ملے۔ تو بھی بھر نہیں سکتی۔	~ ~
۵۰۰	قطع سگے را اگر کلوغے بر سر آید ز شادی بر جد کاں استخوانیت	اگر کوئی شخص کٹے کے سر پر ڈھیلا پھینکتا ہے تو وہ اُس کو ہڈی سمجھ کر خوش ہوتا ہے۔	~ ~
۵۰۱	وگر نفثے دو کس بردوش گیرند لیم الطبع پندار کہ خوانیت	اگر دو شخص کسی نفس کو کا ندہ ہے پر لیجاتے ہوں تو لالچی اور بھوکا آدمی سمجھتا ہے کہ خوان ہے۔	~ ~
۵۰۲	شعر چوں سگ دژندہ گوشت یافت پیر کیں شتر صالح است یا غر و جال	جب دژندے کتے کو گوشت ملتا ہے تو وہ یہ نہیں خیال کرتا کہ وہ	~ ~

ترجمہ و حاصل	اقوال	تفسیر
<p>عالم دیغمبر کی اوشنی کا گوشت ہے یادِ جال کے گردے کا۔</p> <p><b>نرو</b></p> <p>جھوک سے عبادت کرنے کی قوت نہیں رہتی افلاس میں تقویٰ نہیں ہو سکتا</p> <p>جہاں پھول ہے وہاں کانٹا۔ جہاں شراب ہے وہاں نشہ بھی ہوگا</p> <p>جہاں خزانہ ہوتا ہے سانپ ہوتا ہی جہاں بیش قیمت موتی ہوتے</p> <p>ہے وہاں مردمِ خوار مگر بھی ہوتے ہیں عیش دنیا کہ لذت کیساتھ موت کا</p> <p>دغدغہ لگا ہوا ہے۔ اور بہشت کے آسائشوں کے ساتھ تکلیفوں کے</p> <p>دیوار کا سامنا۔</p> <p><b>از بہت</b></p> <p>خزانہ اور سانپ۔ پھول اور کانٹا راحت اور رنج ایک دوسرے</p> <p>کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔</p>	<p><b>نرو</b></p> <p>باگرسنگی قوت پر ہیز نساں افلاس عیاں از کف تقویٰ نساں</p> <p>ہر جا کہ گل است خار است و باختر خمار و بر سر گنج مار است و آنجا کہ دُشہوار</p> <p>است ہنگ مردمِ خوار۔</p> <p>لذتِ عیش دنیا را لذتِ اہلِ درپست و نعیمِ بہشت را دیوارِ سکارہ درپیش</p> <p><b>از بہت</b></p> <p>گنج و مار و گل و خار و خموشاوی ہم اند</p>	<p>۵۰۳</p> <p>۵۰۴</p> <p>۵۰۵</p>

پہلے	اقوال	ترجمہ و حاصل	پہلے
۵۰۶	<p>میت</p> <p>اگر خزانہ ہر قطرہ درخشے چو خرمسیرہ بازار و پیشدے</p> <p>قطع</p>	<p>میت</p> <p>اگر تریک اول موتی ہو جائے تو کوڑیوں کے طرح بازار موتیوں سے بھر جائے گا</p> <p>قطع</p>	
۵۰۷	<p>مکن زگر و دش گیتی شکایت اے درویش کہ تیرہ بختی اگر ہمبریں نسق مروی</p>	<p>اے درویش و زمانہ کی گردش سے آزرده ہو کر اس کی شکایت نہ کر کیونکہ اگر اس حالت میں مر جائے گا تو قبر میں تیری بڑی بڑی گت ہوگی۔</p>	
۵۰۸	<p>تو انگر اچو دل و دست کارانت ہست بخور بخیش کہ دنیا و آخرت بروی</p>	<p>اے تو فکر؟ اگر تیرے دل کے موافق تجھ میں دماغی اور جسمانی قوت موجود ہے تو تو اس دولت سے فائدہ اٹھا خیرات کر۔ تاکہ دین و دنیا دونوں تجھ کو حاصل ہوں۔</p>	
۵۰۹	<p>از نظم</p> <p>تو انگر ایں را وقفست تذرو ہمانی ز کواۃ و فطرۃ و اعیان و ہدی و قربانی</p>	<p>از نظم</p> <p>خدا کی راہ میں دنیا نذر داکر نامہاں نوازی کرتا۔ آمدنی کا چالیسواں حصہ خیرات دینا۔ عیدیں کا مدد دینا۔</p>	

تہجد	اقوال	ترجمہ و حاصل	پہچان
	<hr/>	<p>غلاموں کو آزاد کرنا قربانی کا جانور  کعبہ شریف کو بھیجا۔ قربانی کرنا۔  یہ امور تو نگہروں کے عین فرائض ہیں۔</p> <hr/>	



پہلا باب	ترجمہ و حاصل	اقوال	پہلا باب
	<p><b>آٹھواں باب</b>  صحت کے آداب مجھے نہیں  مال زندگی کو آرام سے بسر کرنے  کے لئے ہے مگر زندگی مال  جمع کرنے کے لئے نہیں ہے  نیکیت وہ ہے جس نے کھایا  پیانا اور آئندہ کے لئے بویا۔ اور  بدنیت وہ ہے جو مر گیا اور چھوڑ گیا</p> <p><b>بیت</b></p>	<p><b>باب ہفتم</b>  در آداب صحت  مال از بہر تسلیش است نہ مخراز  بہر گرد و گردن مال۔</p> <p>نیکیت آنکہ خورد و کشت و بدنیت  آنکہ مرد و دہشت</p> <p><b>بیت</b></p>	<p>۵۱۰  ۵۱۱  ۵۱۲</p>
<p>۵۱۳</p>	<p>اُس نالایق کے جنازہ پر نماز نہ  پڑھ جس نے اپنی ساری عمر مال  جمع کرنے میں بسر کی اور خود  کچھ نہ کھایا۔ <b>قطع</b></p> <p>جو شخص کہ اپنی دولت سے نیکی نہیں  کرتا وہ آخر میں اُس دولت ہی کے</p>	<p>کمر نماز برکن پیکس کہ هیچ نکرد  کہ عمر در سر تعلیل مال کرد و خورد</p> <p><b>قطع</b></p> <p>آنکس کہ بدنیار و درم خیر نداشت  سر عاقبت اندر سر و نیار و درم کرد</p>	<p>۵۱۳</p>

ترجمہ و حاصل	اقوال	نمبر
خیال میں اپنے کو ہلاک کر ڈالنا ہے اگر تو چاہتا ہے کہ دولت دنیا اور عاقبت سے فائدہ اٹھائے تو خلق پر دیسا ہی احسان کر جیسا کہ خدا تعالیٰ تجہیز احسان کیا ہے۔ قطع	خواہی کہ متمتع شوی از دنیا و عقیقی با خلق کر کم کن چو خدا با تو کر کم کرد	۵۱۳
خدا کا شکر کر کہ اُس نے تجھے نیکی کرنے کی توفیق عطا کی اور اپنے فضل و مہربانی کے انعام سے تجھے محروم نہیں رکھا۔	شکرِ خدا کے کن کہ موفق شدی بخیر ز انعام و فضل او نہ معطل گشت	۵۱۵
یہ احسان نہ رکھ کر میں بادشاہ کی خدمت کہہ تا ہوں بلکہ اس کا احسان مان کہ اُس نے تجھے خدمت میں رکھا۔	منت منہ کہ خدمت سلطان ہی گئی منت شناس از د کہ بخدمت بدست	۵۱۶
دو قسم کے لوگ بیفائدہ رنج اٹھاتے ہیں اور بیفائدہ کوشش کرتے ہیں۔ ایک وہ جو مال جمع کرتے ہیں اور نہیں کھاتے۔ اور دوسرے وہ جو علم پڑھتے ہیں اور	دو کس رنج بیہودہ بردند و سعی بیفاید کردند۔ یکے آنکہ اندوخت و نخورد دو کیر آنکہ آموخت و نکرد۔	۵۱۷

سید	اقوال	ترجمہ و حاصل	باب
۵۱۸	<p>شنوی</p> <p>علم چند آنکہ بیشتر خوانی چوں عمل در تونیت نادانی نه محقق بود نه دانشمند چار پائے برو کتاب بے چند</p>	<p>اُس پر عمل نہیں کرتے۔</p> <p>شنوی</p> <p>تو کتنا ہی زیادہ علم کیوں نہ پڑھا ہو جب تجھ میں عمل نہیں تو نادان ہی ہے ایسا شخص نہ محقق ہوتا ہے نہ دانا بلکہ مثل اُس چوپائے کے ہے جس پر چند کتابیں لدے ہوئے ہوں</p>	باب ۳۲
۵۱۹	<p>علم از بہر دین پروردن ست نہ از بہر دنیا خوردن۔</p>	<p>علم محض شکم پروری اور دنیا حاصل کرنے کے لئے نہیں بلکہ دین کے ہنگامی کے لئے ہے۔</p>	باب ۳۲
۵۲۰	<p>ہر گہ پرہیز و علم وز ہد فروخت خریدے گرد کرد و پاک بسوخت</p>	<p>بیت</p> <p>جس نے پارسائی اور علم اور زہد کھلنے کے لئے صرف کیا۔ اُس نے گویا خرمن جمع کیا اور سب جلادیا۔</p>	۵۱۹
۵۲۱	<p>عالم ناپیرمیزگار کو ریشعلہ وارست</p>	<p>پند</p> <p>باوجود عالم ہونے کے اپنے من مانی کام کرنے والا شخص مثل اندھے</p>	باب ۳۵

بیہ	اقوال	ترجمہ و حاصل	بیہ
۵۲۲	بیگانہ ہر کہ عمر در باخت چیرے خرید و زربینداخت	منشعلی کے ہے۔ بیت جس نے اپنی عمر بیگانہ داکاموں میں (رایگاں کر دی وہ ایسا ہے کہ روپیہ تو صرف کر دیا مگر خرید کچھ نہیں	باب خ ۵
۵۲۳	ملک از خرد منداں جمال گیرد ودین از پرہیز گاران کمال یا بد	ملک کی رونق عقلمندوں سے ہوتی ہے اور دین پرہیز گاروں سے کمال کے درجہ پر پہنچتا ہے	باب خ ۶
۵۲۴	بادشاہاں بہ نصیحت خرد منداں ازاں محتاج تراند کہ خرد منداں بہ قربت بادشاہاں۔	عقلمند لوگ بادشاہوں کے قربت کے جتنے محتاج ہوتے ہیں بادشاہ اُس سے زیادہ عقلمند کی نصیحت کے محتاج ہیں۔	باب خ ۷
۵۲۵	از قطع جُز خرد مند مفرما عمل گرچہ عمل کار خرد مندیست	اگرچہ (ملازمت) عقلمندوں کا کام نہیں ہے تاہم عقلمند کے سوا کسی کو خدمات پر مامور نہ کر۔	باب خ ۸
۵۲۶	سہ چیز پے سہ چیز یادار نماند مال بے تجارت و علم پے محبت	تین چیزیں تین چیزوں کے بغیر قائم نہیں رہ سکتے۔ مال بغیر	باب خ ۹

ترجمہ و حاصل	اقوال	صفحہ
تجارت کے۔ علم بغیر بحث کے اور ملک بغیر حکومت کے۔ <b>قطع</b>	دولت بے سیاست۔ <b>قطع</b>	
کبھی مہربانی اور خوش خلقی اور نرمی سے بھی بات کیا کر تو ممکن ہے کہ تو کسی کے دل کو قابو میں لاسکے۔ کبھی غصہ بھی کیا کر (اس لئے کہ) مہری کے سو کوڑے کبھی کبھی وہ کام نہیں دیتے جو اندرائیں کا پھل کام دیتا ہے۔	وقتے بلطف گوئے و مدار او بروی باشد کہ در کند قبول آوری وے وقتے بغیر گوئے کہ صد کوڑہ نبات کہ گہ چنان بکار نیاید کہ حنظل	۵۲۷
بدوں پر رحم کرنا (گویا) انیکوں پر ظلم کرنا ہے۔ اور ظالموں کے۔ (قصور کو) معاف کرنا (گویا) مطلوب پرستم کرنا ہے۔	رحم آوردن بر بد است بر نیکان و عفو کردن از ظالمان جو رست بر درویشان۔	۵۲۸
<b>بیت</b> محب تو بدکار کی جانب داری کریگا اور اس پر مہربان رہے گا تو دو تیرے دولت کو شکر تے کے لگاہ سے دیکھے گا۔	<b>بیت</b> غیث را چو تہد کنی و بنوازی بدولت تو لگہ میکند با بنوازی	۵۲۹

ترجمہ و اصل	اقوال	پید
<p>باب ۹ خ</p> <p>بادشاہوں کی دوستی پر بھروسہ نکرنا چاہئے اور نہ ٹوکوں کی خوش آوازی پر کیونکہ وہ ایک ادنیٰ خیال کے ساتھ بدل جائے گی اور یہ ایک خواب سے متغیر ہو جائے گی۔</p>	<p>۵۳۰</p> <p>بر دوستی بادشاہاں اعتماد نہ توں کرو و بر آواز خوش کو دکان کہ ایس بنیالے مبدل شود و آن خوابے متغیر گردد۔</p>	
<p>باب ۱۰ خ</p> <p>جس راز کو تو مخفی رکھا چاہتا ہے اُس کو کسی سے نہ کہ اگرچہ دوست خالص کیوں نہ ہو کیا معلوم کہ وہ کسی وقت دشمن ہو جائے۔</p>	<p>۵۳۱</p> <p>ہر آن سرے کہ داری بادوست در میاں منہ اگرچہ دوست مخلص باشد چہ دانی کہ وقتے دشمن گردد۔</p>	
<p>باب ۱۱ خ</p> <p>جو بُرائی تو دشمن کو پہنچا سکتا ہے مت پہنچا کیونکہ ممکن ہے کہ کسی روز وہ دوست ہو جائے۔</p>	<p>۵۳۲</p> <p>ہرگز نہ سے کہ توانی بد دشمن مرسان کہ باشد کہ روزے دوست گردد۔</p>	
<p>باب ۱۲ خ</p> <p>جس راز کو تو مخفی رکھا چاہتا ہے اُس کو کسی سے نہ کہ اگرچہ دوست کیوں نہ ہو کیونکہ اُس دوست کے بھی دوست ہوں گے۔</p>	<p>۵۳۳</p> <p>راز سے کہ نہاں خواہی باسچ کس گوئے اگرچہ دوست مخلص باشد کہ مرآن دوست رانیز و ستاں باشند</p>	
قطع	قطع	

صفحہ نمبر	ترجمہ و حاصل	اقوال	صفحہ نمبر
باب ۱۰ ح ۱۰	اپنے دل کی بات کسی سے کہہ کر اُس کو اُس کے اور کسی کو کہنے سے منع کرنا اُس سے بہتر ہے کہ خاموش رہنا۔	خاموشی بہ کہ ضمیر دل خویش باکے گفتن و گفتن کہ لگوئے	۵۳۴
	اے سلیم چشمہ کے منہ ہی کو بند کر دے تاکہ پانی نہ آسکے کیونکہ جب وہ بھر جائے گا تو بند نہیں کیا جاسکے گا۔	اے سلیم آب ز سر چشمہ ببند کہ چو پر شد نتوان بستن جوئے	۵۳۵
	جو بات کہ مجلس میں کہنے کے لائق نہیں ہے۔ اُس کو پوشیدہ بھی نہیں کہنا چاہئے۔	سخنے در نہاں نباید گفت کہ بہر انجن شاید گفت	۵۳۶
باب ۱۱ ح ۱۱	جو کمزور دشمن کہ تابع ہو جائے اور دوستی ظاہر کرے اُس سے اُس کا مقصد بجز اِس کے اور کچھ نہیں ہوتا کہ قوی دشمن بنے۔	دشمن ضعیف کہ در طاعت آید و دوستی نماید معقود و دے خبر این نیت کہ دشمن قوی گردد۔	۵۳۷
باب ۱۲ ح ۱۲	جو شخص کہ ادنیٰ دشمن کو حقیر مانتا ہے وہ ایسا ہے کہ ذرا سی آگ کو	ہر کہ دشمن کو چمک را حقیر شمار و بداند ماند کہ آتش اندک را ہل گیزارد	۵۳۸

بیحد	اقوال	ترجمہ و حاصل	تفسیر
۵۳۹	امروز بکُش چو میتواں کشت کالتش چو بلند شد جہاں نخواست	(کچھ خیال نیکر کے) سلگنے دیتا ہے۔ <b>قَطع</b> جب بجھا سکتا ہے تو آج بھجادی (کیونکہ) جب آگ بھڑک اٹھیں گی تو جہان کو جلا دے گی۔	باب ۱۱
۵۴۰	مگذار کہ زہ کند کسان را دشمن کہ بہ تیر میتواں د وخت	جس دشمن کو تو تیر سے مار سکتا ہے اُسے کسان کے کھینچنے تک مہلت نہ دے۔	باب ۱۱
۵۴۱	سخن در میاں دو دشمن نپاں گو کہ اگر دوست گرد نہ شرم زدہ نباشی	دو دشمنوں میں بات ایسی کہہ کہ اگر دوست ہو جائیں تو تو شرمندہ نہ ہو سکے	باب ۱۲
۵۴۲	<b>مثنوی</b> میان دو کس جنگ چوں آتش است سخن میں بد بخت ہیزم کشت است	<b>مثنوی</b> دو شخصوں میں لڑائی مثل آگ کے ہے (اور) جھگڑو بد بخت لکڑیاں ڈالنے والا ہے۔	باب ۱۳
۵۴۳	کند آیں و آں خوش و گربارہ دل و سلازمیاں کو رنجت و نخل	یہ اور وہ (دونوں) پھر صلح کر لیں گے تو وہ (یعنی جھگڑو) ان میں نادام اور شرمندہ رہے گا۔	باب ۱۳
۵۴۴	میان دو تن آتش افروختن	دو آدمیوں میں آگ لگانا یعنی	باب ۱۳



ردیف	اقوال	ترجمہ و ماحصل	تفصیل
	نہ عقلت خود در میان سوختن	دشمنی پیدا کرنا اور آپ اس میں ملنا دانی نہیں ہے۔ <b>قطر</b>	
۵۴۴	درخت باد و ستاں آہستہ باش	دوستوں سے بھی آہستہ باتیں	باب ۱۲
۵۴۵	تا ندارد دشمن خو غوار گوشش	کرایا نہ ہو کہ خو غوار دشمن سنا ہو	
۵۴۶	پیش دیوار انچه گوئی ہوشدار	دیوار کے نزدیک بھی جو کچھ کہنا ہو	
	تا نباشد در پس دیوار گوشش	سوچ سمجھ کر کہ ایسا نہ ہو کہ دیوار کے سمجھے کوئی سنا ہو	
۵۴۷	ہر کہ بادشماں صلح میکند سزاوار	جو شخص کہ دشمن سے صلح کرتا ہو	باب ۱۳
	دوستاں دار۔	وہ دوستوں کے ستانے کا خیال رکھتا ہے۔	
	<b>بیت</b>	<b>بیت</b>	
۵۴۷	بشو اے خردمند زان دوست دست	اے دانشمند اس دوست	
	کہ بادشماں ت بود ہم نشین	سے ہاتھ دجو جویرے دشمنوں کے پاس بیٹھتا ہے۔	
۵۴۸	چوں درامضی کا رے متردد	جب کسی کام کے کرنے میں	باب ۱۴
	باشی آن طرف اختیار کن کہ بے آزار	تجھے پس و پیش ہو تو وہ پہلو	
	تو بر آید۔	اختیار کر جس سے تجھے اذیت	

بیٹے	اقوال	ترجمہ و حاصل	بیٹے
۵۴۹	بیت بامردم سہل گوئے دشوار گوئے	یا نقصان نہ پہنچے۔ بیت نرمی اور عاجزی سے بات کرنے والوں کے ساتھ سخت کلامی نہ کر۔	باب ۱۴ ح
۵۵۰	بیت با آنکہ در صلح زند جنگ مجوئے	جو شخص کہ صلح کا دروازہ کھٹکتا ہے اُس سے نہ لڑ۔	۵۵۰
۵۵۱	بیت تا کار بزر بری آید جان در قطر انگدن نشاید۔	جب تک کہ کام رو پیسے لگے جان کو خطرہ میں نہ ڈال۔	۵۵۱
۵۵۲	بیت چو دست از ہمتہ میلے در گشت حلال ست ہروں بشیر دست	بیت جب تمام تدبیروں سے ہاتھ رگنائی تو اُس وقت تلوار پر ہاتھ لیجانا روا ہے۔	۵۵۲
۵۵۳	بیت بر غر دشمن رسم مکن کہ اگر قاد شود بر تو بنشاید۔	دشمن کے عاجزی پر رحم نہ کر اس لئے اگر وہ قابو پا جائے گا تو تیرے اد پر رحم نہیں کرے گا۔	باب ۱۵ ح
۵۵۴	بیت دشمن چو مینی نا تو اں لاف از بروت خود مزن۔	بیت جب تو دشمن کو کمزور دیکھے تو اپنے موحیوں پر تار و دیکر شہنی نہ مار۔	۵۵۴

صفحہ	اقوال	ترجمہ و حاصل	صفحہ
۵۵۵	مغزیت در ہر استخوان مردیت در ہر پیر ہن -	ہر ہڈی میں مغز اور ہر لباس میں آدمی ہوتا ہے ۔	باب ۱۵۷
۵۵۶	ہر کہ بدے را بکشد خلق را از بلائی وے بر ہاندو وے را از عذاب خداے -	جو شخص کہ کسی بدکار کو مارتا ہے وہ خلقت کو ایک بڑی بلا سے چھڑاتا ہے اور اس کو خدا کے عذاب سے ۔	باب ۱۶۷
۵۵۷	پسندیدت بخشایش ولیکن منہ بر ریش خلق آزار مرہم	رحم کرنا اچھا ہے مگر ظالم کے زخم پر مرہم نہ لگا ۔	۵۵۷
۵۵۸	ندانت آکہ رحمت کرد بر مار کہ آن ظلمت بر فرزند آدم	جس شخص نے کہ سانپ پر رحم کیا وہ یہ نہ سمجھا کہ (ایسا کرنا) اولاد آدم پر ظلم کرنا ہے ۔	۵۵۸
۵۵۹	نصیحت از دشمن پذیرفتن خطاست ولیکن شنیدن رواست کہ بخلاف آن کار کنی عین مہابست -	دشمن کی نصیحت ماننی خطا ہے لیکن سننا روا ہے تاکہ اس کے خلاف عمل کرے جو بہت اچھا ہے ۔	باب ۱۶۸
۵۶۰	مذکر کن زانچہ دشمن گوید "آں کن"	جس کام کے کرنے کو دشمن مثنوی	۵۶۰

ترجمہ و اصل	اقوال	یہ
<p>کہے اُس سے بچ ورنہ تجھ کو افسوس کرنا اور نقصان اٹھانا پڑیگا اگر وہ تجھے دامنے جانب کو بیدار راستہ بتائے تو تو اس کے ساتھ اور بائیں ہاتھ کا راستہ لے۔</p>	<p>کہ برزائوزنی دست تغابن گرت را ہے نماید راست چون ازاں برگرد و راه درست چپ گیر</p>	
<p>مد سے زیادہ غصہ وحشت پیدا کرتا ہے۔ اور بے موقع مہربانی رعب و دہشت کھودیتی ہے۔</p>	<p>ختم میش از مد گرفتن وحشت آرد و لطف بے وقت ہیبت ببرد۔</p>	۵۶۱
<p>نہ اتنی سختی کر کہ تجھ سے (لوگ) بیزار ہو جائیں نہ اتنی نرمی کر کہ دلیر بن جائیں</p>	<p>نچندان درشتی کن کہ از تو سیر گردند نہ چندان نرمی کہ بر تو دلیر</p>	۵۶۲
<p><b>مثنوی</b> سختی اور نرمی ملی ملی اچھی ہے مثل فساد کے کہ دوزخ میں بھی لگاتا ہے اور مریم بھی رکھتا ہے۔</p>	<p><b>مثنوی</b> درشتی و نرمی ہم در بہ است چو رگ زن کہ جراحت و مرہم بہ است</p>	۵۶۳
<p>عقل مند آدمی سختی بہت نہیں کرتا نہ اتنی نرمی کرتا ہے کہ اپنی قدر گھٹ جائے۔</p>	<p>درشتی نگیر و خردمند بیش بستی کہ نازل کند قدر خویش</p>	۵۶۴
<p>نہ وہ اپنے کو بہت بڑھاتا ہے</p>	<p>نہ مرغیشتن را افزونی ہند</p>	

بیعت	اقوال	ترجمہ و حاصل	بیعت
۵۶۵	نہ یکبار تن در بندت و ہر دو کس دشمن ملک و دیں اند بادشاہ بے علم و زاہد بے علم -	نہ بالکل اپنے کو عاجز بھی بناؤ الٹا ہو۔ دو شخص ملک اور دین کے دشمن ہیں۔ بے علم بادشاہ اور بے علم زاہد۔	باب ۱۹ ح
۵۶۶	بیت بر سر ملک مباداں ملک فرماندہ کہ خدارا بنو بندہ فداں بردار	بیت وہ بادشاہ ملک کا فرماں روا نہ ہو جو خدا کا فرماں بردار بندہ نہ ہو	باب ۲۰ ح
۵۶۷	بادشاہ را باید کہ خشم بردشمنان تا حدی نراند کہ دوستان را اعتماد نماند۔ آتش خشم اول در فدا و ند خشم افتد۔ پس آنگہ زمانہ بخشم رسد یا نرسد۔	بادشاہ کو چاہئے کہ رعایا پر غصہ اس حد تک کرے کہ دوستوں کو (اس پر) اعتماد رہے۔ (کیونکہ) غصہ کی آگ پہلے خود لوگوں ہی میں لگتی ہے اس کے بعد کہیں دشمن تک پہنچتی ہے یا نہیں بھی پہنچتی۔	باب ۲۰ ح
۵۶۸	از شنوی نشا بد بنی آدم خاک زاد کہ دیر گزند کبر و تندی و باد	از شنوی خاک سے پیدا شدہ آدمی کو نچاہئے کہ دماغ میں غرور اور تیزی رہے۔	باب ۲۰ ح

بیحد	اقوال	ترجمہ و حاصل	بیحد
۵۶۹	بدخوئے بدست دشمنے گرفتار کہ ہر جا کہ رود از چنگِ عقوبت او خلاص نیاید۔	بدخو آدمی ایک ایسے دشمن کے ہاتھ میں گرفتار ہے کہ جہاں کہیں جاتا ہے اُس کے عذاب کے پنجہ سے رہائی نہیں پاتا۔	باب ۲۱ ح
۵۷۰	بیت اگر ز دست جفا بر فلک رود بدخو ز دست خوے بد خویش در بلا باشد	بیت اگر بدخلت آدمی بلا کی وجہ سے آسمان پر جائے تو بھی وہ اپنے بدخوئی کے ہاتھ سے بلا ہی میں مبتلا رہتا ہے۔	باب ۲۲ ح
۵۷۱	برو باد و ستاں آسودہ بنشیں چو بینی در میان دشمنان جنگ	بیت جب تو دشمنوں میں لڑائی دیکھے تو جا اور اپنے دوستوں کے ساتھ آرام سے بیٹھ۔	باب ۲۲ ح
۵۷۲	وگر بینی کہ با ہم یک زبانند کماں رازہ کن و بر بارہ برنگ	بیت اگر تو جانتا ہے کہ وہ آپس میں متفق ہیں تو کمان کو چلے چڑھا اور فصیل پر نشانہ لگا یعنی اپنی محافظت کر۔	باب ۲۳ ح
۵۷۲	دشمن چو از ہمہ جیلے فروماند	بیت جب دشمن سب طرح سے	باب ۲۳ ح

بیحد	اقوال	ترجمہ و حاصل	بیحد
	دوستی بہ جنبا نہ آنگہ بد دوستی کا کار کند کہ پیچ دشمن نتواند کرد۔	تھک جاتا ہے تو دوستی جتنا ہے اور دوستی میں ایسے کام کرتا ہے کہ کوئی دشمن بھی نہیں کر سکتا۔	
۵۷۳	سرمایہ بہ دست دشمن بکوب کہ از احدی الحسین خالی نباشد اگر دشمن غالب آمد مارگشتی و گرنہ از دشمن برستی۔	سانپ کا سر دشمن کے ہاتھ سے کچلواتا کہ دو مصلحتوں میں سے ایک بھی خالی نہ جائے اگر دشمن غالب آگیا تو گویا تو نے سانپ کو مار ڈالا اگر سانپ غالب آیا تو دشمن سے نجات ملی۔	باب ۲۲
۵۷۴	بیت ہر روز معرکہ ایمن مشور خضم ضعیف کہ مغر شیر بر آرد چو دل ز جان بروت	بیت لڑائی کے موقع میں کمزور دشمن سے بے خوف نہ رہو کیونکہ جب وہ جان سے ناامید ہو جائے گا تو شیر کا مغر نکال لیگا	
۵۷۵	خبر کے کہ دانی کہ دل بیزار دو تو خاموش باش۔ تا دیگر سے بیارد	جس خبر کو تو جانتا ہے کہ اس سے کسی کے دل کو بیچ پیچے گا۔	باب ۲۲

پہلے	اقوال	ترجمہ و ماحصل	پہلے
		تو خاموش رہ جب تک کہ کوئی اور شخص اس کو بیان کرے۔	
۵۷۶	بیت بلبل مژدہ بہار بیا ر خبر بد بہ بومِ شوم گزار	بیت اے بلبل تو بہار کی خوشخبری لا۔ بڑی خبر اتوکے لئے چھوڑ دے۔	باب ۲۳
۵۷۷	بادشاہ را بر خیانت کے واقف مگرداں مگر آنکہ کہ بر قبولِ کلیِ دانت باشی و گرد نہ در ہاکِ خود میگوشتی۔	بادشاہ کو کسی کے چوری سے اگاہ نہ کر اگر اس وقت جبکہ بادشاہ کو تیری بات مان لینے کا تھک پورا پورا بھروسہ ہو ورنہ تو خود اپنے ہلاکت کا باعث ہوگا۔	باب ۲۵
۵۷۸	نظم بسج سخن گفتن انگاہ کن چو دانی کہ در کار گیر و سخن کماست در نفسِ انسان سخن تو خود را بقدرِ ناقص کن	نظم بات کرنے کا ارادہ اس وقت کر جب تو جانے کہ بات کا اثر ہوگا بات ہی سے انسان کی بزرگی ہے اسلئے بات کر کے اپنی وقع نہ کہو۔	
۵۷۹	فربِ دشمن مخور و غور مداحِ مخر کہ ایں دایم رزقِ نہادہ است و آں	دشمن کے فریب میں نہ آئے خوشامد کرنے والوں کی جھوٹی تعریف کا	باب ۲۷



پہ	اقوال	ترجمہ و حاصل	پہ
	<p>دامن طمع کشا وہ -</p> <p>۵۸۰</p> <p>امتنق راستايش خوش آيد چوں لاشه که در کعبش دمس فر نماید -</p> <p>قطع</p>	<p>گاہک نہ بن کیونکہ وہ تو مکر کا جال بچایا ہے اور یہ طمع کا منہ کھولتا ہے -</p> <p>۵۸۱</p> <p>الاتا نشوی مدح سخن گوئے کہ اندک مایہ نفعی از تو دارو</p> <p>قطع</p>	
<p>باب ۲۷ خ</p>	<p>۵۸۲</p> <p>مشکم راتا کے عیب نگیر و بخش صلاح نہ پذیرد -</p> <p>بیت</p>	<p>خبردار کبھی شاعر کی تعریف نہ سن کیونکہ اس کو تجھ سے کچھ نفع مل کرنے کی امید رہتی ہے -</p> <p>۵۸۳</p> <p>اگر تو کسی دن اس کی مراد پوری نکرے گا تو وہ تیرے دوستوں سے زیادہ عیب گن دیگا -</p> <p>بیت</p>	<p>باب ۲۸ خ</p>
	<p>بیت</p>	<p>بیت</p>	

بیگ	اقوال	ترجمہ و حاصل	بیگ
۵۸۳	مشو غزہ بر حسن گفتار خویش بہ تحسین ناداں و پندار خویش	نادان کے سراسر اٹھنے اور اپنے ذاتی سمجھ سے اپنے کلام کی خوبی پر نہ پھول۔	باب ۲۸
۵۸۴	ہمہ کس را عقل خود کمال نماید و فرزند خود بخیال۔	سب کو اپنی عقل ٹھیک اور اپنا لڑکا خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔	باب ۲۹
۵۸۵	دو آدمی بر سفرہ بخورند و دو سنگ بر مردار سے بہم بسر نہرند۔	دو آدمی ایک دسترخوان پر کھا لیتے ہیں مگر دو کتے ایک مردار کو مل جل کر نہیں کھا سکتے۔	باب ۳۰
۵۸۶	حرّیں بہ جہانے گرد است و قانع بنانے سیر۔	لابی دنیا بھر کا بھوکا ہے اور قانع ایک روٹی سے سیر ہو جاتا ہے۔	یہ
۵۸۷	درویشی بہ قناعت بہ از تو بگری بہ بضاعۃ۔	مال والی دولت مندی سے قناعت والی فقری اچھی۔	یہ
	بیت	بیت	
۵۸۸	رودہ تنگ بیک گروہ نان پر گردد نعمت روئے زمین پر کند بدو تنگ	تنگ آنت ایک روٹی سے بھر جانی ہے لیکن تنگ آنکھ کو روئے زمین کی نعمت بھی نہیں بھر سکتی۔	یہ
	مثنوی	مثنوی	
۵۸۹	پدر چوں دو عمرش منقص گشت	جب باپ کے عمر کا زمانہ پورا	یہ

صفحہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	صفحہ
	مرا میں یک نصیحت کرد و بگذشت	ہو گیا تو اس نے مجھے یہ ایک نصیحت کی اور مر گیا۔	
	کہ شہوت آتش است ازوے پرہیز بخود بر آتش دوزخ مکن تمیز۔ در آن آتش نداری طاقت سوز بہ مہر آبلے بریں آتش زن امروز	شہوت آگ ہے اس سے بچ اپنے او پر دوزخ کی آگ نہ بھڑکا تو اس آگ میں جلنے کی تاب نہیں لاسکتا آج مہر کا پانی اس آگ پر ڈال۔	
۵۹۰	ہر کہ در حال توانائی نیکی نکند در وقت ناتوانی سختی بیند	جو کوئی توانائی (مقدور) کے حالت میں کسی کے ساتھ نیکی نہیں کرتا وہ کمزوری (مغلسی) کے دن سختی اٹھاتا ہے۔	باب ۳۱ خ
	بیت	بیت	
۵۹۱	بداخت ترا از مردم آزار نیت کہ روز مصیبت کش یا نیت	لوگوں کو ستلنے والے سے بڑھ کر کوئی بد نصیب نہیں۔ کیونکہ تکلیف و مصیبت کے زمانہ میں کوئی اس کا مددگار نہیں ہوتا۔	باب ۳۱ خ
۵۹۲	ہر چہ رود بر آید دیر ناپاید۔	جو چیز عید حاصل ہوتی ہے وہ دیر تک نہیں رہتی۔	باب ۳۲ خ

صفحہ نمبر	اقوال	ترجمہ و حاصل	صفحہ نمبر
۵۹۳	از قطع مرنگ از بیضہ بروں آید و روزی طلبد آدمی زادہ ندارد خبر و عقل و تمیز	از قطع پرندے کا بچہ اندے سے نکلتے ہی روزی دھونڈتا ہے۔ آدمی کا بچہ (تو اس وقت) عقل و تمیز کی خبر تک نہیں رکھتا۔	۳۲ ح باب
۵۹۴	آنگینہ ہمہ جا مینی از ان قدش نیست	کلج کا کمرہ ہر جگہ ملتا ہے اسلئے اس کی عزت نہیں۔	۳۲ ح باب
۵۹۵	لعل و شوار بست آید از انست عزیز	لعل مشکل سے ہاتھ آتا ہے اسی سبب سے اس کی قدر	۳۳ ح باب
۵۹۶	کار بالہ صبر بر آید و مستعمل بسر آید	صبر سے (بڑے بڑے) کام تکیل پاتے ہیں اور جلد باز کر کے بل کرتا ہے۔	۳۳ ح باب
۵۹۷	از مثنوی سمند باد پا از تک فرو ماند شتر باں بچیاں آہستہ می راند	از مثنوی تیز رفتار گھوڑا دوڑنے سے تھک کر رہ جاتا ہے۔ شتر باں یکساں آہستہ آہستہ منزل میں طے کئے پلا جاتا ہے۔	۳۳ ح باب
۵۹۸	نادان را بہ از خاموشی نیست	نادان کے حق میں خاموشی بیٹھنے	۳۳ ح باب

پہلے	اقوال	ترجمہ و حاصل	پہلے
	<p>و اگر میں مصیبت بدانتی نادان بود</p> <p>قطع</p>	<p>سے بہتر کوئی بات نہیں اگر وہ یہ</p> <p>مصیبت بانتا تو نادان نہ ہوتا</p> <p>قطع</p>	
۵۹۹	<p>چون نداری کمال فضل آں بہ</p> <p>کہ زباں در دہاں نگہداری</p> <p>آدمی را زباں فضیلت کند</p> <p>جوز بے مغز را بیکاری</p> <p>قطع</p>	<p>جب تو بزرگی کا کمال نہیں رکھتا</p> <p>تو بھی بہتر ہے کہ اپنی زباں کو منہ</p> <p>میں روکے رکھے۔</p> <p>زبان ہی آدمی کو ذلیل اور</p> <p>خوار کر دیتی ہے (جیسے) جوز</p> <p>بے مغز کو اسٹس کا ہلکا پن۔</p> <p>قطع</p>	
۶۰۰	<p>نیاموزد بہایم از تو گفتار</p> <p>تو خاموشی بیاموز از بہائیم</p> <p>قطع</p>	<p>چو پائے تجھ سے بات چیت</p> <p>کرنا نہیں سیکھ سکیں گے۔</p> <p>(مگر) تو چار پایوں ہی سے خاموشی</p> <p>سیکھ لے۔</p> <p>مثنوی</p>	
۶۰۱	<p>ہر کہ تاقل نہ کند در جواب</p> <p>بیشتر آید سخنش نامواب</p> <p>مثنوی</p>	<p>جو کوئی جواب کے دینے</p> <p>میں نہیں سوچتا اس کی بات</p> <p>اکثر درست نہیں ہوتی۔</p>	

بیبا	اقوال	ترجمہ و حاصل	صفحہ
۶۰۲	یاسمن آراسے چو مردم بہوش یا بنشین پچو بہایم خموش	یا سمجھدار آدمیوں کی سی بات کر یا چوپایوں کی طرح خاموش بیٹھ۔	باب ۳۴
۶۰۳	ہر کہ بابران نشیند نکوئی نہ بیند۔	جو شخص کہ بروں کے ساتھ بیٹھا ہے اس میں اچھی باتیں پیدا نہیں ہوتیں۔	باب ۳۶
	مثنوی	مثنوی	
۶۰۴	گر نشیند فرشتہ باد یو و حفت آموزد و خیانت و ر یو	اگر فرشتہ شیطان کے پاس بیٹھے گا تو وحشت بردیانتی اور فریب سیکھے گا۔	
۶۰۵	از بدران جسد بدی نیاموزی نمکد گرگ پوستیں دوزی	تو بدوں سے بدی کے سوا کچھ نہ سیکھے گا۔ (جیسے) بھیڑیا پوتیں نہیں ہی سکتا۔	
۶۰۶	مردمان را عیب نہانی پیدا کن کہ مرايشاں را رسوا کنی و خود را بلے اعتماد۔	لوگوں کا چھپا ہوا عیب ظاہر نہ کر (کیونکہ) اس سے تو ان کو رسوا کرے گا اور اپنے آپ کو بے اعتبار۔	باب ۳۷
۶۰۷	ہر کہ علم خواند و عمل نکرد بدران ماند کہ گاوراند و تخم نیفشاند۔	جس شخص نے کہ علم تو پڑھاؤ اس پر عمل نہیں کیا وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے	باب ۳۸

بیحد	اقوال	ترجمہ و حاصل	بیحد
۶۰۸	از تن بے دل طاعت نیاید و پست بے مغز بضاعۃ را نشاید۔	اہل تو چلایا مگر تخم نہیں بویا۔ بے دل آدمی سے اطاعت نہیں ہوتی اور خالی چمکا قدر قیمت کے لائق نہیں ہوتا۔	باب ۳۸
۶۰۹	نہ ہر کہ در مجاہدہ چیت در معاملہ دیت	جو شخص کہ لڑنے میں چالاک ہو (یہ فروز نہیں) کہ وہ معاملہ کا بھی ٹھیک ہو۔	۶۰۹
۶۱۰	بس قامت خوش کہ زیر پا در باشد چوں باز گئی مادر ما در باشد	بے تظاہر او پر سے برقع او ڈھکی ہوئی عورت (ممکن ہے) کہ برقع اتار ڈالنے کے بعد تجھ کو کوئی بد شکل ضعیفہ نظر پڑے۔	۶۱۰
۶۱۱	اگر شبہا ہمہ شب قدر بو دے شب قدر بے قدر بو دے۔	اگر کل معمولی راتیں بھی شب قدر ہوئیں تو شب قدر بے قدر ہوتی	باب ۳۹
۶۱۲	گر سنگ نعل ہمہ بدخشاں بو دے پس قیمت نعل و سنگ یکساں بو دے	اگر تمام پتھر بدخشاں کے نعل ہوئے تو نعل اور پتھر کی قیمت برابر ہوتی۔	۶۱۲

بیحد	اقوال	ترجمہ و حاصل	بیحد
۶۱۳	نہ ہر کہ بصورت نیکو ست سیرت زیبا دروست -	جس شخص کی صورت اچھی ہو (یہ ضرور نہیں ہے) کہ اس کی خصلت بھی اچھی ہو - قطع	باب خ ۴۴
۶۱۴	تو اس شناخت بیکر و زرد شمایں مرد کہ تا کجاش رسیدت پایگاہِ علوم	آدمی کے عادتوں سے ایک روز میں جان سکتے ہیں کہ اس کی قیامت کہا ننگ ہے -	۶۱۴
	وے ز باطنش امین مباحث و غوہ نشو کہ خبث نفس نگر دبا بہا معلوم	مگر اس کے باطن سے بے فکر نہ رہا اور فریفتہ نہ ہو - اسے کہ نفس کی بدی تو برسوں میں بھی معلوم نہیں ہوتی -	۶۱۵
۶۱۵	ہر کہ با بزرگان ستیز و خون خوئی ریزد -	جو شخص کہ بزرگوں سے لڑتا ہے وہ اپنا خون کرتا ہے - قطع	باب خ ۴۵
۶۱۶	زود بینی شکستہ پیشانی تو کہ بازی بسر کنی با غوچ	جب تو مینڈھے سے لڑے گا تو جلدی اپنا سر توٹا ہوا دیکھے گا -	۶۱۶
۶۱۷	پنچہ افگندن با شیر وشت زدن باشمشیر کار خرد منداں نیست	شیر سے پنچہ اڑانا اور تلوار پر مسکامارنا عقلمندوں کا کام نہیں ہے -	باب خ ۴۶



بیج	اقوال	ترجمہ و اصل	بیج
۶۱۸	جنگ و زور آوری کن بامست پیش سر پنجد و بغل نبردست	مست سے زور آوری اور لڑائی نکر زبردست کے سامنے اپنے ہاتھ کو چھپالے۔	بیٹ
۶۱۹	ضعیفہ کہ باقوی دلاوری کند یار دشمن ست در ہلاک خویش	جو کمزور کہ زور آور کے ساتھ لڑائی کرتا ہے وہ اپنی ہلاکت میں دشمن کا مددگار ہے۔	بیٹ
۶۲۰	سایہ پروردہ را چہ طاقت آن کہ رود بامبارزاں بقیال	نازک آدمی کی کیا طاقت ہے کہ بہادروں سے لڑنے جائے بودے آدمی کا طاقتور سے پنجد لڑانا نادانی ہے۔	قطع
۶۲۱	ہر کہ نصیحت نشنود سر ملامت شنیدن دارد	جو شخص کہ نصیحت نہیں سنتا وہ ملامت سنا چاہتا ہے۔	بیٹ
۶۲۲	چون نیاید نصیحتت در گوش اگر ت سر ز نش گنم فاموش	جب تو نصیحت نہیں سنتا تو چپ اگر میں تجھے ملامت کروں بے ہنر ہنرمند کو نہیں دیکھ سکتے	بیٹ
۶۲۳	بے ہنراں ہنرمنداں را نتوانند دید		بیٹ

سبب	اقوال	ترجمہ و حاصل	پیشہ
	چنانکہ سگاں بازاری سگ میدی را مشغلہ برآرند و پیش آمدن نیار یعنے سفد چوں بہ ہنر باکتے نیاید بخشش در پوستیں افتد۔	میا کہ بازاری کتے شکاری کتے کو دیکھتے ہیں تو شور و غل مچاتے ہیں اور آگے نہیں آتے۔ کینہ جب لیاقت سے کسی سے سربر نہیں ہوتا تو بد ذاتی سے اُس کے عیب ظاہر کرتا ہے۔	
	میت	میت	
۶۲۴	گندہ را مینہ غیبت حسود کو تہمت کہ در مقابلہ گنگش بود زبان مقال	نادان اور عاقل ہی پیٹھ پیچھے شکایت کرنے لگتا ہے اس لئے کہ مقابلہ پر اُس کی زبان غاموش ہو جاتی ہے۔	باب ح ۴۵
۶۲۵	اگر جو شکم بنو دے بیچ مرغ درآ نیقادے بلکہ میت او خود دام نہا	اگر جھوک کا قافانہ ہوتا تو کوئی جانور جال میں نہ چسپنا بلکہ شکاری خود ہی جال نہ بچتا۔	باب ح ۴۶
۶۲۶	حکیمان ویر ویر خو۔ ند و عابدان نیم سیر و زابدان تاسد رمق وجوانان تا طبق برگیرند و پیران تا عرق بکشد اما قلندران چنداں	عقل مند لوگ ٹھہر ٹھہر کر کھاتے ہیں عابد آدمی جھوک رکھ کر اور پرہیزگار جان بچانے کے موافق اور جوان اتنا کھاتے ہیں کہ ان کے سانہ	باب ح ۴۷

بیجا	اقوال	ترجمہ و حاصل	نقص و عیب
	بہ خورد کہ در معدہ جائے نفس نماز و بر سفرہ روزی کس۔	سے برتن اٹھا دیا جائے۔ اور بورے جب تک کہ کھاتے کھاتے پسینہ نہ آجائے۔ مگر بے وقوف اس قدر کھاتے ہیں کہ پیٹ میں سانس لینے کو جگہ نہیں رہتی اور دسترخوان پر کسی کو ایک دانہ نہیں بچتا۔	
۴۲۷	سیر نیشکر را دوشب نگیرد خواب شبہ ز معدہ سنگے شبہ ز لنگے	پیٹ کے قیدی کو نیند نہ آنے کے دو ہی راتیں ہوتے ہیں ایک تو اس رات جب معدہ میں گرانی ہو دوسرے اس شب میں جب بھوک لگی ہو۔	بات خ ۷۷
۴۲۸	مشورت باز نہاں تباہ است و سخاوت با مفداں گناہ۔	عورتوں سے مشورہ کرنا گویا نباہ ہونا ہے اور مفداں کے ساتھ سخاوت کرنا گناہ ہے۔	بات خ ۷۸
۴۲۹	ترجم بر پلنگ تہمزد ندان	تیز دانت والے تیندو سپر	بیت

صفحہ	ترجمہ و حاصل	اقوال	صفحہ
باب ۲۹	<p>رحم کرنا گویا بکریوں پر ظلم کرنا ہے جس شخص کا دشمن سانسے ہو اس کو وہ نہ مارے تو وہ آپ اپنا دشمن ہے۔</p>	<p>ستمکاری بود برگو سفندان ہر گرا دشمن پیش است گر نہ کشد و دشمن خویش است۔</p>	۴۳۰
۲۹	<p><b>بیت</b> پتھر ہاتھیں اور پتھر پر سانپ ہو تو اس کے مارنے میں سوچنا اور دیر کرنا عقلمندی کے غلاف ہے۔</p>	<p><b>بیت</b> سنگ در دست و مار بر سر سنگ خیرہ را می بود قیاس و درنگ</p>	۴۳۱
۲۹	<p>قیدیوں کے مارنے میں تاہل کرنا اچھا ہے اسلئے کہ اختیار باقی رہتا ہے مار بھی سکتے ہیں اور معاف بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر بے سوچے قتل کر دے جائیں تو ممکن ہے کہ کوئی مصلحت فوت ہو جائے اور اس کا تدارک ناممکن ہو۔</p> <p><b>مثنوی</b></p>	<p>در گشتن بندیاں تاہل اولیٰ ترست بحکم آن کہ اختیار باقیست تو ان گشت و توان بخشید اما اگر بے تاہل گشت شود محتملست کہ مصلحت فوت شود و مثل آن متنع باشد۔</p> <p><b>مثنوی</b></p>	۴۳۲

بیہ	اقوال	ترجمہ و حاصل	بیہ
۶۳۳	نیک سست زندہ بچاں کرو گشتہ را بار زندہ نتوان کرد	بیعت کو مار ڈان آسان ہے مگر مار سے ہوئے کو زندہ نہیں کیا جاسکتا۔	باب ۴۹
۶۳۴	شرط عقلت صبر تیر انداز کہ چورفت از کماں نیاید باز	تیر انداز کو صبر کرنا ہی عقلندی ہے اسلئے کہ جب کمان سے تیر نکل گیا تو پٹ کر نہیں آسکتا۔	۶۳۳
۶۳۵	حکیمے کہ با جانہ ورافتد باید کہ توقع عزت ندارد اگر جاہے بزیای آوری بر حکیم غالب آید عجب نیست کہ شکست کہ گوہر را می شکند۔	جو عقلند کہ کسی نادون یا جاہل سے جھگڑنا چاہئے اس کو اپنی عزت و آبرو کی امید نہ رکھنی چاہئے۔ اگر نادان اپنی زبان کے زور سے عقلند پر غالب آجائے تو کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ وہ تو ایک پتھر کے مثل ہے جو موتی کو توڑ دیتا ہے۔	باب ۵۰
۶۳۶	بیت ز عجب گرفتور و دوفش غذیبے غراب ہم قفش	بیت اگر بلیل کے ساتھ تو پتھر سے میں بند ہو تو عجب نہیں کہ بلیل کا دم نکلائے۔	۶۳۴

بیہ	اقوال	ترجمہ و حاصل	بیہ
۶۳۷	گر ہنرمند زاد باش جفاے بیند تا دل خویش نیاز دارد و درہم نشود	اگر کسی ہنرمند پر کوئی او با شش آری زیادتی کرے تو اس کو رنجیدہ اور برہم ہونا چاہئے۔	باب ۵۰ ح
۶۳۸	سنگ بد گو ہر اگر کاسہ زیریں شکند قیمت رنگ نیفراید و زر کم نشود	اگر پتھر سونے کا پیالہ توڑ ڈالے تو پتھر کی قیمت نہیں بڑھے گی اور سونے کی قیمت گھٹے گی۔	باب ۵۱ ح
۶۳۹	خردمند سے را کہ در زمرہ اطفال سخن بہ بند و شکفت مدار کہ آواز بربط با غلبہ دہل نہ نیاید و بوئے عنبر از گند سیر فرو ماند۔	اگر کسی عقلمند کو کینوں کے جمع میں خاموش دیکھے تو تعجب مت کر کیونکہ طنبور کی آواز ڈھول کے آواز پر غالب نہیں آتی اور عنبر کی خوشبو لہسن کی بدبو سے دب جاتی ہے۔	باب ۵۲ ح
۶۴۰	بلند آواز نادان گردن افراخت کہ وانا بے شرمی بینداخت نمیدانند کہ آہنگ حجازی فرو نام فرو نام آہنگ طبل حجازی۔	نادان بلند آواز نے گردن بلند کی تاکہ وانا کو بے شرم کرے مگر وہ یہ نہیں جانتا کہ حجازی الاپ نٹ کے ڈھول کی آواز سے دب جاتی	باب ۵۳ ح

سید	اقوال	ترجمہ و حاصل	پیشہ
۶۴۱	جوہر اگر در غلاب افتد جہاں نفیس است و غیر اگر بر فلک رود و جہاں خفیس	موتی اگر کچھ میں گر پڑے تو ویسا ہی نفیس ہے اور اگر گرد آسمان پر بھی چڑھ جائے تو ویسا ہی ناچیز ہے۔	باب ۵۲۷
۶۴۲	استعداد بے تربیت در لطف است و تربیت نامستقد ضائع۔	لائق تحف کا غیر تربیت یافتہ ہونا قابل افسوس ہے اور نالائق کو تربیت کرنا بے فائدہ	۵۲۸
۶۴۳	خاک تربستے عالی دار و کہ آتش جوہر علویت و لیکن چوں بنفس خود ہنرے ندار و با خاک برآید	راکھ آگ سے پیدا ہوتی ہی جو ایک اعلیٰ عنصر ہے مگر خود اس کے ذات میں کوئی صفت نہ ہونے سے وہ مٹی کے برابر ہے۔	۵۲۹
۶۴۴	قیمت شکر نہ اڑنے است کہ اں خاصیت وے است	شکر کی قیمت نیشکر کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اس کے ذاتی جوہر کے سبب ہے۔	۵۳۰
۶۴۵	چو گنغاں را طبیعت بے ہنر بود پیمبر زادگی قدرش بیغروہ	گنغان میں کوئی ذاتی جوہر نہ تھا۔ اس لئے پیمبر زادہ ہونے	۵۳۱

بیہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	بیہ
۶۴۶	ہنر بنما اگر داری نہ گوہر گل از غارت و ابراہیم از آزر	پیر بھی اُس کی کچھ قدر نہیں ہوئی اگر تجھ میں ہنر ہے تو دکھا ذات کو نہ جتا گلاب کا پھول کانٹے سے پیدا ہوتا ہے اور براہیم علیہ السلام آزر سے پیدا ہوا تھے۔	باب ۵۲ ح
۶۴۷	مشک آنت کہ خود بہ بوید نہ کہ عطار بگوید۔	مشک وہ ہے جو آپ ہی خوشبودے وہ نہیں جسے عطار بیان کرے۔	باب ۵۳ ح
۶۴۸	داناہوں طبلہ عطارست خاموش و ہنر ناکے۔ و نادان ہوں طبل غارت بلند آواز میاں تھی۔	عقلند آدمی صندوقہ عطار کے طرح خاموش اور ہنر ظاہر کرتا ہے اور نادان نٹ کے ڈھول کے مانند آواز تو بلند کرتا ہے مگر اندر خالی ہوتا ہے۔	۵۴ ح
۶۴۹	عالم اندر میان جہاں را شدہ گفتہ اند صد یقین شاہد ہے در میاں کورانت	چو عالم کہ جاہلوں میں ہوا اُس کے متعلق سچے آدمیوں نے ایک مثل کہی ہے۔ کہ وہ مثل ایک قطعہ	۵۵ ح



سید	اقوال	ترجمہ و حاصل	تہذیب
	مصحفے و رمیاں زندہ بقاء	معشوق کے ہے جو اندھوں میں ہے یا ایک قرآن ہے جو بتخانوں میں ہے۔	
۶۵۰	دوستے را کہ ہمہ عمر فراہنگ آرند نشد کہ بیک دویم یا زارند	جس شخص کو عمر بھر دوست بنا رکھا ہو اس کو ایک دم رنجیدہ نہ کر دینا چاہئے۔	باب ۵۴ ح
	بیت	بیت	
۶۵۱	سنگے چند سال شود لعل پار ز بہار تا بیک نفس نشکنی بنگ	پتھر برسوں میں کہیں لعل کا ٹکڑا بنا ہے۔ ہرگز اس کو دم بھر میں پتھر سے نہ ٹوڑ۔	۵۵ ح
۶۵۲	عقل در دست نفس چنان گرفتارست کہ مرد عاجز در دست زن گریز۔	عقل نفس کے ہاتھ میں ایسی پھنسی ہے جیسا کہ مرد عاجز جلد باز عورت کے ہاتھ میں۔	باب ۵۵ ح
	بیت	بیت	
۶۵۳	در جرمی بر سر اسے بر بند کہ بانگ زن از دے بر آید بلند	اس گھر پر خوشی کا دروازہ بند کر دے جس گھر سے عورت کی آواز بلند نکلے۔	۵۶ ح
۶۵۴	راے بے قوت مکر و فتنہست	تبیہ و تغیر زوز کے مکر و فریب ہے	باب ۵۶ ح

ترجمہ و حاصل	اقوال	نمبر
اور زور عقل کے بغیر جہالت اور دیوانہ پن۔	وقت بے رائے جہل و جنوں	
<b>بیت</b> (پہلے) تمیز و تدبیر اور عقل چاہئے پھر ملک۔ کیونکہ احمق کا ملک اور دولت اس سے ہی سے ٹرنے کے تیار ہیں۔	<b>بیت</b> تمیز باید و تدبیر و رائے و انگہ ملک کہ ملک و دولت نادان سلج جنگ خود	۴۵۵
جو کئی کہ آپ کھائے اور دوسروں کو دے وہ اس سے عابد سے اچھا جو روزہ رکھے اور کھانا بچائے۔	جو انہر دے کہ بخور و بدہد بہ از عابد کہ روزہ دار و وہ بندہ۔	۴۵۶
جس نے کہ ترک شہوت خلقت میں مقبول ہونے کے واسطے کی ہو وہ گویا شہوتِ حلال سے شہوتِ حرام میں پڑ گیا۔	ہر کہ ترک شہوت از بہر قبول خلق دادہ است از شہوتِ حلال در شہوتِ حرام افتادہ است۔	۴۵۷
<b>بیت</b> جو عابد کہ عبادتِ خدا کے لئے گوشتِ لاشیں نہیں ہے وہ بیچارہ اندھیرے آئینہ میں کیا دیکھے گا۔	<b>بیت</b> عابد کہ نہ از بہر خدا گوشتِ لاشیں بیچارہ در آئینہ تاریک چہ بیند۔	۴۵۸

صفحہ نمبر	ترجمہ و ماحصل	اقوال	صفحہ نمبر
باب ۵۷۲	تھوڑا تھوڑا ملکر بہت سا ہو جاتا ہے اور بوند بوند جمع ہو کر سیلاب بن جاتا ہے۔	اندک اندک خیلے شود و قطرہ قطرہ کیلے گردو۔	۶۵۹
۵۷۳	جو شخص کہ قوت اہم کہتا ہے وہ جس پتھر سے اس نے مار کھائی تھی اس کو رکھ چھوڑتا ہے تاکہ بر وقت موقع دشمن سے بدلہ لے۔	آنکہ دست قدرت ندارد و سنگ خورده نگہ دار و تا بوقت فرصت و مار از دماغ خضم بر آرد۔	۶۶۰
۵۷۴	تھوڑا تھوڑا ہی بہت بن جاتا ہے ڈھیر کے اندر جو غلہ ہے وہ ایک ایک ہی دانہ ہے۔	اندک اندک بہم مشو بسیار دانہ دانہ است غلہ در انبار	۶۶۱
باب ۵۸۲	عالم کو نہیں چاہئے کہ کینہ کے ساتھ ہل سے کام لے کیونکہ اس سے دونوں کا نقصان ہے۔ اس کا (عالم کا) رعب گھٹ جاتا ہے اور اس کی (کینہ کی) جہالت اور پختہ ہو جاتی ہے۔	عالم را شاید کہ سفاہت از عامی بحکم در گذارد کہ ہر دو طرف رازی دار و ہیبت این کم شود و جبل آن مستحکم۔	۶۶۲

صفحہ نمبر	ترجمہ و حاصل	اقوال	صفحہ نمبر
باب ۵۸ ح	<p><b>بیت</b></p> <p>جب تو کینہ کے ساتھ ترمی اور خوشی سے بولے گا۔ تو اس کا غور اور تکبر بڑھاتا ہے۔</p>	<p><b>بیت</b></p> <p>چو باسغہ گوئی بلطف و خوشی فزون گردد و خوش بگردن کشتی</p>	۴۶۳
باب ۵۹ ح	<p>گناہ کا سہم نہ ہو نا پر شخص سے برا ہے اور عالموں سے تو بہت ہی برا ہے۔ اس لئے کہ علم شیطان سے لڑنے کا ہتیار ہے جب ہتیار بند کو قید کیا تو اسے زیادہ شرم آئے گی۔</p> <p><b>مثنوی</b></p> <p>نادان جاہل پریشان حال عالم نا پرہیزگار سے اچھا ہے۔</p>	<p>معصیت از ہر کہ صادر شود ناپسند است و از علما ناخوبتر کہ علم سلاح جنگ شیطان است و خداوند سلاح را چوں با سیر بزند شر ساری بیشتر شود۔</p>	۴۶۴
باب ۶۰ ح	<p>اس لئے کہ وہ تو اندھے پن کے باعث راستے سے ہٹکا اور یہ دو آنکھیں رکھ کر بھی کنویں میں گر پڑا۔</p> <p>جان یکدم کے حفاظت میں ہے</p>	<p><b>مثنوی</b></p> <p>عالمی نادان پریشان روزگار بہ زندانشمند نا پرہیزگار کاش نہ مینائی از راہ افتاد دیں دو چشمش بود و در چاہ افتاد</p>	۴۶۵
باب ۶۰ ح	<p>جان یکدم کے حفاظت میں ہے</p>	<p>جان در حمایت یکدم است و دنیا</p>	۴۶۶



صفحہ نمبر	ترجمہ و ماحصل	اقوال	صفحہ نمبر
	<p><b>مثنوی</b></p> <p>جس کی زندگی آرام و آسائش میں گزری ہو وہ کیا جانے کہ بھوکے کا کیا حال ہوتا ہے۔</p> <p>عاجزوں اور محتاجوں کا حال وہی جانتا ہے جس نے خود اسکا تجربہ اٹھایا ہو۔</p> <p><b>قطع</b></p>	<p><b>مثنوی</b></p> <p>آنکہ در راحت و تنعم زیست او چہ داند کہ حال گرسنه چیست</p> <p>حال در ماندگاں کسے داند کہ باحوال خویش در ماند</p> <p><b>قطع</b></p>	<p>۶۶۱</p> <p>۶۶۲</p>
<p>باب ۶۲</p>	<p>اسے شخص ۹ (جو تیز گھوڑے پر سوار ہے) تو اس کا بھی خیال رکھ کہ غریب لکڑیاں اٹھانے والا گدھا کیچڑ میں دھنسا ہوا ہے۔</p> <p>غریب ہمسایہ کے گھر سے آگ نہ مانگ اس واسطے کہ اُس کے مکان کے روزن سے جو دھواں نکلتا ہے وہ دل کا دھواں ہے۔</p>	<p>ایک بر مرکب تازہ سواری ہشدا کہ خرفا کرش مسکین در آب و گل است</p> <p>آتش از خانه ہمسایہ در لیش مخواه کا پنچہ از وزن او میگذرد و در دست</p>	<p>۶۶۳</p> <p>۶۶۴</p>
<p>باب ۶۳</p>	<p>در ویش تنگ دست سے قحط کی تکلیف میں یہ نہ پوچھ کہ کس طرح ہے</p>	<p>در ویش ضعیف حال را در تنگی خفا سال مہر س کہ چونی - الا بشرط آنکہ</p>	<p>۶۶۵</p>

ترجمہ و حاصل	اقوال	ترجمہ و حاصل	اقوال
<p>مگر اس شرط پر کہ تو اُس کے زخم پر مرہم لگائے اور اُس کے آگے روپیہ رکھ دے۔</p> <p><b>قطع</b></p> <p>کسی گدھے کو بوجھ سے لدا ہوا</p> <p>زمین پر گرا پائے تو دل سے اس پر</p> <p>مہربانی کر۔ مگر اُس کے پاس نہ جلا</p> <p>جب تو چلا گیا اور دریافت کر لیا</p> <p>کہ وہ کس طرح گرا تو مردوں کی طرح</p> <p>مکربانہ اور گدھے کے دم کو</p> <p>پکڑے (نکال لے)</p>	<p>ہمے بریش نہی و درہمسم در پیش</p> <p><b>قطع</b></p> <p>نیرے کہ مینی و بارش بگل رافقا دہ</p> <p>زدل بر و شفقت کن وے مر و بریش</p> <p>کنونکہ رفتی و پرسیدیش کہ ہوں افتاد</p> <p>میاں بہ بند و چومرداں بگیر و نب خرش</p>	۶۷۶	۶۷۷
<p>دو چیزیں عقل کے خلاف ہیں</p> <p>مقسوم سے بڑھکر رزق کا کھانا</p> <p>اور وقت مقررہ سے پہلے مرنے</p> <p><b>قطع</b></p> <p>کفر و شکایت کے ساتھ کہتے ہی</p> <p>آہ و نالے کسی کے منہ سے</p> <p>کیوں نہ نکلیں۔ قضا کبھی نہیں</p>	<p>دو چیز مخالف عقل است۔ خوردن</p> <p>بیش از رزق مقسوم و مُردن</p> <p>پیش از وقت معلوم۔</p> <p><b>قطع</b></p> <p>قضا دگر نشود و ہزار نالہ و آہ</p> <p>بشکر بایشکایت برآید از دہن</p>	۶۷۸	۶۷۹

سورۃ النجم	ترجمہ و اصل	اقوال	صفحہ
باب ۶۴	<p>ٹل سکتی۔</p> <p>ہو اے خزانے پر جو فرشتہ مقرر ہے اس کو کسی بیوہ عورت کے چراغ بجھ جانے کا غم کیا ہوگا۔</p> <p><b>قطع</b></p>	<p>فرشتہ کہ وکیل ست بر خزان باد</p> <p>چہ غم غور د کہ بمیرد چراغ بیوہ دے</p> <p><b>قطع</b></p>	۶۷۹
باب ۶۵	<p>تو چاہے رزق کے لئے تلاش کرے یا نکرے خداوند کریم ضرور پہنچا لیگا۔ اور۔</p>	<p>جہد رزق ار کئی و گر نکلے</p> <p>برساند خدا لے عز و جل</p>	۶۸۰
باب ۶۵	<p>اگر توشیر اور چیتے کے ہینے میں بھی جالیگا تو بھی وہ تجھے نہ ٹھکائیگا۔</p> <p>مگر موت کے دن۔</p> <p><b>قطع</b></p>	<p>در روے درد بان شیر و پلنگ</p> <p>خورندت مگر بزور اجل۔</p> <p><b>قطع</b></p>	۶۸۱
باب ۶۶	<p>جس کو دولت و ثروت حاصل ہے اور اس دولت سے وہ محتاج کی خبر نہ لیگا۔</p> <p>تو اس کو آگاہ کر دے کہ عاقبت میں کوئی دولت و مرتبہ نہ پائیگا۔</p>	<p>ہر گراہ جاہ و دولت ست و دباں</p> <p>خاطر خستہ در سخا ہد یافت</p> <p>خبرش وہ کہ ہیج دولت و جاہ</p> <p>بسرے دگر سخا ہد یافت</p>	۶۸۳



صفحہ نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	صفحہ نمبر
۶۸۳	حسود از نعمت حق بخیل است و بندہ بیگانہ را دشمن میدارد۔	حسد خدا کی نعمت سے محروم اور بندہ بیگانہ کا دشمن	باب ۶۸۲
	قطع	قطع	
۶۸۴	الآن سخا ہی بلا بر حسود کہ آن بخت برگشتہ خود در بلاست	خبردار تو ہرگز عاصد پر بلا نازل ہونے کی خواہش نکر کیونکہ وہ بد بخت خود ہی حسد کی بلا میں پھنسا ہوا ہے	باب ۶۸۳
	چہ حاجت کہ باوے کئی دشمنی کہ ویرا بچاں دشمن اندر قفاست	کیا ضرور ہے کہ تو اس کے ساتھ دشمنی کرے اس لئے کہ ایسا دشمن تو د مخفی طور پر اس کے پیچھے لگا ہوا ہے	۶۸۴
۶۸۵	تلمیذ بے ارادت عاشق بے ندست و رندہ بے معرفت مرغ بے پرد عالم بے عمل درخت بے پروزا ہد بے علم خائب بے	شاگرد بے اعتقاد ر مثل عاشق مفلس کے ہے۔ اور انجان راستہ چلنے والا (مثل) پرندہ بے پر کے ہے۔ عالم بے عمل در مثل درخت بے ثمر	باب ۶۸۴

نمبر	ترجمہ و مہصل	اقوال	نمبر
	اور پرہیزگار بے علم (مثل) اس گھر کے ہے جس کا دروازہ نہ ہو		
	<b>بیت</b>	<b>بیت</b>	
باب ۶۸۷	نیک خصلت اور پیارا سپاہی مردم آزار فقیہ سے بہتر ہے۔	۶۸۷ سرسنگ لطیف خوئے دلدار بہتر ز فقیہ مردم آزار	
باب ۶۸۸	بے مروت آدمی (مثل) عورت کے ہے۔ اہل لالچی پرہیزگار مثل لوٹیرے کے ہے۔	۶۸۸ مردم بے مروت ز نست و عابد با طمع را ہزن -	
باب ۶۸۹	دو شخصوں کی حسرت دل سے دور نہیں ہوتی اور ان کی اس حسرت اور نقصان کا پانوں یکچوڑ سے کبھی نہیں نکلتا۔ ایک تو اُس بیپاری کا جسکی کشتی ڈوبی ہوئی ہو۔ دوسرا اُس وارث کا جو قلندروں کی صحبت میں بیٹھا ہوا ہو۔	۶۸۹ دگر حسرت از دل نرود و پائے تغابن از گل بر نیاید - تا جو کشتی شکستہ و وارث با قلندراں نشسته -	

ترجمہ و حاصل	اقوال	ترجمہ و حاصل
<p><b>قطع</b></p> <p>اگر تیرا مال اُن پر وقف نہ ہو تو فقیروں کے نزدیک تیرا خون جائز ہے۔</p> <p>یا تو نیلا کپڑا پہنے والے دوست کے ساتھ نہ جا اگر جاتا ہے، تو اپنے مال و دوست کو چھوڑ دے۔</p> <p>بادشاہوں کا خلعت اگرچہ عمدہ ہے (مگر) اپنا پُرانا لباس عزت میں اُس سے بہت اچھا ہے۔</p> <p>اگرچہ امیروں کا دسترخوان مزیدار ہے (لیکن) اپنے جھولی کا ٹکڑا اُس سے زیادہ لذیذ ہے۔</p> <p><b>پیت</b></p> <p>اپنی محنت سے پیدا کیا ہوا</p>	<p><b>قطع</b></p> <p>پیش درویشاں بود خونت مباح گر نباشد در میاں مالت سبیل</p> <p>یا مرد با یار از قی سپر بہن یا کُش بر خان دمان نگشت نیل</p> <p>خلعت سلطان اگرچہ عزیزست جامہ خلعان خود ازاں بعزت تر</p> <p>دخوان بزرگاں اگرچہ لذیذ خردہ ابنان خویش ازاں بلذت تر</p> <p><b>میت</b></p> <p>سر کہ از دست مرغ خویش و ترہ</p>	<p>۶۸۹</p> <p>۶۹۰</p> <p>۶۹۱</p> <p>۶۹۲</p> <p>۶۹۳</p>

صفحہ نمبر	ترجمہ و تفسیر	اقوال	صفحہ نمبر
	<p>ہر کہ اور ساگ گانوں کے چوڑی کی دی ہوئی روٹی اور حلوے سے اچھا ہے۔</p> <p>ایسے دوا کا استعمال کرنا جس کی تاثیر ملے نہ ہو اور جس سے کوئی دیکھا ہو بغیر قافلہ کے اُس راستہ سے جانا خلاف عقل اور عقلمندوں کی نصیحت کے برعکس ہے۔</p> <p>قطع</p>	<p>بہتر از نان دو خدا کے دبرہ</p> <p>۶۹۳ خلاف راہ صوابت و عکس رائے اولا لباب و ادب گمان خوردن وراء نادیدہ بے کار و ادا رفتن۔</p> <p>قطع</p>	
باب ۴۳	<p>تجھے اپنی صحت پانے کی امید اسی صورت میں رکھنی چاہیے جب تو اپنے نبض کو کسی ایسے حکیم کو دکھا دے جو تیرے مزاج سے واقف ہو۔</p>	<p>۶۹۴ امید عافیت آنکہ بود موافق عقل ند کہ نبض را بطبیعت شناس</p>	
	<p>جو بات تجھے معلوم نہ ہو وہ دوسرے سے پوچھ کیونکہ پوچھنے کی تکلیف اور شرمندگی ہی</p>	<p>۶۹۵ ہر چہ ندانی کہ ذل پریدن دلیل راہ تو باشد بجز دانائی</p>	

پہلے	ترجمہ و حاصل	اقوال	پہلے
باب ۷۷	تیرے حق میں اچھی قابلیت حاصل کر لینے کے ذرائع ہوں گے جس بات کے متعلق تجھے معلوم ہے کہ وہ کبھی نہ کبھی معلوم ہو جائیگی ایسی بات کے دریافت کرنے میں جلدی نہ کرو نہ وہ تیرے رعب کوفتہ کو نقصان پہنچائے گی۔	ہر آنچہ دانی کہ ہر آئینہ معلوم تو خواہد شد پیرسیدن آن تعبیل کن کہ ہیبت سلطنت رازیاں وارد۔	۶۹۶
باب ۷۸	جو شخص کہ بدوں کی صحبت میں ٹھیا ہو۔ اگر اس میں عادت بد کا اثر نہ بھی ہوا ہو تو بھی صحبت کے وجہ سے بدنام ہو جائے گا۔ جیسا کہ اگر کوئی شخص نماز پڑھنے کے لئے شراب خانہ میں جائے تو بھی شرابخواری کا وجہ اس پر لگاتا ہے۔	اگر کہ بایداں نشیند اگر طبیعت ایشان درواثر کمند بغفل ایشان متہم گردد چنانکہ اگر شخصے بخوابائے رود بیمار کردن منسوب شود بہ خمر خوردن	۶۹۷
	مشہوری اگر تو اپنی صحبت میں کسی بیوقوف کا رکھنا پسند کرے گا تو خود ہی	مشہوری رقم بر خود بنادانی کشیدی کہ نادان را بصحبت برگزیدی	۶۹۸

نمبر	اقوال	ترجمہ و حاصل	صفحہ
۶۹۹	طلب کردم ز دانا یاں یکے پند مرا گفتند بانا دان سپو نند اگر صاحب تمیزی خسر نائی وگر نادانی احمق بر نائی	اسنے پر نادانی کا وصف لگا لے گا بے وقوفوں کی صحبت اختیار مت کر کیونکہ اگر تو اپنے زمانہ کا مشہور عالم بھی ہو گا فہمی اُن کی صحبت کے باعث بیوقوف ہی ظاہر ہو گا اگر تو بیوقوف ہے تو اور بھی زیادہ بے وقوف سمجھا جائیگا	باب ۷۵۲
۷۰۰	کسے کہ لطف کند با تو خاک پایش بیاں وگر خلّا کند در دو چشمش فلک خاک	جو شخص تجھ پر مہربانی کرتا ہے تو اُس کے پاؤں کی خاک بن اگر وہ خلاف کرے تو تو اُس کے دونوں آنکھوں میں خاک ڈال بدخو کے ساتھ نرمی سے بات نہ کر کیونکہ زنگ کھائی ہوئی چیز سونے سے گھسنے کے سوا اُکے فنا نہیں ہوتی۔	باب ۷۶۲
۷۰۱	سخن بلطف و کرم باد رشت خود گوئے کہ زنگ خورد و گرد و گرسوہن پاک	بدخو کے ساتھ نرمی سے بات نہ کر کیونکہ زنگ کھائی ہوئی چیز سونے سے گھسنے کے سوا اُکے فنا نہیں ہوتی۔	باب ۷۶۲
۷۰۲	ہر کہ پیش کن دیگران افتد ز نایہ نفس بر انداختہ بایہ تجھ پر نیناسد	جو شخص کہ اوروں کے باتوں میں اُس عرض سے دخیل ہوتا ہو کہ	باب ۷۷۲

سبب	اقوال	ترجمہ و حاصل	ترجمہ و حاصل
۷۰۳	<p>قطع</p> <p>ندید مرد ہوشمند جواب مگر انگہ گز و سوال کنند</p> <p>گرچہ برحق بود فراخ سخن حمل و عویش بر حال کنند</p>	<p>ان پر اپنے لیاقت کا اظہار کر دو وہ لوگ اس کی جہالت البتہ معلوم کر لیتے ہیں۔</p> <p>قطع</p> <p>عقل مند آدمی اس وقت تک جواب نہیں دیتا جب تک کہ اس سے سوال نہ کیا جائے اگر زیادہ باتیں کرنے والا حق پر ہو تو بھی اس کے دعوے پر لوگ زیادہ اعتبار نہیں کرتے۔</p>	<p>باب ۷۰۳</p> <p>خوب خور کر کے سوال نہ کر فی والے کو جواب سننے کے بعد رنج اٹھانا پڑتا ہے۔</p> <p>قطع</p> <p>جب تک عقل اس بات کی اجازت نہ دے کہ جواب کا وہ نیا مناسب اور ضرور ہے اس وقت تک مہذب نہ کہونا چاہیے۔</p>
۷۰۴	<p>ہر کہ سخن نسخدا از جواب بر نجد۔</p>	<p>باب ۷۰۴</p>	
۷۰۵	<p>قطع</p> <p>تا نیک ندانی کہ سخن عین حواست باید کہ بغض و ہن از ہم نکشائی</p>	<p>باب ۷۰۵</p>	

ردیف	اقوال	ترجمہ و مہمل	ردیف
۷۰۶	گر راست سخن گوئی و در بند بمانی بہ زانکہ در وقت از بند رہائی	جھوٹ بولکر قید سے غلطی پانے سے سچ کہہ کر قید میں پڑا رہنا اچھا	باب ع ۷۰۶
۷۰۷	در رخ گفتن بفریت لازم بماند کہ اگر چه جراحت درست شود نشان	جھوٹ بولنا مثل ایک بھاری زخم لگانے کے ہے۔ زخم تو اچھا ہو جائے گا۔ لیکن نشان قایم رہ جاتا ہے۔	باب ع ۷۰۷
	قطع	قطع	
۷۰۸	کے را عادت بود راستی خطائے رود و گدازند ازو	جس شخص کی عادت سچ بولنے کی ہوتی ہے اس سے اگر کوئی خطا بھی ہو جائے تو معاف کر دیا جاتا ہے اور اگر جھوٹ بولنے میں مشہور ہو گیا تو اس کے سچی بات کا بھی اعتبار نہیں کیا جاتا۔	باب ع ۷۰۸
۷۰۹	سگ حق شناس بہ از آدمی ناپاس	انسان ناش گداز اسے رشک گداز کرنا اچھا۔	باب ع ۷۰۹
	قطع	قطع	
۷۱۰	سگ را نقمہ ہرگز فراموش نگرد و روزی صد توبہ تنگ	سو بار پتھر مارنے پر بھی ایک بار کی دالی ہوئی۔ دلی کو کتا کبھی نہیں بھولتا	



بیان	اقوال	ترجمہ و حاصل	بیان
۷۱	دگر میرے نوازی سفلہ را بکمر خیزے آید باتو در جنگ	لیکن کینہ کے ساتھ اگر عمر بھر سلوک کیا گیا ہو تو وہ ایک ادنیٰ بات میں لڑنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔	باب ۸۰ ح
۷۱	از نفس پرور ہنر پروری نیاید و بے ہنر سودوری را نشاید۔	بالکل اپنے خواہشات کے ہی پورے کرنے کی فکر میں رہنے والے سے اچھے باتوں کی تحقیق نہیں ہو سکتی اور بے ہنر یا نالائق شخص افسری کے لائق نہیں	باب ۸۱ ح
۷۲	مکن رحم بر مرد بسیار خوار کہ بسیار خست بسیار خوار	زیادہ کھانے والے آدمی پر رحم نہ کر کیونکہ سوتا بہت ہے اور کھاتا بھی بہت ہے۔	۷۲
۷۳	چو گادار ہی بایدت فرہی چو خرتن بجور کساں ورو ہی	جسمے بیل کی طرح اگر موٹا ہونا منظور ہے تو اپنے جسم کو گھرے کی طرح تکلیف برداشت کرنے کے لئے لوگوں سے حوالہ کر۔	۷۳
۷۴	ہر کہ بنادیب دنیا را و مواب بزرگیرد بتنزیب عقبی اگر قرار آید۔	جو شخص کہ آداب سکھانے پر بھی بھلائی کا راستہ اختیار نہیں کرتا	باب ۸۸ ح

صفحہ	اقوال	ترجمہ و حاصل	صفحہ
۷۱۵	نزد و مرغ سوئے دانہ فراز چوں دگر مرغ بیند اندر بند	وہ آفت کے عذاب میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ قطع	۸۶
۷۱۶	نزدگیر از مصائب دگراں تا نگیرند دگراں ز تو پند	جب پرندے کو خال میں پھنسا ہوا دیکھتا ہے تو دوسرا پرندہ دانہ کے طرف نہیں جاتا۔ اوروں کے مصیبتوں کو دیکھ کر لے تاکہ اور لوگ تجھ سے نصیحت حاصل کریں۔ قطع	۸۷
۷۱۷	شب تاریک و دستانِ خدا کے مے بناد چور و زرخشنده	جن پر خدا مہربان ہے ان کی نیند رات بھی مثل روز روشن کے چمکتی ہے۔ اور یہ خوش نصیب طاقت بازو سے حاصل نہیں ہوتی جب تک کہ خدا نہ بخشے۔	۸۸
۷۱۸	گدا کے نیک انجام بہ از بادشاہ بد فرجام	فقر جس کا انجام اچھا ہوا اس بادشاہ سے اچھا جس کی عاقبت	۸۹

بیست	اقوال	ترجمہ و حاصل	بیست
۷۱۹	عکس کز پیش شادمانی بری بہ از شادی کز پیش غم خوری	خواب ہو بیت جس رنج کے بعد خوشی حاصل ہو وہ رنج اس خوشی سے اچھا ہے جس کے بعد رنج ہو۔	
۷۲۰	خداوند تبارک و تعالیٰ ہی بیند ومی پوشد و ہمایہ نمی بیند ویمخوشد۔	بیت خدا اے تعالیٰ اپنے بندوں کے گناہوں کو دیکھتا ہے اور ان پر پردہ ڈالتا ہے اور پڑوسی دیکھتا نہیں اور شور مچاتا ہے	
۷۲۱	نمود باند اگر خلق غیب داں بود کے بحال خود از دست کس نیا نمود	بیت خدا کی پناہ۔ اگر روئے زمین کے لوگ غیب داں ہوتے تو ان کی ایذا رسانی سے کسی کو آرام و اطمینان نہ ہوتا۔	
۷۲۲	زار از معدن بجاں کندن بد آید وار دست بخیل بجاں کسند	بیت سونا معدن میں پتھر کے پھوڑنے سے باہر نکلتا ہے مگر بخیل کے پاس سے تو جا کندن کی (مرتے وقت) نکلتا ہے۔	

بیبا	اقوال	ترجمہ و حاصل	بیبا
	<b>قطع</b>	<b>قطع</b>	
۷۲۳	رونان نغورند و گوش دارند گویند امید بہ کہ خورده روزے بینی بکام دشمن ز ماندہ و خاک ر مرده	بنیال اپنے دولت سے خط نہیں اٹھلتے بلکہ اس کو کاٹ کر یہ کہتے ہیں کہ کسی چیز کو کھالینے سے اس کے تمنایں رہنا ہی اچھا ہے مگر کسی دن تو دیکھے گا کہ دشمن کی خواہش کے موافق وہ شخص مر گیا اور اس کی دولت البتہ رہ گئی۔	بات ۹۱۷
۷۲۴	ہر کہ بر زیر دستاں نہ بخشاید بجفا کے زیر دستاں گرفتار آید	جو شخص کہ زیر دستوں پر جسم نہیں کرتا وہ زبردستوں کے ظلم میں گرفتار ہو جاتا ہے۔	بات ۹۲۷
	<b>شنوی</b>	<b>شنوی</b>	
۷۲۵	نہ ہر بازو کہ دروے قوت بہت بمردے عاجزاں را بشکند دست	جس بازو میں قوت ہے دیہ کچھ فرو نہیں ہے کہ وہ جو انہرہ سے عاجزوں کا ہاتھ توڑ ہی ڈالے	۷۲۶
۷۲۶	ضعیفان را ہمتہ بردل گزندے کہ در مانی بجور روز مندے	کمزوروں کا دل رنجیدہ نہ کرو نہ نوبھی کبھی روز مند کے ظلم سے	۷۲۷

سید	اقوال	ترجمہ و حاصل	پیر
۷۲۷	عقل چو۔ خلاف درمیان آمد بچہ و چوں صلح بیند نگردد بنید کہ آنجا سلامت برگنارست و اینجا ملامت درمیان۔	عاجز ہو جائے گا۔ عقلند آدمی کسی مقام پر فدا و یا نزاع دیکھتا ہے تو وہاں سے چلا جاتا ہے اور جب کسی مقام پر صلح دیکھتا ہے تو وہاں ٹھہر جاتا ہے اور مقام کرتا ہے اس لئے کہ پہلے موقع سے علحدہ ہو جانا ہی باعث سلامتی ہے اور دوسرے موقع پر ٹھہرنا باعث آرام ہوتا ہے۔ از قطع	باب ۹۴۹
۷۲۸	بدان رانیک دارائے مرد و ہوشیار کہ نیکان خود بزرگ و نیک روز اند	اے عقلند۔ بدوں پر مہربانی کی نظر رکھ اس لئے کہ اپنے چھے لوگ تو خود ہی اپنے چھے کہلانے کے مستحق ہیں۔	باب ۹۵۷
۷۲۹	آلکہ خط آفرید روزی سخت یا فضیلت ہی دہد یا سخت	سیت جس نے خوش اقبال اور بد فیسی پیدا کی ہے۔ وہی پروردگار فضیلت علم بخشا ہے یا بد	باب ۹۵۷

پید	اقوال	ترجمہ و حاصل	پید
۷۳۰	نصیحت بادشاہان ستم کسے را کہ بہیم سزدار دو امیدوار	بناتا ہے۔ جس شخص کو اپنے جان کا خوف یا دولت پیدا کرنے کی تمنا نہیں ہوتی ایسا ہی شخص بادشاہوں کو نصیحت کرنے کے شایاں ہے۔	باب خ ۹۸
۷۳۱	مثنوی موجہ در پائے ریزی درش چہ شمشیر ہندی نہی بر سرش	مثنوی خدا پر سچا اور پورا عقیدہ رکھنے والے کو مال و دولت دو۔ یا شمشیر اُس کے گردن پر رکھو اُس کو دونوں یکساں ہیں۔	باب خ ۹۹
۷۳۲	امید و ہریش نباشد ز کس برانیت بنیاد توحید و بس شاہ از بہر دفع ستمگاراں است و شمنہ برائے خونخواراں و فتنی مصلحت جوئے طراراں۔	اس لئے کہ اُس کو نہ کسی کا خوف ہے نہ کسی سے امید اور اسی پر توحید کی بنیاد ہے اور بس۔ ظلم و زیادتی کرنے والوں کو سزا دینے کے لئے بادشاہ بکشت و خون کرنے والوں کا بندوبست رکھنے کے لئے کو تو ال۔ پوٹلی بازوں اور چوروں کی تفتیش کیلئے	باب خ ۹۹

بیج	اقوال	ترجمہ و حاصل	بیج
۷۳۳	<p>چو حق معائنہ دانی کہ می بیا بداد بلطف بہ کہ بینگ آوری دولتنگی</p>	<p>قاضی مقبر میں - قسط</p> <p>جیب معلوم ہے کہ انصافاً تم کو کوئی خسے دینا واجب ہے تو اس خسے کا بلا کسی فساد برپا کرنے اور رنج اٹھانے کے خوشی سے دیدنیامی بہتر ہے -</p>	<p>باب ۹۹</p>
۷۳۴	<p>خراج اگر نگذار دے بلیب نفس بقہراز و بستانند و مزد سرہنگے</p>	<p>اگر کوئی شخص خوشی سے خراج ادا نہیں کرتا تو خراج کا وصول کرنا کو معاہدہ اپنی سزا دی کی رقم کے وصول کر لیتا ہے -</p>	<p>باب ۱۰۰</p>
۷۳۵	<p>ہم کس را ندان بر شنی کشد گرد و مگر قاضیاں را کہ بشیرینی</p>	<p>عام لوگوں کے دانت تو ترشی سے کُند ہوتے ہیں مگر قاضیوں کے دانت شیرینی سے -</p>	<p>باب ۱۰۱</p>
۷۳۶	<p>قاضی کہ بر شوت بخورد پنج خیار ثابت کند از بہر تو وہ خربوزار</p>	<p>جو قاضی کہ پانچ گڑیاں رشوت میں کھالے گا وہ خربوزے کے کھیت پر تیرا دعوی ثابت کر دیگا</p>	

بیہ	اقوال	ترجمہ و اصل	بیہ
۷۳۷	قحبہ پیر از نابکاری چہ کند کہ توبہ نکند و شمنہ مغرول از مردم آزاری	عمر رسیدہ بے نصیحتی بد رفتاری سے اور کو تو ال مغرول مردم آزاری سے توبہ نہ کرے گا تو کیا کرے گا۔	باب ح ۱۰۱
۷۳۸	جوان گوشہ نشین شیر و راہ خلاست کہ پیر خود نتواند ز گوشہ بہ خواست	جوان عمر آدمی خدا کے راہ پر گوشہ نشینی اختیار کرے۔ نو وہ جو انفراد اس لئے کہ بولہ معا آدمی خود ہی بیٹھے کی جگہ سے اٹھ نہیں سکتا۔	بیہ
۷۳۹	جوانے سخت پے باید کہ از شہوت بپڑد کہ بپڑت رغبت را خودالت برسنیزد	طاقتور جوان آدمی کو چاہیے کہ شہوت پر بیز کرے کیونکہ خواہشات بکچھ ہوں بوڑھے کو تو اسل میں خواہش نہیں ہوتی۔	بیہ
۷۴۰	گرت ز دست بر آید چو نخل باش کریم ورت ز دست نیاید چو سر و باش آزاد	اگر تجھے ہو سکے تو بھور کے خورست مانند نمی بن۔ اگر تجھے نہیں ہو سکتا تو سرو کی طرح آزاد رہ۔	باب ح ۱۰۲
۷۴۱	دو کس مرد و دختر مرد یکے آنکہ داشت دخور و دیگر آنکہ نہت	دو شخص مرد و وقت بے فائدہ رہ اٹھا۔ تے ہیں ایک وہ جس نے	باب ح ۱۰۳



پید	اقوال	ترجمہ و حاصل	ترجمہ و حاصل
	<p>کس نہ بیند بنیل فاضل را</p> <p>کہ نہ در عیب گفتش کوشد</p> <p>در گریے و صد گنہ دارد</p> <p>کرمش عیبہا فرو پوشد</p> <p>تمت</p>	<p>دولت جمع کر کے اس سے</p> <p>کچھ خط نہیں اٹھایا۔ اور دوسرا</p> <p>وہ جس نے علم پڑھ کر اس پر</p> <p>عمل نہ کیا۔ قطع</p> <p>ہر شخص بنیل فاضل کے عیوب کے</p> <p>بیان کرنے میں کوشش کرتا ہو۔</p> <p>اور اگر کسی سخی میں وہ عیوب</p> <p>سچی ہوں تو اس کی سخاوت اس کے</p> <p>ان عیوب کو ڈھانپ دیتی ہے۔</p> <p>تمت</p>	<p>باب</p> <p>ح ۱۰۲</p>







